# مُرقعِ اَلْوَر

مصنف

منشی محمد مخدوم تھانوی

مطبع آگرہ اخبار. آگرہ 1293/ھ, 1876ء

موبائل/وٹس ایپ:03314894305

توصیف الحسن خان میواتی الہندی

(بھنگوہ-میوات-بھارت)

موبائل/وٹس ایپ:9813267552

## حرفے چند

علاقۂ میوات کی تاریخ پر منشی محمد مخدوم تھانوی کی کتابیں :

مرقعِ الورا اور رزنگِ تجارہ

اہم مآخذ کی حیثیت رکھتی ہیں, یہ کتابیں اب بالکل نایاب ہو گئی ہیں, یہ اب بڑی لائبریریوں میں بھی موجود نہیں ہیں, "مرقعِ الور" کا ایک بہت ناقص نسخہ 'مفتی الٰہی بخش اکادمی, کاندھلہ (بھارت) کے کتب خانہ میں موجود ہے,

ممتاز محقق و مورخ ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی (دہلی) کی طلب پر اکیڈمی کے بانی وصدر, ملک کے عظیم محقق و مورخ مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی نے اس کی پی ڈی ایف کاپی فراہم کی تھی, جبکہ اس کتاب کے مکمل نسخہ کی عمدہ فوٹو کاپی پاکستان کے معروف محقق وکتاب شناس جناب شبیر احمد خان میواتی (لاہور) کے کتب خانہ میں موجود تھی, یہ فوٹو کاپی انہیں جناب پروفیسر حضور احمد سلیم (حیدرآباد, سندھ) سے حاصل ہوئی تھی, ہم دونوں نسخوں کی مدد سے اس کتاب کی مکمل پی ڈی ایف کاپی تیار کر کے

اہل علم و تحقیق کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے، جلد ہی مصنف کی دوسری کتاب "ارژنگِ تجارہ" کی پی ڈی ایف بھی پیش کردی جائے گی، ان شاء اللّٰہ)،

ان کاموں میں جناب شبیر میواتی جو دل چسپی لے رہے اور تعاون فرمارہے ہیں، اس پر ان کا حقِ شکریہ ادا کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اللّٰہ انہیں جزائے خیر دے، اہلِ علم و تحقیق سے گزارش ہے کہ وہ شبیر صاحب اور بندۂ ناچیز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(توصیف الحسن خان میواتی الہندی)

شبیر احمد خان میواتی (لاہور)

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

بعون صناع مکین و مکان نگار بند نقوش زمین و آسمان

کتاب لاجواب نضارت بخش ابصار صاحبان بصر موسوم بہ آئینہ تواریخ و معروف بہ

۷۶۳ل۹۱

# مرقع انور

من تصنیف شریف سرآمد موخان نامدار امیر عالیمقدار والا تبار قاید مقاصد دینوی و آخروی منشی محمد مخدوم صاحب تھانوی

در مطبع آگرہ اخبار باہتمام کارپردازان مطبع طبع شد

# فہرست مرقع الور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حمد خداوند کارساز بی نیاز

سبحان اللہ صنعت نخلبندی چمن پیرا ے گلشن کن فکان کیا کیا بوقلمونی دکہا رہی ہے ۔ اور نادرہ دست کاری طرح انداز موسم بہار و خزان کس کس رنگ کی نیرنگی مشاہدہ کرا رہی ہے ۔ کہین نالۂ بلبل پر شور و فغان ۔ کہین چہچہہ مرغان نوا سنج خوش الحان ۔ اور ہر دیدۂ شبنم بحسرت اشک ریز ۔ اور ہر لب ہاے غنچہ بفرحت تبسم خیز ۔ کوئی بوٹہ دست خزان سے پامال ۔ کوئی نہال الطاف بہار سے نہال ۔ کہین گلہاے خندان و شگفتہ رنگ ہموم حوادث فلک سے خار خار سرجہانی ہین ۔ اور کہین شگوفہاے لب بستہ و دل تنگ نسیم مساعدت بخت سے گل گل کہلنے کو منہ پہیلاے ہین ۔ کسی جانب دود آہ زلف سنبل کی صورت پریشان ۔ اور کہی

طرف ترانہ طرب زبان سوسن صفت ور دزبان ۔ اوس طرف گردن
فراق سرو کا بار گران ۔ اِس طرف بلبل وصال گل پر شادمانی سے نغم[illegible]

کوئی سینہ چون لالہ ہے داغ داغ　　کوئی دل ہے گُل کی ط[illegible]
کوئی صورت شمع سوزان خموشش　　کوئی دست گلرو سے پیمانہ کو[illegible]

کوئی خاک مذلت مین دانہ وار غلطان ۔ اور کوئی فرش راحت پر سبزہ وار ریان ۔
اے دیدۂ بصیرت خواب غفلت سے بیدار ہوکر نگاہ کر ۔ وا اے سامع عبرت پردۂ
بیخبری کہول کان دہر یہ حیرت کا مقام نہین کہ آئینہ وار حیرانی سے تکے ۔ نہ جائی
غفلت ہے کہ بت کی صورت گونگا بہرہ بنکر کچہہ کہہ سن نہ سکے ۔ دست صنعت بدیع
صانع پر نگاہ غور سے دہیان کر ۔ اور آوازۂ کاریگری نادرہ کاریگر کو سمع فکر سے
کان کر ۔ کہ ہر فعل فاعل حقیقی سے مضمون حکمت خاص نمایان ہے ۔ اوسکے
ہر امر نمایان کو خالی از حکمت دیکہنا کب شایان ہی ۔ دیکہو جو دیدۂ شبنم اشک ریزی
نہ کرے ۔ تو کلیون کے منہ مین ہوائے خندہ رسانہ بہرے ۔ اور خادمہ خزان
اگر جامہ ہائے کہن ۔ مشوقان چمن کے نہ بدلے ۔ تو مشاطہ بہار نازنینان گلشن
کو ہر ہفت نہ کر سکے **بیت**

العظمۃ للہ وہ خالق ہی جہان کا　　حمد اوسکی کرے حوصلہ کیا ہی زبان کا

بار خدایا تیری ثنا مین فرشتون کی زبان لال ہے ۔ الانسان ضعیف البنیان کو تیری
محمدت کی کیا مجال ہے ۔ ممکن نہین کہ ایک حرف حمد عمر جاودان مین بہی آدمی
سے بیان ہو ۔ اگرچہ ازل سے ابد تک تحریر ایک کلمہ توحید مین قلم و زبان
سرگردان ہو **بیت**



[illegible]پوشیوے طبع پر شواز سخن بس کن　　زحمد بگذ شتیق اید ل مواز خویشتن بس کن

## نعت سرور کائنات مفخر موجودات

[illegible]نصرت رضوان کی اگر عنایت ہو جائے ۔ اور شاخ طوبیٰ سے قلم اور چشم حور سے
سیاہی ہاتہہ آئے ۔ تب بہی ایک حرف نعت محبوب ذوالجلال تحریر کرنا دشوار
ہے بل محال ۔ کہ اوس ذات ستودہ صفات کو خود خدا نے سراہا ہے ۔ اور
اپنے کلام روشن سی آئینہ مدحت اوسکا دکہلا کر سبکو حیران بنایا ہی **شعر**

محمد ہے احد ممدوح ذات کبریائی کا　　اگر بندہ ثنا اوسکی تو دعوی ہی خدائی کا

سبحان اللہ وہ سراپا نور علی نور ہے کہ جس سے تجلی انوار وحدت برسر
ظہور ہے **شہیدی**

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا　　ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

آدم نے اوسکی بدولت آدمیت پائی ہے ۔ اور خاک کے پتلے مین اوسیکے پرتو
سے جلوۂ خدائی ہے ۔ سب نبیون کا وہ سردار ہے ۔ اور سرداری اوسکی
انبیاء کو تاج افتخار ہی ۔ نام اوسکا در جنت کی کلید ۔ اور قفل دوزخ ہے اوس کا ذکر
**حمید جامی علیہ الرحمۃ**

یا صاحب الجمال ویا سید البشر　　من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

## باعث تحریر این نسخہ دلپذیر

تحریر از زنگ تجارہ سے جب مؤلف نے فراغ پایا ۔ اور اوس نسخہ مطبوع کو کام

قدردان نے خلعت طبع پہنایا - ہیچمدان کے وقوف صنوف پر صاد اعتبار کر
و آیندہ کو ایسے کام کے انصرام کا مختار کردیا - اتفاقاً ہنگام رخصت پر جانے
جناب میجر کیڈل صاحب بہادر وی سی پولٹکل ایجنٹ الور کے بسوئے ولایت سولہ
اپریل ۱۸۷۶ء سے جناب پی ڈبلیو پالٹ صاحب مقرر ہوئے ایکٹینگ ایجنٹ
ریاست - آپکو تواریخ کا ازبس شوق تہا - اور دریافت حالات پاستا انکا کمال
ذوق - کہ تواریخ بیکانیر و قرولی بعبارت انگریزی مؤلفہ خود چہپوا چکے تہے - اور
نیز تاریخ دیگر راجستان مین طبیعت لڑ رہی تہی - مجہے بہی تجارہ سے الور مین بلا
فرمایا - اور تاریخ راج الور کی لکہنے کا ارشاد فرمایا - چنانچہ تاریخہائے کندہ پیش
طاق مکانات و فراہمی کاغذات اسنادات - اور مطالعہ کتب تاریخ ہند - فارسی
و فیروز شاہی - و مبارک شاہی - و منتخب التواریخ مولانا عبدالقادر بدایونی -
و جامع التواریخ - و تاریخ بابری - و تاریخ فرشتہ - و آئین اکبری - و کتاب نقل
بیاض مرزا کابلی الوری - و حکایات مولوی محبوب علی دہلوی - و تحریرات ہندی
سرگروہان فقرا ہندو و مسلمان - و سماعت قصص معتبرہ شنیدہ از حاکیان
و مقولہ اہل تنجیم و پنڈتان - یعنی شاستر دانان بیدخوان - اس کارنامہ بادشاہان
و راجگان کو مرقوم کیا - اور نام اس چمنستان معانی کا مرقع الور موسوم کیا -
سنہ ۱۸۷۶ عیسوی مین جو مطابق سنہ ۱۲۹۳ ہجری و سمت ۱۹۳۳ بکرمی ہے یہ نقش غریب
کرسی ارتسام پر بیٹہا - اور قلم واقعہ رقم نے صفحہ تتمیل پر خط تکمیل کہنچا - ناظرین
باتمکین بشرط ملاحظہ سہو و خطا معاف فرمائین - بلکہ قلم اصلاح سے غلطی
صحیح کرکے کریمانہ کرم دکہلائین - اور یہ بہی پوشیدہ نرہے کہ از ننگ تجارہ مین



جو حالات حسب روایات مشہورہ لکہے گئے ہین اور اس نسخہ مین از روے
تحقیق و تصدیق درج ہوئے ہین - اسلئے اختلاف بعض جگہہ وقوع مین آیا ہے
اعتراض معاف کہ دانستہ یہ دہوکہ نہین کہایا ہے - مولف کو صحت پر نظر نہ سخن
پروری منظور ہے - مرغی کی ایک ہی ٹانگ، بتانا جہوٹوں کا دستور ہے +

## نام مرز بوم کہ باسم میوات موسوم

زمانہ کا انقلاب خاص چون تغیر و تبدل محکمہ بندوبست مشہور عام ہے - نیرنگی
اوسکی بدرنگی سفیدی و سیاہی روشن ہر صبح و شام ہے - جب مہتمم ازل کے
بندوبست کرہ ارض پر طبیعت آئی - باہتمام سرویر قدرت پانی کے سنارہ بندی سے
تہاک بست کرائی - اور قرطاس شہود پر اوسکا نقشہ کہنچوایا - یعنی بندوبست کو بہمہ
وجوہ پورا کرایا - اور واسطے مساحت کے زمین پر قوم آتشی کا دفتر پہیلایا - جب
کارکردگی اونکی پسند نہوئی - تو قوم خاکی کو انتخاب کرکے مساح مقرر فرمایا - اس
مٹی کے پتلے نے بر ہنمونی اوسکی عنایت کی عقل کی جریب بنائی - اور مردہون
تدابیر کے ذریعہ سے رقبہ عالم مین کہنچوائی - اور گز گز اور گٹہہ گٹہہ کا حساب لگایا
اور خسرہ علم مین اوسکو چڑہایا - اور شست دوربینی اور تختہ مسطح حق الیقینی سے
درجات نکالے - اور بعد دقوس دانائی و اسکیل عمل کے ڈہنگ بنانے نقشہ
کے ڈالے - جب بہت سی ربڑ اوٹہائی - تو نوبت بہ کشتوار آئی - چک بندی
اقالیم سے اقسام زمین چہانٹی - اور تفریق حیثیت کو وہ ہر قسم کہیتون ملک پر
بانٹی - چنانچہ عیان و آشکار کہ وہ نقشہ کشتوار یہی ہفت اقلیم ہے - جسکی ہر

ولایت ملکون بجید مختلف الاسما پر تقسیم ہے - جسنے جا بجا پڑتال علمی بڑی
جیسا پایا - اوسکی ترسیم و تفریق مین اوسیطرح قلم سلایا - اہل تنجیم سے جو تقسیم ولایت
وقوع مین آئی ہے - اوسنے بحساب گردش ہفت سیارہ قسمت پائی ہے - اوسکی رو
یہ ولایت ہندوستان چار اقلیم کے درمیان ہے - سرندیپ سے تا چینا پٹن اقلیم
پہلی - چینا پٹن سے فرخ آباد تک اقلیم دوسری - اور فرخ آباد سے تا سہارنپور اقلیم
سویم - اور سہارنپور سے تبت تک اقلیم چہارم ہے - اور اہل فرنگ نے تقسیم
ربع مسکون کل چار جزو یعنی امریکہ ایشیا و افریقہ و یورپ پر کی ہے - چنانچہ یہ تفریق
قدرتی ذریعہ دریاے سمندر ہے - پس ہند جسکا نام انگریزی مین انڈیا ہے
بدین قسمت داخل ایشیا ہے - اور بیدخوانان ہندوستان نے سطح زمین کے
دیپ بنائے ہین - اور کہنڈ دان پر اوسکو تقسیم مین لائے ہین - منجملہ ہفت دیپ
جنبو دیپ جسکا نام ہے - وسط اوسکا کتب شاستر مین کوہ آبوا رقام ہے - اور
مقام متوسط جنبو دیپ سے جانب شمال جو کہنڈ ملا ہوا ہے - نام اوسکا شاستر والون
نے وہی بہرت کہنڈ تحریر کیا ہے - اور کہنڈ مذکور مین بہت سے دیس شامل - اونہین
یہ میوات بہی داخل ہے - اہل شاستر نے میوات کو میواست تحریر کیا ہے - اور
مغیا اس نام سے بیوقوت جگہہ کا نشان دیا ہے - آمیر سے چالیس کوس جانب
شمال ہٹکر ملک میوات شروع - اور دریاے جمن تک برفتار مار جانا اوسکا بوقوع
پس الور سے ابتدا ہے - اور کنارہ جمنا تک انتہا ہے - اور میوات کے غرب
مین ایک بیگوتہ ہے کہ جسمین کوٹ قاسم و ریواڑی وغیرہ شامل - اور دوسرا
راٹہہ کہ جندولی سے تا ماندھن و بہروڑ اوسمین داخل - اور شرق مین بیج کا



دیس ملا ہوا ہے - جو تحت حکومت راج بہرتپور و ضلع متہرا ہے - اور اوتر
مین انتر بید ہے جمنا کے اوس پار - اور جنوب مین الور سے آگے دیس
ڈہونڈہار ہے - اور بزبان میواتیان تفریق میوات کے تین حصہ پر ہے -
پہلا حصہ معروف بہیانہ ہے دوسرا آریز تیسرا پہاڑ اوپر ہے - چنانچہ جو
پہاڑ فیروزپور جہرکہ سے سہنہ کو گیا ہے - اوسکے غرب مین علاقہ تاوڑو پتوکرہ و
سنجارہ و کشنگدہ پہاڑ اوپر نام زد ہو رہا ہے - اور طرف مشرق علاقہ فیروزپور
و نگینہ و کوٹلہ و نوح وغیرہ آریز کہلاتا ہے - کیونکہ با یام برشکال آریز مین پانی
بکثرت بہر جاتا ہے - اسواسطے پہلے دفاتر شاہی مین وہ علاقہ آب ریز لکہا
گیا - پیچہے دہاقین نے اپنی زبان مین آب ریز کو بحذف باے موحدہ آریز
بنا لیا - اس آریز کے شرق مین دیگر ایک پہاڑ جنوباً و شمالاً طولانی ہے - وہ حد
آریز کی گویا نشانی ہے - اوس پہاڑ کی شرقی پرگنات باسم بہیانہ مشہور - چونکہ
زمین اس علاقہ کی اونچی ہے سیلاب نیچے سے اوپر پہونچ سکنے مین معذور -
پس بوجہ بلندی قسم زمین اوس علاقہ کی ہریانہ ہے - اس وجہ سے زبان
زد عوام و علاقہ موسوم بہ بہیانہ ہے - جو دیسی بیانکے بوجہ سکونت میوان نام
اس ملک کا میوات بتلاتے ہین - وہ جنگلی بالکل بے سر اراگ گاتے ہین -
اکثر تواریخ سے اظہر کہ باشندگان میوات کا قدیم سے لقب میواتی مقرر -
پس بود و باش میوات سے یہان کے ساکنین نے لقب میو کا پایا ہے
نہ سکونت قوم میو سے اس ملک کو اسم میوات ہاتہہ آیا ہے ❊

## حکایت حکومت میوات تا عہد نکومان و قصہ مسلمانی

## میوان وآبادی الورکابیان

حیف ہزار حیف کہ فلک پرقہر نے کیسے کیسے نامور خاک مین ملائے - اور افسوس
صد افسوس کہ زمین ہمپر نے کیا کیا فلک مرتبت اپنے تہ دامن چہپائے - جنکے افسانے
صفحہ دہر پر برقرار - اور داستانین اونکے عالم مین یادگار ہین - پانچہزار برس
ہوئے کہ چہتری ہندوستان کے بادشاہ تھے - اور اوسی قوم والے ہر طرف صاحب
حشمت جاہ تھے - تمامی اقلیم ہند مین اونکی دارائی تہی - اور ہر ملک مین اونکی
حکومت اور کارفرمائی - خطہ میوات بہی اونکا مسخر - اور دو جگہہ اونکی ریاست کا بیان
دفتر تہا - ایک راجہ سمر ماجیت کے متصل قصبہ تجارہ سرہٹہ مین راج دہانی تہی -
دوسرے مسمی راجہ چند کے قریب قصبہ ڈہرہ متصل الور آبہانیر مین حکمرانی تہی
تیج پال خلف راجہ سمر ماجیت نے بعہد سلطنت راجہ جدہسٹر مسند ریاست پر
قدم رکہکر تجارہ کو بسایا - پہر نہین معلوم کہ کبتک دست قدرت نے سلسلہ اوس خاندان
کا چلایا - اوسی زمانہ مین راجہ چند نے آبہانیر سے اوٹہکر الور کے غرب مین ڈڈیکر
کو آباد کیا - اور قلعہ متین درمیان کوہستان کہ بنیاد اوسکی نشان اوسکا دیتی ہی
طیار کرا کے مستقر اپنا قرار دیا - یہ شعر ہندی کا کہ زبان زد عوام ہے - اس سے
پایہ حال مذکور بسر استحکام ہی دوہا

شہر ڈڈیکر پرگنہ الورگڈہ کے پاس | بستی راجہ چند کی آبہانیر نکاس

چنانچہ خاندان راجہ چند مین ایک مدت حکومت - اور کئی پشت اوسکی اولاد کو
ثروت رہی - آخر فلک نے دست جفا سے تاج اقبال اونکے سر سے اوتارا - اور
شیشہ نام آوری اوس خاندان کو سنگ ادبار پر مارا - بعد ازان تائید بخت نے



قوم تومر ونکا ستارہ اقبال چمکایا - اور حکومت میوات کا پادشاہ حقیقی نے اونکو
فرمان عطا فرمایا - ایک عرصہ دراز تومرونکی حکمرانی - اور ساتہہ عیش وعشرت کے
کامرانی رہی - مولوی محبوب علے صاحب لکھتے ہین کہ سلطان محمود غزنوی کی خلافت
مین جب سید سالار مسعود غازی عازم غزا ہوئے - یعنی بعد ۴۲۰ سنہ ہجری کی ہندوستان
مین آکر سنت سنیہ جد امجد خود کے پیروی فرما ہوئے - حلقہ میوات تسخیر غازیان ہوا
اور انوار دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم عیان - راجپوت تومر سکنائے میوات خیل خیل
مسلمان - اور بیعت اسلام قبول کرکے صاحب ایمان ہوئے - اونمین سی اکثرنے
ہمرکاب سید سالار صاحب کے بہڑائچ جاکر درجہ شہادت پایا - اور جو شرف اسلام پاکر
یہان رہے اونکو لقب میو ہاتہہ آیا - پانچ پال مفصلہ ذیل اوسیوقت کے مسلمان ہین
اور وہ سب از نسل تومران - ڈیروال - لنڈاوت - رٹاوت - بالوت - پاہٹ
اور واضح ہو کہ اہل میوات گروہ کو پال کہتے ہین - اور ہر گروہ کے نام سے سوا اسم
پال مخاطب رہتے ہین - پس گروہ والے معروف ہوئے اسم پالون سے -
اور تفریق پالونکی وقوع مین آئی - اونکے بزرگون کے نامون سے - چنانچہ پال ڈیروال
کا جد امجد ڈمرو نامی تومر ہے - اور اوسیکے نام سے وہ پال باسم ڈیروال مشتہر ہی
اِلّا کثرت استعمال سے یہ تبدل ضرور - کہ پال ڈمروال کا نام ڈیروال مشہور -
موضع مالب متعلقہ حال پرگنہ نوح اس پال کا اصلی باس ہے - وہین سے پال ڈیروال
کا بس نکاس ہے - اور مسمی لانڈو تومر کی اولاد پال لنڈاوت باسم موضع بیانہ متعلقہ پرگنہ
کٹنگڈہ اونکی قدیمی جائے سکونت ہی - وہان سے اوٹہ کر دہ باگہورہ مین آئے
اس سبب سے دہ باگہوریہ کہلائے - اور اولاد رٹو کا پال رٹاوت نام - اور موضع

ساہوڑی کہ جواب پرگنہ الور مین ہے اونکی سکونت کا مقام - اور پال بالوت اپنے
جد بالو کے نام سے نامزد - اور سین کہوہ پرگنہ نوح سے وہ برآمد - اور کلسا کی اولاد
باسم پاہٹ موسوم ہے مرزاپور متصلہ ہرسولی پرگنہ کشنگڈہ سے برآمدگی اون کی
از روئے دریافت مفہوم - اور وہ کہ اونکے پہاڑ کے اس جانب اعنی این روئے
غرب لبکت - اس سبب ساتھہ نام پاہٹ کے اوس پال کو شہرت - قصہ مختصر جب
مسلمان ہونا راجپوتان لوہر سکنہ میوات کا معلوم ہوا - رائے پتہورا بادشاہ
دہلی تعصب سے بہت مغموم ہوا - اوس ظالم نے نو مسلمانون کے سر پر پنجہ جفا کہولا
اور بہی مظلومون کو میزان ظلم ناحق مین تولا - بیچارون کو زبردستی شراب پلوا کر ڈاڑہیان
اونکی منڈوائین - اور حد سے زیادہ اذیتین پہونچائین - جب اسپر بہی صبر نہ آیا
اور دل سفاک نے قرار نہ پایا - تو بڈگوجرون کو اونکی سزا و ایذا رسانی کے واسطے
صاحب اختیار کیا - یعنی اس ملک کا اونہین مالک و مختار کیا - بڈگوجرون نے
پایہ اقتدار پاکر - اور بے دردسر میوات کو حیطۂ تصرف مین لاکر - کوئی دقیقہ نو
نومسلمون پر سختی کا باقی نہ چہوڑا - اور طریق ہائے مسلمانی سے بجبر اونکا منہ موڑا -
جب ۵۸۷ سنہ ہجری مین شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر فوج جرار چڑہائی
اور جانب ملتان عنان اشہب بارگی عزیمت پہرائی - ہند مین زلزلہ پڑ گیا -
ہر رئیس خوف سے ڈر گیا - فکر جان و مال سب کرنے لگے - اور حفاظت کی جگہہ
پکڑنے لگے - بڈگوجرون نے بہی چاہا کہ کوئی جائے محفوظ پائین - اور وہان
رہنے کو گہر بنائین - پس یہ پارہ کوہ جسپر قلعہ الور ہے اونہون نے قابل اونکی
پایا - اور رہنے کے واسطے اوسی جائے امن مین گہر بنایا - جب ضرورتاً ایسے



پہاڑ ویران کے ہاتہہ خانہ آبادی کو بیچا - تو بنظر حفاظت گرداماکن احاطہ پتہرون کا
کہینچا - اور اوس پارہ کوہ کے غرب مین اور ایک پہاڑ ہے - اور دونون کے
بیچ مین ایسی زمین واقع کہ جسکی ہر طرف پہاڑونکی آڑ ہے - وہان رفع حاجت ضروری
کے لئے - رعایا برایا کے گہر آباد کئے - وہ آبادی باسم الور موسوم ہوئی لیکن
وجہہ تسمیہ اس نام کی قابل اطمینان نہ معلوم ہوئی - شاید کہ جوتشاستر مین (آل)
زور آور کو بولتے ہین - اور (پور) سے شہر کے معنی میزان فہم مین تولتے ہین
لہذا قیاس مقتضی کہ یہ ہدایت پنڈتان خرد آشنا - اسم الپور بمعنی زور آور
شہر وہ نامزد کیا گیا - پہر کثرت استعمال سے تلفظ بائے فارسی جاتا رہا - اور البور کا الور
ہوگیا - یا یہ کہ شاستر مین اس پہاڑ کا نام اریل ہے - اور بقاعدہ سنسکرت (ر)
کا ساتہہ لام کے اور (و) کا (ب) سے بدل ہے - پس حروف لفظ اریل کو حسب
قاعدہ بدلا - اور اوس سے اسم ترکیبی الور حاصل کیا اوس زمانہ مین تمام وہ نواح
صحرا تہا - جہاڑی سے دامن کوہ و دشت کوسون تک بہرا تہا - اور درختان پر
خار خودرو سے تنگ وہ رہگزار تہی - حتی کہ آدمی کو بہی اوسمین گزار دشوار تہی -
ایسی قلب جا پاکر بڈگوجرون نے وہ سر شورش اوٹہایا کہ غارتگری اطراف
و جوانب پر غلبہ کلی پایا - تاریخ فرشتہ سے آشکار کہ سنہ ۵۹۰ ہجری مین ہیمراج راجپوت نے
کوہ الور سے خروج کیا - اور کولہ ولد پتہورا رائے کو اجمیر سے جانب رنتنہبور بہگا
دیا - یہ سنکر قطب الدین ایبک نے اوسپر چڑہائی کی - اوسنے بہی بادشاہی
بمردانگی مقابلہ آرائی کی - لیکن طالع نارسا سے ہیمراج تاب جنگ نہ لایا - آخر
کار غازیان اسلام کے ہاتہہ سے کام آیا - ہیمراج کے مارے جانے پر

میواتی بے سر ہو گئے۔ قطب الدین ایبک نے جو خالی میدان پایا۔ بعزم غزا میوات
پر چڑہ آیا۔ سید وجیہ الدین قطب الدین ایبک کے سپہ سالار تھے۔ اور شجاعت
مین بڑے نامدار۔ ہر طرف اونہون نے آتش کارزار کو بہڑکایا۔ جو مقابل آیا اوسکو
آب تیغ پلایا۔ ایک روز قضا کار سید وجیہ الدین سپہ سالار بہی نشانہ حربہ بیکار
ہوئے۔ یعنی لڑائی میواتیون مین زخمدار ہوئے۔ تب اونکے برادر زادہ
میران حسین خنگ سوار نے جنکا مزار اجمیر شریف مین ہے منصب سپہ سالاری پایا
اور اہل میوات کو ساتہہ جوہر ذاتی کے ایسا مارا کہ پہر مقابلہ کو اونہون نے پانو نہ بڑہائے
بعض میواتیون نے جزیہ دینا کر کے جان بچائی۔ اکثرون نے مسلمان ہو کر
امان پائی۔ پال ہائے مفصلہ ذیل میوان۔ اوسوقت کے مسلمان۔
دھنگل ۔ سینگل ۔ چھڑک لوت ۔ ڈیمروت ۔ پون لوت ۔ دولوت ۔ نائی ۔
چنانچہ پال دھنگل کا مورث اعلی ہرپال نامی کچھواہا ہے۔ اولاد راجہ نل سے
جاگون نے اوسی سراہا ہے۔ اوسکے چار پسر تہے۔ وہ باہم شریک حال یکدگر
تہے۔ مسمی دھنگل اون سب مین بڑا تہا پہلے وہ دیندار ہوا۔ پہر ہر ایک چھوٹا
بہائی اوسکا پیرو کار ہوا۔ اون چارون کی اولاد ایک ہی پال قرار پائی۔ اور
باسم دھنگل اوسنے زینت اشتہار پائی۔ راسینہ سے وہ نکلے۔ اور گھاسیڑہ
مین آکر بسے۔ اسیواسطے گھاسیڑیا اونکا لقب ہوا۔ اور گوت اصلی دھنگل رہا۔
اور اسیطرح سینگل نامی بڈگوجر کی اولاد بہی سینگل پال ہے۔ موضع پاٹن
قدیم اونکی سکونت کا محال ہے۔ ما بقی پانچ پال یعنی چھڑک لوٹ ۔ و ڈیمروت
و پون لوت ۔ و دولوت ۔ و نائی ۔ اولاد ناہر بہادر سے ہین خانزادون کے



ہم جنسی بہائی۔ اور چھڑک لوت کوٹ کے اور ڈیمروت بینوان کے اور نائی نیکچ کے
اور دولوت سیکری کے اور پون لوت نیانہ کے قدیمی رہنے والے وہان ہی
اوٹہکر اونہون نے دیگر دیہات مین رخت اقامت ڈالی۔ اور اسیطرح دیگر پالین اپنے
بزرگون کے نام سے معروف و مشہور ہین۔ اسیطرح یہ پانچون پال بہی اپنے
اپنے بزرگون کے نام سے نامزد بدستور۔ اِس لڑائی میران صاحب مین بہت
بڑا کشت و خون ہوا ہے۔ اوس زمانہ کی مزارات سے یہ نواح نمونہ دشت کربلا ہے
الور مین بہی اکثر شہیدان مثل بہیکم شہید و غالب شہید و مظفر شہید وغیرہ اوسی
غزا کے شہید اور اونکے تصرفات باطنی کے آجتک ہنود و مسلمان معتقد و مرید۔
قصبہ ریواڑی بہی قطب الدین ایبک کا بسایا ہے۔ اور نشان آبادی اِس
بستی نے اوسی سے نقش ظہور پایا ہے۔ وگرنہ پہلے وہ مقام ویران تہا۔ ہان
قریب اوسکے وہ دہند گڈہ آبادان تہا۔ جو سید بارہ ہزاری صاحب اوستاد
سید سالار کی غزا سے مستاصل۔ اور اب نام و نشان بہی اوسکا جنم و اصل۔
جب ماہ حکومت بڈگوجران خسوف زوال مین آیا۔ نیر اقبال قوم ملک نے شرف
ابہت و اجلال پایا۔ کہتے ہین کہ ملک مسلمان تھے۔ اور متوطن خراسان۔
بادشاہان اسلام کے ساتہہ ہندوستان مین وہ آئے تھے۔ اور عہدہ جات
لائق پر سربلند ہو کر جہان رہے وہین گہر بنائے تھے۔ اونکی یہ کثرت آبادی ہوئی
کہ گانو کے گانو بس گئے۔ اور بسبب توالد و تناسل پر گنجایش سکونت ایک جا نہ پاکر
جہان جگہہ پائی دہنس گئے۔ اور اتفاق باہمی سے وہ اوج اونہون نے پایا۔
کہ تمامی ملک میوات اونکے قبضہ و تصرف مین آیا۔ ایک مدت اِس ملک مین

وہ صاحب اختیار رہے اور اہل میوات مثل رعایا اونکی تابعدار رہی صاحب

اعتبارے نیست ہرگز طائر اقبال را — این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است

آخر کو ہوائے خودسری نے اونکے دماغ کو آسمان پر پہونچایا - اور طریقہ دادگری
ورعیت پروری چون خواب فراموش کرایا بیت

چو تیرہ شود مرد را روزگار — ہمان میکند کش نیاید بکار

جب دن اونکا قریب زوال آیا۔ گردش ایام نے اونہین ایسا دیوانہ بنایا۔ کہ
بے بادہ نشہ نخوت سے مست و سرشار - اور روسیاہی دارین پر آمادہ وطیار
ہوئے - یعنی پیشہ قطاع الطریقی پیش نہاد رکھا - اور خواہش نفس امارہ سے
رہروی طریق مذموم پر دل شاد رکھا سعدی

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد — زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

پہر تو اہل میوات نے وہ سر شورش اوٹہایا - کہ دور و نزدیک علم ظلم و ستم کا پہریرا
اوڑایا - تاریخ فرشتہ سے عیان ہی کہ فرمانروائے معزالدین بہرام شاہ بن
شمس الدین التمش مین سکہ ظلم اونکا یہانتک بیٹہا - کہ ہر سو اونکی غارتگری سے
شور محشر اوٹہا - مسافر راہ نہ چلتے تہے - گہر بیٹہے آدمیون کے خوف سے
جی دہلتے تھے - غیاث الدین بلبن کہ جو آخر مرتبہ پادشاہی کو پہونچا - اوس
زمانہ مین حاکم ریواڑی مقرر تہا - اوسنے مفسدان میوات کو بہت کچہہ گوشمالی
دی. تاہم وہ خوے بد اونکی نہ بدلی - زمان ناصرالدین محمود شاہ مین دہلی
تک وہ لوٹ مار کرنے لگے - باشندگان دہلی بہی نہایت اونسے ڈرنے لگے - چار
گہڑی دن سے دروازے شہر بند ہو جاتے تہے - آدمی کسی ضرورت کو بہی پہر باہر



نہ آتے تہے - میواتی دہلی پر اودہار کہانے لگے شہر و سراہائے حوالے شہر سے
کہلے خزانہ مال دم مردم لیجانے لگے - قطب صاحب مین حوض شمسی سے پانی لانا دشوار تہا
ہر ایک دست درازی غارتگران سے مجبور و ناچار تہا - خان الغ خان نے بحکم پادشاہ
دو بار تنبیہہ و تادیب میواتیان کی - یعنی اول ۶۴۶ہجری مین اور پہر ۶۵۷ہجری مین قتل اور
غارتگری سے گوشمالی قرار واقعی اونکو دی - لیکن وہ ایسے سرکش ہو گئے تہے
کہ اوسکو اصلا خیال مین نہ لائے - اور اپنی حرکات ناشایستہ سے ہرگز باز نہ آئے
سلطان غیاث الدین بلبن نے تخت سلطنت پر جلوس فرماکر ۶۶۴ہجری مین اونکی
سرکوبی کو خود ہمت کی - اور ساتہہ فوج قاہرہ کے سوئے میوات عزیمت کی -
بادشاہ کے آنے سے میوات مین ہل چل پڑ گئی - شکل فرعونی سرکشونکی صورت بگڑ گئی
سپاہ شاہی نے جو حکم قتل عام پایا - ہر تشنہ لب مرگ نصیب کو آب تیغ پلایا -
لشکریون نے اہل میوات کو ایسا مارا - کہ ایک لاکہہ آدمی گہاٹ تلوار سے اوتارا
اور آتش زنی سے اونکی آبادیون کو خاک سیاہ کر دیا - یہانتک شہرون اور
دیہات کو پہونکا کہ تباہ کر دیا - اور صحرا مین جو بکثرت جہاڑ تہے - اور غارتگرون
کے واسطے مقامات آڑ تہے - سب کٹوا ڈالے - اور میدان ہائے صاف نکالے
اور انتظام کو ہر موقع پر تہانہ بٹہلائے - اور تقرر چوکیات سے مقامات اندیشہ
محفوظ بنائے - اوسی رستاخیز مین آبادی الور بہی مستاصل ہوئی - اور از سر نو
ویرانہ مین شامل ہوئی - اب وہان کئی ایک سمادہین اور تین چار مندر سراوگیون
کے اور ایک باوڑی موجود ہے - کہ اوس سے نشان اوس آبادی کا بعرصہ شہود
ہے اوس عمارات مین ایک مندر بہت بڑا ہے - اور مصالح کے زردی ہنوز

بجائے استحکام کھڑا ہے - اوسکو عوام الناس راون دہرہ مشہور کرتے ہین
مگر اوسکو باورکب اہل شعور کرتے ہین - دراصل وہ مندر راموں اوسوال نے بنایا
ہے - راموں دہر وکہتے کہتے راون دہرہ شہرت پایا ہی - سامنے اوس مندر کے
ایک گنبد موجود ہے - اوسکے اندر پتھر مین بخط ناگری کچھہ تحریر نمود ہی - ہر چند اوسکی تحریر
کو ذہن لڑایا لیکن وہ پڑھنے مین نہین آئی - خیر یہہ جملہ معترضہ تھا کہ آگاہی ناظرین کو حوزہ تحریر مین
آیا - اصل مطلب یہ کہ جب غیاث الدین بلبن نے بعد قتل و تاراج اہل میوات
کو امان دی - اور منادی حکم آبادی سے تن رعایا بیدل کو از سر نو جان دی -
نامرادونکا آب رفتہ بجوے آیا - خانہ ویرانون نے اپنا اپنا بگڑا ہوا گھر بسایا - باشندگان
خاص الور نے مسکن اصلی اپنا چھوڑ دیا - اور وہان سے فاصلہ پر رہنا اختیار کرکے
اوس جگہہ سے رشتہ محبت توڑ دیا - کوئی اوس نالہ پر کہ جو شیشہ گرونکا مشہور ہے
جا گیر ہوا - کوئی ٹولی کی کوئی پر کہ جو شہر مین متصل مکان معروف بہ ڈیرہ چوکیداران
واقع ہے اقامت پذیر ہوا - اور مکان مذکور کہ اب لب سڑک واقع قدیم وہ تکیہ
فقیر ہے - اور چاہ ٹولی میو کا بنایا ہوا اوسکے پیچھے کی تعمیر ہے - اور قتل
غیاث الدین بلبنؒ سے قوم ملک کا اس مرتبہ استیصال ہوا - کہ باغ سرداری
اونکا بت جھڑ ہوکر لشکر خزان سے پائمال ہوا - رعایا وار کچھہ آدمی اوس قوم کے
آباد رہے پہر نہ اونکے وہ زور رہے نہ عناد رہے - بعد قوم ملک کے نکوموں کا
بخت خفتہ بیدار ہوا - تقدیر نے اونکی یاوری کی اقبال مددگار ہوا - رات دن وہ
بڑہنے لگے اور اوج حکومت پر چڑہنے لگے - گڑھ الور پر اونھون نے قابض ہوکر
اوسکو وسعت دی - اور مکانات تعمیر کرکے اختیار سکونت کی - واضح ہو کہ کوہ قلعہ



الور کے قدرتی دو ٹکڑے ہین اور بیچ مین کھولہ حائل - ٹکڑہ غربی پر مکان راجپوتان
مانڈہا جو ملازم نکومان تھے واقع اور ٹکڑہ شرقی پر خاص نکومان کا محل ہی - سنہ ۶۷ ہجری
مین تمامی خطہ میوات نکوموں کے دخل مین آیا - بران کوہ اندور متعلقہ پتوکڑہ پر اونھون نے
اور ایک قلعہ جا بنایا - خداوند تعالی نے اوس قوم کو یہ کثرت توالد و تناسل دی تھی - کہ
پچاس ہزار آدمیونکی جمعیت اونکے یک جدی تھے - اور وہ قوم راجپوتون مین شامل
اور خاندان کچھواہون مین داخل تھے درگا دیبی کا از بس اونکو اعتقاد تھا - اوسی کی
پرستش پر ہر ایک دل نہاد تھا - وہ مورت دیبی اب بھی بالائے قلعہ الور موجود ہے
اور مصارف مقررہ بھی بدستور اوس مندر کی نمود ہے - نکومونکے مستاصل ہونیکی حکایت
احوال خانزادگان مین درج کتابت ؎

## ذکر ترقی ثروت خانزادگان و تنزل حکومت نکومان

خانزادون نے اپنا ایک نیا قوم بنایا ہے - اور سلسلہ اپنی نسل کا باظہار شرافت تمن پال
جادون راجہ بیانہ سے جا ملایا ہے - ایک نسب نامہ اوسکی صداقت کو لکھہ لیا ہی - اور
جاگون کو اوسکی تصدیق کا شاہد کیا ہے - بوساطت اوسکے ناواقفونکو بہکاتے ہین
اور آپکو نجیب الطرفین بتلاتے ہین - جو شخص کچھہ بھی سرمایہ علم و عقل - اور تاریخ دانی
مین وقوف و دخل رکھتا ہے - اوسکے سامنے کچھہ بھی پیری اونکی نہین چلتی -
اور اوس جھوٹ کی ہرگز دال نہین گلتی - دروغ کو کب فروغ ہوتا ہے - راست
بھی کہین دروغ ہوتا ہے - دیکھو وہ خود ہی ناہر بہادر اپنے جد کا مسلمان ہونا
عہد فیروز شاہ باربک مین تحریر کرتے ہین - اور بیعت ہونا اوسکا دست حق پرست

حضرت قطب صاحب پر حوالہ قلم کرکے جھوٹ سے نہین ڈرتے ہین۔ کہان زمانہ حضرت قطب صاحب اور کجا عہد فیروزشاہ۔ دونون کے وقت مین دوسو برس کا تفاوت بلا اشتباہ ہے۔ پہر کہیئے کہ ایسا جھوٹا نسب نامہ کسطرح سچا ہو۔ اور یقین اوسکی صحت پر کیونکر بکا ہو۔ اور کاش اونکو جادونسبی فرض ہی کیا جاوے۔ اور اونہین کا بیان مسلم الثبوت سمجھہ لیا جاوے۔ تو جیسے میو ویسے ہی وہ ہین اور حسب ونسب مین بجنسہ میوان کے پے بہ پے ہین۔ ورنہ دراصل وہ بجل کی اولاد قصہ اونکی اصل کا کہہ ومہ کو از بریاد۔ سانبرپال جداعلیٰ خانزادگان جو مسلمان ہوکر باسم ناہر نام نہاد ہے۔ اوسی بجل کی وہ اولاد ہے۔ اور اوسکے مسلمان ہونیکا ذکر آگے آئیگا اور ناظرین کو بخوبی روشن ہو جائیگا۔ اور جو خانزادونکا بیان ہے۔ کہ خطاب بادشاہی ہمارا خان ہے۔ اور اوس خطاب سے خان زادہ برآمد۔ اسوجہہ سے ساتھہ اوسکے ہم ملقب ونام زد۔ یہ بھی اونکی ایک بے علمی کی بات ہے۔ ورنہ تواریخ سے بخوبی اثبات ہے۔ کہ اونکے جدامجد کا ناہر بہادر نام۔ بالقاب خان کہین تحریر مین نہین آیا۔ جہان دیکھا ناہر بہادر لکھا پایا۔ پہر بے ثبوت کسطرح قابل اطمینان ہے۔ کہ لقب خانزادہ مشتق بہ لفظ خان ہے۔ ارژنگ تجارہ مین حسب اونکا حسب نسب نامہ اونکے زیب قلم ہوا تھا۔ یعنی جیسا وہ آپکو مشہور کرتے ہین اوسی مطابق رقم ہوا تھا۔ جب وہ اپنی اصل پر آگئے۔ تو ہم بھی اونکی رگ پا گئے ؎

اصل بد از خطا خطا نکند — بدگہر باکسی وفا نکند

وہ کہ بلفظ خانہ زاد سے برآمد گی لقب خانزادہ حوالہ کلک داستان گذار ہوئی



اوس قوم کج فہم کو نہایت ناگوار ہوئی۔ اوسی رنج بے سود سے براہ نادانی۔ اپنی اصلیت کی کہانی وہ خود کہنے لگے اسلئے یہان حسب ضرورت پوست کندہ کہنا لازم آیا۔ کہ ایک اوسی قوم شریف کا پر مغز نازک دماغ احمق نام سنا گیا۔ جو کہ قفس مین کوٹ قاسم کے بد انسب خود طوطے بولتا ہوا ہے۔ اور اپنے منہہ سے خود میان مٹھو بنا ہوا ہے۔ اوسنے بھی یہ خیال پکا لیا ہے۔ کہ مورخ نے خانزادون کو غلام بنا دیا۔ بدین حسد ناحق ارژنگ تجارہ کی کسترشائی مین وہ اپنے شکر خائی پر پہول رہا ہے۔ یعنی ہامصیفران بے بال وپر کی بولی سیکہنے پر پہول رہا ہے۔ پر جسے استاد ازل نے کلمہ دانائی پڑہایا وہ قفس رنج مین کب پڑتا ہے۔ اور جو ناحق کو بکتا ہے آب ودانہ ایمان کا کہوتا ہے۔ اور تخم شقاوت مزرعہ آخرت مین بوتا ہے۔ اور دانستہ کانون نار مین پڑتا ہے۔ اور عصیان کی قبر مین گرتا ہے۔ دانا وہی ہے کہ نادان کی بات اس کان سنی اوس کان نکالدے۔ اور کلمہ خیر پڑہکر شر کو ٹال دے۔ درینصورت نفسانیت کرنا نادانی ہے۔ اور جامہ سے باہر ہونا۔ عریانی۔ پس زبان قلم ذکر کسیکی سترکشائی مین بست چلا۔ وائے تیزی عقل پردہ دری مغضوبان نہ کرو اسمین کیا فائدہ **مولف**

چپ لگا مخدوم جس سے طے ہو جاہل کا سوال — ہی مثل مشہور خاموشی ہے نادان کا جواب

بدگوئی بری ہے۔ نیکی کے پہل کو عصیان کی چہری ہے۔ دانا خود جاہل کو پہچان لینگے۔ جو بات حق ہی اوسے آپ مان لینگے۔ بہلا کسیکے کہنے سی برا نہین ہو سکتا ہے۔ بلکہ بہلا وہی ہوتا ہے جسکے حق مین حاسد برا کہتا ہی **بیت**

جو حسد کسیکو تجہہ پر ہو تو ہے یہ تیری خوبی — کہ جو تو نہ خوب ہوتا تو وہ کیون حسود ہوتا

لاحول ولاقوۃ مطلب اصلی چھوڑکر - اور مدعا ضروری سے منھہ موڑکر - لاحاصل
یہ تکرار ہے - وہ حال لکھنا چاہیے کہ واجب جسکا اظہار ہے - چنانچہ سانبرپال
بندوق کا بانی کار تہا - اور دل کا دلیر وجرار - ایک دن وہ جنگل کو بقصد شکار جا نکلا
قضارا فیروزشاہ باربک بھی اودہر آنکلا - دونون ایک شیر سے دوچار ہوئے - اور
درپے شکار ہوئے - فیروزشاہ نے جو تفنگ خاصہ سرکی - گولی سرنشانہ سے سرکی
یعنی وار شاہی خالی گیا - تیر تفنگ بے پرلا وبالی گیا شیر غرایا اور سیدہا آیا - سانبرپال
نے بحیطا اوسکو نشانہ بندوق بنایا - گولی اوسکی ایسی کارگر ہوئی کہ شیر اپنی جگہہ سے
ہلنے بھی نہ پایا - فیروزشاہ باربک نے اس ضرب دست سانبرپال کو بہت پسند کیا اور قدردانی
سے اوسکو خطاب ناہر بہادر سے سربلند کیا - جو بخت سانبرپال کا سازگار ہوا - اس
مرحمت شاہی پر وہ مسلمان ہونیکو تیار ہوا - بادشاہ نے اوسکی خواہش پاکر
مین اوسے مسلمان کرایا - اور بزمرہ خانہ زادان داخل فرمایا - چند عرصہ مین اوسکو
رسوخ کامل ہوگیا حتی کہ عزت دارون مین شامل ہوگیا - بعد فیروزشاہ باربک کے
ناہر بہادر نے یاوری نصیب سے کمال مرتبہ پایا - اور آبریزکوٹلہ کے پہاڑ پر اپنی
سکونت کو حصن حصین آبنایا - کہ ابتک وہ قلعہ برسر قیام ہے - اور ناہر بہادر
کا اوس سے روشن نام ہے پہر تو ناہر بہادر نے ایسی عظمت وشان پائی - کہ تمامی
میوات کی کارفرمائی ہاتھہ آئی - قوم نکومون کی اوسنے بیخ کنی کرائی - اور ایسی
جڑ کاٹی کہ بڑہنے ہی نہ پائی - زوال نکومون کا قصہ طولانی ہے - مگر مختصر اوسکی
یون کہانی ہے کہ وہ بیدادگر ایک آدمی ہر روز درگا دیبی کی نذر چڑہاتے تھے -
اور اوسکے خون ناحق کا جرم اپنے نامۂ اعمال مین روزانہ بڑہاتے تھے -



## شعر

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پہولتا پہلتا نہین
سبز ہوتا کہیت دیکھا ہی کہین تلوار کا

ایک دن اونکے مطربہ خاص کے فرزند کی بھی باری آئی - مہر مادری سے وہ بہت
روئی اور صبح سے تاشام کلیان کا راگ گائی - مگر یہ جنگلی امین تھے - کیا سنتے کہ دین
کے دشمن تھے - یہ گت فرزند کی دیکھکر ظاہرا اوسنے پتھر صبر چھاتی پر رکھا - مگر باطناً
انصاف اس بیداد کا ناہر بہادر سے چاہا - ناہر بہادر نے انتقام اون سنگدلون کا
فرض جانا - اور اوس مقتول بیگناہ کے بدلا لینے کا ارادہ دلمین ٹھانا - ایک شب
سما دیکھکر مطربہ نے ہمہ تن گوش ناہر بہادر کے کان پر یہ ترانہ پہونچایا - اور یون
پردۂ راز کھولا اور اوتار چڑہاؤ بتلایا - کہ فلان روز و بزم پرستش گرم کرتے ہین - اور
اوسوقت مین تا انفراغ پوجن ہتیار پر ہاتھہ نہین دہرتے ہین - پس گھات مین
رہکر جانب قلعہ غور رکھنا - اور چون دوربین حق الیقین صورت تماشائے وقت
موعود تکنا - جب مین تال شارہ دون - یعنی قلعہ پر سے راکھہ نیچے پہینکون -
فوراً چڑہ آنا - اور اوس محفل سیہ بختان کے دیپک مستی کو بڑہانا - چنانچہ جسطرح مطربہ
نے ناچ نچایا - ناہر بہادر نے وہی قانون بجایا - آخرکار سب نکومون کو تہ تیغ لایا - اور
قلعہ پر ناہر بہادر نے دخل پایا - جہان سے مطربہ نے سبد راکھہ ڈالا ہے - وہ ہنوز مشہور
دانتہ ڈومنی والا ہے - فتح قلعہ الور سے حکومت ناہر بہادر تمام اس ملک مین بیٹھی
اور نکومونکی درازی یک لخت اوٹھی - کوکا چوہان رئیس ماہاری بہی ناہر بہادر کا فرمانبردار
ہوا - بے دردسر وہ بہی دور خلش خار ہوا - واضح ہو کہ یہ وہی کوکا چوہان
ہے - جو بناہ وہ خانجہان ہے - اور داستان خانجہان کی مورخین سے یون

بیان ہے۔ کہ وہ فیروز شاہ کا وزیر تہا۔ اور بہت دانا و باتدبیر تہا۔ مگر جب ایام بد آتے ہین۔ در ہائے عقل و دانائی پر پردے پڑجاتے ہین۔ باین زیرکی اوسنے ظفر خان کو قتل کرڈالا۔ اور غبار رنج شیشۂ دل سے نکالا۔ شاہزادہ محمد خان نے اوسپر فوج کشی کی اور سامان جنگ کی اوسکو فرصت نہ لینی دی۔ ساتہہ اوسی بے سامانی کے وہ بہی مقابل آیا۔ اور سراسیمگی مین کچہہ بن نہ پڑا۔ خود زخم کہایا۔ اور بحالت زخمداری فراری ہوا۔ کوکا چوہان کے یہان آکر متواری ہوا۔ بعزم گجرات سکندر خان جب سوئے میوات آیا۔ تو کوکا چوہان خوف سے تاب پناہ وہی خان جہان نہ لایا۔ بے تامل اوسکو حوالہ سکندر خان کیا اور سکندر خان نے سر اوسکا کاٹکر بادشاہ کے پاس بہیجدیا۔ زمان خلافت غیاث الدین تغلق شاہ ثانی نبیرہ فیروز شاہ باربک مین ناہر بہادر کا خوب اقتدار رہا۔ یہانتک کہ لڑائی محمد شاہ مین پادشاہ بہی اوس سے امداد کا خواستگار ہوا۔ چنانچہ ناہر بہادر اونکے مقابلہ کو بہیجا گیا۔ مگر کچہہ کارنمایان اوس سے بمنصۂ ظہور نہ پہونچا۔ ۷۹۳ھ ہجری مین ناہر بہادر نے شاہزادہ ہمایون شاہ سے بغاوت کی۔ اور ابوبکر شاہ بن ظفر خان کی معاونت کی۔ ایک شب ابوبکر شاہ و ناہر بہادر نے لشکر شاہزادہ ہمایون شاہ پر شبخون مارا۔ شاہزادہ ہمایون شاہ نے ثابت قدم رہکر بہ امداد اسلام خان اون کی جماعت کو تلوار کے گہاٹ اوتارا۔ ابوبکر شاہ و ناہر بہادر نے ایسی ہزیمت پائی کہ قلعہ کوٹلہ تک اونکو پانو جمانیکی نوبت نہ آئی۔ سلطان ناصر الدین محمد شاہ نے پیچہا اونکا ایسا دبایا۔ کہ بجز حصاری ہونیکے کچہہ اون سے بن نہ آیا۔ ناصر الدین محمد شاہ نے جب قلعہ کوٹلہ مین اونکو محصور کرلیا۔ پہر تو ایسا تنگ کیا کہ ناک مین دم کردیا۔



ناچار ابوبکر شاہ و ناہر بہادر سے بجز امان خواہی کے کچہہ نہو سکا آخر طوق اطاعت کا گلے مین ڈالا۔ ناصر الدین محمد شاہ نے ابوبکر شاہ کو گرفتار کرکے قلعہ میرٹھہ کو بہیجا اور ناہر بہادر کا قصور اوسکی عاجزی پر معاف کیا۔ ابوبکر شاہ نے قلعہ میرٹھہ مین وفات پائی۔ اور ناہر بہادر نے جان بخشی حاصل کرکے فکر جان سے نجات پائی جو کہ نفاق باہمی سے سلطنت مین ضعف آگیا تہا۔ اور ابر ادبار سرزمین ہند پر چہا گیا تہا۔ امیر تیمور یہ سنکر چڑہ آیا۔ ۷۸۹ھ ہجری مین ہندوستان کو وہ حوزہ تصرف مین لایا۔ امیران ہند فکرمند ہوئے۔ اور تدبیر آشتی کے پابند ناہر بہادر بہی دور اندیشی کام مین لایا۔ اور ایک جوڑہ طوطی سفید رنگ کا نذر امیر تیمور کو بہجوایا۔ دایرہ دولت امیر تیمور نیروز آباد مین تہا۔ کہ نذرانہ ناہر بہادر پہونچا جو اوسکو امیر نے نادرات سے پایا۔ بطیب خاطر منظور نظر فرمایا۔ اس امر کی ناہر بہادر کو نہایت شادمانی ہوئی۔ گویا کہ ازسرنو زندگانی ہوئی اور ناہر بہادر کثیر الاولاد تہا۔ کثرت اخلاف سے دل اوسکا شاد تہا۔ چنانچہ اوسکے نو پسر تہے۔ اور اسم ہائے مفصلۂ ذیل سے وہ نامور تہے۔ بہادر خان۔ علاؤالدین شہاب خان۔ شاہ محمد۔ ملک اہردو۔ ملک سراج خان۔ ملک نور خان نظام خان۔ فتح اللہ خان ۷۹۵ھ ہجری مین ناہر بہادر نے نیستان عالم البقا کی راہ لی۔ یعنی جان شیرین اپنے کف دست حاکم قضا کے حوالہ کی۔ کہتے ہین کہ موضع جہاوراس پرگنہ گنتگدہ مین ہاتہہ جہامون رانڈے سے اوسنے درجہ شہادت پایا۔ خدا کی قدرت کا تماشہ ہے کہ شیر کو جاموش نے کہایا ناہر بہادر کا جہان خون ہوا اوسی جگہہ اوسکا مدفون ہوا۔ خانہ زادونکا یہ قول غیر معتبر ہے۔ کہ جہامون رانڈ ناہر بہادر کا خسر ہے۔ اگر باہم ایسی قرابت ہوتی۔ تو ہرگز یہ نوبت نہ ہوتی۔ کیونکہ

ہو سکتا تہا۔ کہ وہ قتل داماد کرتا۔ جب ناہر بہادر راہی ملک نعیم ہوا۔ ملک مقبوضہ اوسکا اوسکی اولاد مین بدین تفصیل تقسیم ہوا۔

| بہادر خان ۱۴ محال | علاؤالدین ۵ محال | شہاب خان ۶ محال |
| --- | --- | --- |
| بہادر پور<br>اٹور<br>ڈڈیکرہ<br>بہروڑ<br>اسمعیل پور<br>کہلورہ<br>بہرکول<br>بالہیٹہ<br>پاٹن<br>سعج پور<br>برسانہ<br>حسن پور<br>بڑودہ میو<br>بڑودہ فتح خان | تجارہ<br>تپوکرہ<br>رسگن<br>ہرسولی<br>بیانہ | اُدمرا<br>سانگرس<br>بہاڑی<br>کہوہ کلان<br>پنگوان<br>نگر |
| شاہ محمد ۲ محال | ملک اہرود ۴ محال | سراج خان عن سنہ |
| جہجہر<br>ریواڑی | اندور<br>تاوڑو<br>پاٹودی<br>بنیورہ | |
| ملک نور خان ۳ محال | نظام خان ۳ محال | فتح اللہ خان ۳ محال |
| نوح<br>بروجی<br>ادجینہ<br>کریڑہ | سونکہ<br>سونکہڑی<br>کہٹومر<br>ناہرگہٹرہ | ملہر<br>نگینہ<br>سانٹھاواڑی<br>مانڈی کہیڑہ |

تقسیم ملک ہوتے ہی گہر گہر کے سردار ہوگئے۔ اور اپنے اپنے علاقہ کی مالک



و مختار ہوگئے۔ جو حکومت ایک تہی نو جگہہ بٹ گئی۔ اور صورت قدیم ریاست بالکل پلٹ گئی۔ بہادر خان نے بہادر پور مین گہر جا بنایا۔ اپنی حکمرانی کا سکہ وہین بیٹہکر چلایا اور جو یہ مشہور ہے کہ بہادر پور بہادر خان کا بسایا ہے۔ اسوجہ سے اوسنے بہادر پور نام پایا ہے۔ وہ بالکل جہونٹ اور راستی سے معرا۔ ایسی روایت غلط پر راست بازونکا تبرا۔ پوشیدہ نرہے کہ یہ قصبہ بہت مدت کا آباد ہے۔ بہادر خان سے صدہا برس پہلے کی اوسکی بنیاد ہے۔ سابق یہ شہر غدار تہا۔ سات سو دوکان کا اوسمین بازار تہا۔ مہاجنان اوسوال کی قدیمی یہ بستی ہے۔ اور چودہ سو برس پیشتر سے اوسکی آبادی سے بستی ہے۔ گروہائے اوسوالونکی جو چہتریان تعمیر۔ تاریخ طیاری اونکی سنہ ۵۲ تحریر۔ پس چودہ سو چہہ برس اونکو بہی بنے ہوچکے۔ نہ معلوم اونسے پہلے آدمی کب سے اس صورت مین وہ آبادی بہت پرانی ہے۔ اور مدت ممتد سے اوسکی آبادانی ہے جو اس ملک کو بارہا زوال ہوا ہے۔ نہ معلوم کے مرتبہ وہ بہی پامال ہوا ہے۔

بہادر خان کی سکونت سے پہر اوس اوجڑے دیار نے رونق پائی۔ اور ترقی آبادی کی اور ہی صورت نظر آئی۔ برادران بہادر خان سے علاؤالدین و شہاب خان بہی نامی و نامور ہوئے۔ اور اپنے اور بہائیون سے گرامی قدر ہوئے۔ علاؤالدین تجارہ مین مسکن گزین رہا۔ شہاب خان بہاڑی مین مسندنشین رہا۔ لیکن وہ دونون باین ثروت و اقتدار۔ اپنے بہائی بزرگ بہادر خان کے فرمانبردار تہے۔ بہادر خان باپ سے زیادہ کثیر الاولاد ہوا۔ کثرت فرزندان سے کہ نام اونکے ذیل مین درج ہین خانہ راحت اوسکا آباد ہوا۔ اقلیم خان۔ فیروز خان۔ نصو خان۔ کلتاج خان۔ اقبال خان۔ یتیم خان۔ عماد خان۔ ترنگ سلطان۔ لشکر خان۔ فخر الدین خان۔ خلیل خان۔

۱۲ منصور خان - جب بہادر خان کے بعد اقلیم خان جانشین پدر ہوا میراث پدری کی اوسنے بہی خوب سنبہال رکہی - اور جزو وکل کی جیسا کہ چاہیئے دیکہہ بہال رکہی - بہال اوسکے سلوک سے شاد - رعایا برایا بند فکر سے آزاد - ترنگ سلطان برادر اقلیم خان کو ہوائے الور خوش آئی - اوسنے اکثر وہین قیام رکہا وہین وفات پائی - بازار الور مین باسم ترپولیہ موسوم جو مکان ہے - وہ مقبرہ خاص ترنگ سلطان ہے - تعمیر مقبرہ سے پہلے وہ تکیہ فقیر تہا - اور بوجہہ کثرت درختان تمر ہندی تکیہ انبلی کے نام سے شہرت پذیر تہا - نمشی بازار مین اب بہی ایک درخت انبلی کہڑا ہے - وہ نشان اوسی تکیہ کا بہت بڑا ہے - اور فیروز خان ابن اقلیم خان نے بنیاد آبادی فیروز پور جہرڈالی - اور اپنے نام پر اوسکا نام رکہکر سبیل نام آوری نکالی - اقلیم خان کی اولاد مین کوئی آدمی ذی لیاقت نہین ہوا - یعنی اپنے اب وجد کیطرح صاحب قسمت نہین ہوا - اقلیم خان نے تاحیات حکومت کی - بعد اوسکے فیروز خان کو فیروز بختی نے ابہتا دی - چنانچہ فیروز خان کا ایسا نصیب یاور اور اقبال مددگار ہوا - کہ اپنے سب معاصران سے زیادہ وہ نمودار ہوا - اور اس فیروز خان کے چار پسر تہے - وہ بہی بڑے دلیر و نامور تہے - چنانچہ اون چارون کے نام - تحت مین زیب ارقام - قدو خان - بیٹا ہمدو خان - بیٹا فخر الدین خان - بیٹا جلال خان - ۸۲۴ھ ہجری مین قدو خان وجلال خان کو یہ قدرت وجلالت ہوئی - اور ہوائے خودسری سے اونکے دماغ کو ایسی نخوت ہوئی - کہ نقارہ خودنمائی پر ڈنکا مارا - اور علم خودی میدان بغاوت مین گاڑا - اعنی شاہ دہلی سے پہر گئے - اور زغہ عتاب پادشاہی مین گہر گئے - معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ پادشاہ نے جو یہ خبر پائی - بے تامل سوئے میوات اونکی تنبیہہ کو نہضت فرمائی - جب عساکر نصرت مآثر



پادشاہ اسطرف آیا - اون شیران بیشہ بغاوت نے بہی بے درنگ آہوئے جنگ پر داؤ گہات لگایا - ہر چند کہ مقابلہ پادشاہ مین اونہون نے ہمت مردانہ کی - اور داد دلیری بکمال جرأت رستمانہ دی - مگر پادشاہ پر فتح نہ پائی - مجبور روبہ بازی دکہائی - کہ فیروز پور سے فرار ہوئے - اور کوہ الور مین چہپ کر فیروزی کے خواستگار رہوئے - مبارک شاہ بن خضر خان بہی اونکی دم دبائے چلا گیا - اور پلنگ تعاقب اون چکاران رم خوردہ کے پیچہے لگائے چلا گیا - جودر کوہ الور کا بہگوڑون نے بخوبی انتظام کر لیا تہا - لشکر پادشاہی کو اوسکے اندر آنے نہین دیا - مقابل مین پادشاہ نے بہی مقام کیا - اور فوج ظفر موج پادشاہی نے مورچہ بندی کر کے لڑنیکا انتظام کیا - پہر تو ادہر اودہر سے توپ چلنے لگی - آتش کارزار طرفین سے جلنے لگی - ایک عرصہ اسیطرح باہم خوب لڑائی - اور دلیرانہ زور آزمائی رہی - محصور ہر آئینہ مغلوب ہوتا ہے - کام مجبور کا کب اسلوب ہوتا ہے - سامان رسد اوسطرف کم ہوگیا - آن فاقہ کشی سے لوگونکا ناک مین دم ہوگیا - آخر کار مجبور وناچار ہوکر قدو خان وجلال خان نے امان چاہی - اور حاضر حضور پادشاہ ہوکر درخواست عفو جرایم بیش کی اور بخشش جان چاہی - اونکی عاجزی پر پادشاہ کو بہی رحم آیا - اور جرم اونکا بنظر بندہ پروری معاف فرمایا - مگر قومیت کا اثر کہان جائے - حدیث نبوی لاخیر فی عبیدہ وہ کیونکر راست نہ آئے - اس مرحمت سلطانی پر بہی اونہون نے شرط وفاداری کی اور ساتہہ حق فراموشی کے حسب عادت ذاتی بہاگنے کی راہ لی - وہ کہ پادشاہ بیدار مغز وروشن دماغ تہا - اور اونکی قصد ونیت کا جویائے سراغ تہا - فوراً اس حال سے آگاہ ہوا اور اونکی ارادہ کا سدراہ ہوا - یعنی اون دونون کو پکڑ لیا اور زندان مین بہیجدیا - مال واسباب اون کا

ضبط سرکار ہوا - بوجہ اوسکی اندوہ قید یونکا ایک سے ہزار ہوا - اور ساتہہ مغضوبون
کے ملک میوات بہی غضب سلطانی مین آیا - ناکردہ گناہون نے بہی پاداش گنہ کا
پہل پایا - کہ تاراج ملک میوات کا اذن عام ہوا - غارتگری بیچارہ میوایتون کا کام
تمام ہوا - ان سب امورات سے فارغ ہوکر بادشاہ نے تختگاہ کو معاودت فرمائی -
چار ماہ بعد مبارک شاہ کو نوبت والیسی آئی - حین مراجعت دہلی بادشاہ کے قدو خان
و جلال خان نے جال تدبیرات رہائی بچھایا - اور بہت کچھہ عہد و پیمان کرکے پیچھا
چھوڑایا - چنانچہ رہا ہوکر گہر کو آئے - اور شکر جلال مشکلات کا بجالائے - لیکن
پہر وہ حق احسان شاہی کو نسیاً منسیاً کر گئے - اور قول و قسم پر جو کر آئے تھے
قایم نرہے - قدو خان نے فوراً بعد رہائی - شاہ شرقی سے جا میل ملائی - شاہ
شرقی و مبارک شاہ کے باہم عناد تہا - اور ایک دوسرے سے بر سر فساد تہا سلطان
مبارک شاہ خبر نمک حرامی قدو خان پاتے ہی غصہ سے لال ہوگیا - اور شدت غیظ
سے حال اوسکا بے حال ہوگیا - اوسیدم اوسنے حکم گرفتاری قدو خان اصدار
کیا - اور کچھہ انعام بہی اوسکی گرفتار کنندہ کیواسطے قرار دیا - محمد خان اودہی کی یہ
سب آگ لگائی تہی - کہ اوسنے ہی بادشاہ کو حال قدو خان کی خبر پہونچائی تہی -
اور محمد خان اودہی امیر نامدار تہا - مبارک شاہ کو اوسپر بڑا اعتبار تہا - ۸۳۰ سنہ
ہجری مین سلطان مبارک شاہ نے کوشک جہان نما فیروز شاہی کے واسطے اوسکی
تجویز چاہی تہی - لیکن وہ نگون بخت ایسا کچھہ ڈرا - اور خوف اوسکے دل پر چہایا -
کہ سوئے میوات بہاگ آیا - اور میوات سے اوسنے جمعیت بہم پہونچائی - اور
حکومت بیانہ کی جا دبائی - جب سلطان مبارک شاہ نے گوالیار سے واپس ہوکر



طرف بیانہ کے نہضت کی - محمد خان اودہی نے خواستگار امان ہوکر بادشاہ کی متابعت
کی - مبارک شاہ نے پہر وہی عزت اوسکو بخشی - اور میوات مین رہنے کو جگہہ دی -
چنانچہ وہ میوات مین آکر اقامت پذیر ہوا - اور خبر گیران حال اہل میوات با حسن تدبیر
ہوا - قدو خان بجرم سازش شاہ شرقی حسب الحکم مبارک شاہ کے گرفتار ہوا - اور لایق
گردن زدنی قرار پاکر تہ شمشیر آبدار ہوا اور حکم ضبطی ملک میوات کا نفاذ پایا - سرور الملک
وزیر اوسکی تعمیل کو آیا - جلال خان اور اوسکے پسر احمد خان اور فخر الدین خان برادر
جلال خان نے قلعہ اندور مین پناہ لی - سرور الملک وزیر اور اوسکے ہمراہیان نے متعاقب
اونکے راہ لی - جلال خان ساتہہ اونکے مقابلہ سے پیش آیا - افواج شاہی نے بہی
قلعہ اندور پر گولون کا مینہ برسایا - کئی روز آتش فشانی رہی اور محاصرہ سے اہل قلعہ
کی نگہبانی - جب بہاگنے کا بہی اونہون نے راستہ نپایا - تو ہر محصور قلعہ خوف جان
سے گہبرایا - آخر کار جلال خان نے بجز صلح چارہ ندیکہا - وزیر الملک نے بہی آوین
کچھہ خسارہ ندیکہا - فوج خرچ اور خراج ملک کا ٹہیرالیا - تب مصالحہ اونسے منظور کیا -
دولت کی گٹھری مار کر وہ تو دہلی کو چلدئے - جلال خان نے اوسیطرح موچہون
کو بل دئے - ۸۳۳ سنہ ہجری مین جلال خان نے بدذاتی سے پہر اپنی ذات دکہلائی -
کہ محاصل ملک کی ایک کوڑی بادشاہ کو نہ بہجوائی - سلطان مبارک شاہ اس مرتبہ خود
تشریف لایا - جلال خان یہ سنکر بہت گہبرایا - اور حبل اطاعت گلے مین ڈال - اپنی
حد تک شروط استقبال بجالایا - اور خراج ملک کا دام دام دیا - بلکہ نذرانہ پادشاہی
اوسپر مزید کیا - بادشاہ نے جب زر محاصل وصول پایا - دار الخلافت کو واپس کوچ
فرمایا - بعدش ۸۳۶ سنہ ہجری مین جلال خان نے اوسیطرح بساط شطرنج بچھائی - خراج

کو خور دبرد کر کے سمجھا کہ بازی پائی - بران بادشاہ نے بغیر اعانت وزیر طرف اوسکے
رخ پہیرا - پہر دیکہتے ہی جلال خان کو چار طرف سے فکر و تردد عزیمت شہ نے گہیرا -
پس بدحواسی مین ہاتہی گہوڑے چہوڑ کر پیادہ پا پیشوائی کو دوڑا - اور اوس کرامات
مجسم نے جبہ جبہ محاصل وصول کر لیا تب بہیجا اوسکا چہوڑا - جب تک جلال خان جیا
ایسے ہی مکر و تزویر کا اوسنے کام کیا - بعد اوسکے پسر احمد خان نے جسکا لقب
گل گور کہہ تہا باغ ریاست کو انصاف سے زینت دی - اور چمنستان ملک مقبوضہ
کو انتظام سے فضاء جادو فریب بخشی - اور فیروزپور سے سکونت الور کو بہتر سمجہکر
دل چلایا - اور بغرض شوق الور مین رہنے کیواسطے گہر بنایا - اور جانب دہلی دروازہ
جہان اب قصاب رہتے ہین اوسنے سکونت اختیار کی - اور تعمیر مکانات سے صورت
صحرائے پرخار رشک گلزار کی - اسوقت کی عمارت بر سر قیام - اوس سے بنیاد نام
اوسکے کی بپائے استحکام - آبادی احمد خان سے آبادانی الور نے اور ہی رنگ
پایا - اور کمال رونق سے اوس بستی نے بسکت کا ڈہنگ پایا - سلطنت دہلی کو اوس
زمانہ مین نہایت ضعف آگیا تہا - بدنظمی کا دہوان تمام ملک مین چہا گیا تہا -
علاؤالدین بادشاہ ابن محمد شاہ نے ایسی ہمت ہاری تہی - کہ مہم خانہ داری بہی اوسکو
بہاری تہی - اوسکے عہد مین ہر رئیس دعوی خودسری کرنے لگا - اور ادنی ادنی
ریاست دار برابری کا دم بہرنے لگا - احمد خان گل گور کہہ نے بہی اوسوقت کو غنیمت
سمجھا اور ۸۶۱ھ ہجری مین دست تصرف اپنا یہانتک بڑہایا - کہ سراے لاڈو تک جو
قریب دہلی کے ہے اوسنے دخل پایا - اسطرح کی عظمت و شان پاکر وہ رئیس
باوقار ہوا - اور ایسا بڑہا کہ اپنے بزرگون سے بہی نامدار ہوا - اور اوس ثروت اور





مکنت پر اوسنے براہ دانائی سر رشتہ انصاف ہاتہہ سے ندیا - اور داد گستری و رعایا
پروری سے عالم کو شاد کام کیا - اور اپنے ہم کفو کی جیسا کہ چاہیئے آبرو بڑہائی -
ہر ایک کی مناسب مناصب و جاگیر سے پرورش فرمائی - پانچ برس اوسکا زمانہ اوسی
طرح موافق رہا - سر موفرق نہ آیا - ۸۵۶ھ ہجری مین ملک بہلول لودہی محمد شاہ شرقی پر
فتحیاب ہو کر عازم میوات ہوا - شہ کے آتے ہی ہجوم آلام مین گہر کر احمد خان مات ہوا
دعاوی خودستائی اوسکو چون خواب فراموش ہوئے - اور ایسا گہبرایا کہ ہاتہہ پانون
پہولے - ہر چند بہمت احمد خان نے چاہا کہ دلیری کی دل چلائے - اور جوہر جرات
دکہلائے - لیکن سطوت شاہی اور رعب خسروی سے طاقت طاق ہوئی - اور قوت
بالائے طاق ہوئی - اور ایسی چہک پو ہولا کہ بازی ہمت ہار بیٹہا - اور سارپرد کا
جگ مار بیٹہا - جب پانسہ جرات رخ بدل گیا - اور داؤ حریف کا چل گیا - تو رنگ بدرنگ
ہوا - پٹنے کا ڈہنگ ہوا - لاچار احمد خان نے بہی چال کی - شروط فرمانبرداری قرین
اقبال کی - بہلول شاہ نے وہ ملک جو احمد خان نے دبالیا تہا معہ سات پرگنات
میوات کے اوس سے چہوڑا لیا - منجملہ اون ہفت پرگنات کے بہادرپور و تجارہ بہی قبضہ
بادشاہ مین آیا - تاتار خان کو ملک بہلول نے حاکم تجارہ مقرر فرمایا - چنانچہ تجارہ
مین تاتار خان کا انتقال ہوا - اور گنبد متصلہ درگاہ رکن عالم شہید مین دفن وہ نیک
خصال ہوا - احمد خان رنج بیدخلی اون پرگنات سے از بس رنجیدہ رہا - اور شعلہ
آتش غم چون سنگ اوسکے دلمین پوشیدہ رہا - دل ہی دلمین اوس آگ سے جلا کیا -
اور کف افسوس ملا کیا - زبردست کے سامنے کیا زور اوسکا چل سکتا تہا - ہان موقع اور
وقت کو تکتا تہا - جب چند روز پیچہے بہلول لودہی کی لڑائی حسین شاہ شرقی سے وقوع

مین آئی - احمد خان گل گورکہ نے بہی آگ اپنے رنج کی مجمر سینہ مین بہڑکائی - یعنی
دماغ اوسکا چل گیا - کہ بہلول شاہ سے بدل گیا - اور لڑنے کو تیار ہوا - اور حسین شاہ شرقی
کا جانب دار ہوا - چنانچہ ثمرہ اوسکا بجز پشیمانی کچہہ نہ آیا - عمر بہر دل اپنا اوسی آتش حسرت
مین جلایا - بعد مرنے احمد خان کے اوسکے پسر ذکریا خان نے میراث پدر سنبہالی
اور براہ ذوفنونی طرح آشنائی ملک بہلول سے ڈالی - واضح ہو کہ خان اعظم ہمایون خان
افغان کہ جو امرائے کبار سے تہا دو لڑکیان نہایت حسین - اور دونون آفتاب
رخسار اور ماہ جبین تہین - ایک کا اونمین سے شاہزادہ سکندر ابن ملک بہلول کے
ساتہہ جو بطن سناری سے تہا عقد ہوا - دوسری کو ذکریا خان اپنے پسر علاؤالدین
کے نکاح مین لایا - یہ رشتہ باہم اونکے باعث اتفاق ہوا - اور دور دونون سے
رنج و نفاق ہوا - پہر تو ایک کا دوسرا شریک حال رہا - ہمدردی کا دونون طرف سے
خیال رہا - اور شاہزادہ سکندر اور علاول خان مین بہی بہت پیار تہا - یہ اوس کا
دلسوز وہ اسکا غمخوار تہا - شاہزادہ سکندر کے بطن اوس کدبانو سے جو پسر ہوا -
باسم ابراہیم شاہ وہ نامور ہوا - اور دختر ثانی خان اعظم ہمایون یعنی زوجہ علاول خان
جو باردار ہوئی - مدت معہودہ مین بعد وضع حمل فرزند نرینہ سے زیب دہ کنار ہوئی
اوس مولود مسعود نے حسن خان نام پایا - ذکریا خان خوشی ولادت پوتہ سے جامہ
مین پہولا نہ سمایا - اور زوجہ ثانی بہلول لودہی اوسکے چچا سلطان شہ کی دختر تہی
اور صاحب عصمت و نیک اختر تہی - اوس سے بہی بہلول شاہ کے دو پسر تہے -
اور دونون لایق و نامور تہے - ایک کا اونمین سے باربک شاہ نام تہا - دوسرا
اسم عالم خان سے موسوم اور سلطان علاؤالدین اوسکا عرف عام تہا - لیکن سکندر پہ



پادشاہ کا نہایت پیار تہا - اور سب سے زیادہ اوسکا اقتدار تہا - بران بہلول شاہ نے شاہزادہ
سکندر کو ولی عہد قرار دیا - اور باربک کو جونپور و سلطان علاؤالدین کو کڑہ مانکپور کا صوبہ دار
کیا - بسنہ ۸۹۴ ہجری مین ملک بہلول راہی دار القرار ہوا - اور بجائے اوسکے سکندر شاہ
تاجدار ہوا - سنہ ۹۰۰ ہجری مین سکندر شاہ نے اپنے بہائی علاؤالدین کو حکومت میوات پر مامور
فرمایا - سلطان علاؤالدین تجارہ مین آیا - اور شہر علاول پور بسایا چنانچہ نشان اوسکا درمیان
آبادی تجارہ و پہاڑ متصلہ کے موجود ہے - اور مکانات بقیہ سے اوسکی لبکت کی بخوبی
نمود ہے - ذکریا خان خانزادہ بہی ملک بہلول کے انتقال سے پہلے مر چکا تہا -
جانشین اوسکا علاول خان پسر اوسکا ہوا تہا - علاول خان کی سلطان سکندر شاہ
سے ہمیشہ موافقت رہی - اور ہم زلفی کیوجہ سے راہ و رسم باہمی بطور یگانگت رہی -
اور علاول خان کے سوائے مادر حسن خان دوسری زوجہ لاڈو نامی ہمقوم بہی تہی - جو
ڈہیلہ عالم خان ابن اقلیم خان کی بیٹی تہی - ساتہہ اوسکے جہیز مین تہہا کنیز آئی تہی -
وہ بہی صرف گوادسے عزیز آئی تہی - اوسکے بطن سے دولت خان پیدا ہوا - جگر
نطفہ سے مسند عالی محمود خان ہویدا ہوا - اوس محمود خان کا پرپوتا جلال خان اندور
جا کر آباد ہوا - اور وہ اسقدر کثیر الاولاد ہوا - کہ خانزادگان اندور تو بکا ہیڑہ اور
کوٹ قاسم اور دہولی پہاڑی اوسکی نسل سے ہین - اور اب اونکا دہبا کنیز زادگی
ایسا دہویا گیا کہ رشتہ دار خانزادگان اصل سے ہین - بعد رحلت سکندر لودہی
سنہ ۹۲۳ ہجری مین ابراہیم شاہ سلطنت سے بہرہ مند ہوا - حسن خان ولد علاول خان کا
بہی مرتبہ بلند ہوا - کہ وہ دونون باہم بہائی خالہ زاد تہے - اور اتحاد آپس کی وجہ سے
مثل ہمزاد تہے - ابراہیم شاہ نے ملک میوات کا حسن خان کو مالک و مختار کر دیا - اور

دادودہش سے دامن آرزو اوسکا بہر دیا۔ اور جو سات پرگنات میوات بہلول شاہ نے لیلئے تھے۔ بدستور علاول خان و حسن خان کو واپس دیدئے۔ اوسکی خوشی مین اونکے غنچہ وار ہار منقبضہ مثل گل کہل گئے۔ جب ہند مین غلغلہ آمد آمد بابرشاہ ہوا حسن خان کو بہی فکر جاںنگاہ ہوا۔ دور اندیشی کو وہ کام مین لایا۔ اور کوہ الور پر قلعہ مستحکم بنایا۔ جوگڈہ سابق اوسپر تہا باستحکام نہ پایا۔ اس سبب سے اوسکو دور کیا۔ اور اصراف کثیر اوسکی تیاری جدید کا منظور کیا۔ ۹۲۸ھ ہجری مین اوسکی بنیاد ڈالی۔ عمارت بنا خیر نہادہ سے تاریخ تعمیر اوسکی نکالی۔ اوس قلعہ کے چار دروازے رکہے اور پچیس برج شماری۔ اور تین ہزار کنگرہ سے مرتب کی اوسکی چار دیواری۔ اور تحریرات سابق سے یہ بہی بعرصہ شہود ہے۔ کہ دور اس قلعہ کا آٹہ ہزار درعہ از روے پیمود ہے۔ اٹہارہ ہاتہہ چار دیواری اوسکی بلند۔ جسکے ذریعہ ہر طرف سے راہ خوف بند۔ اور فصیل عریض و فراخ ہے۔ زمین اوسکی سنگلاخ ہے۔ خندق اوس قلعہ کے پہاڑ ہے۔ اور وہ حفاظت کو بڑی آڑ ہے۔ اندر قلعہ کے حسن خان نے کچہہ مکانات نہین بنائے ہین۔ ہان باوڑی و چاہ اوسمین تیار کرائے ہین۔ یا آنکہ سڑک پختہ بنا کر آمد و رفت کا آرام کیا۔ اور تکلیف سخت اتنا دراہ قلعہ کا بخوبی انتظام کیا۔ اور جو کہ حسن خان نہایت طبیعت دار تہا۔ دل اوسکا مایل بتصانیف شعر و اشعار تہا۔ اوس زمانہ کی شعرا مین وہ شعر و سخن کا اوستاد ہے۔ چنانچہ یہ رباعی اوسکی طبعزاد ہے۔

رباعی

شب تاریک و رہ باریک و منزل دور راہی نے
دو چشم کور بے ہمرہ بجز ایزد پناہی نے
کند حسن علی ہر دم ثنائے ذات پاک حق
کہ او شامست بشاہان بروے ہیچ شاہی نے

اور حسن خان اور اوسکا باپ علاول خان محاربات بابری مین کام آئے اور قید ہستی سے



چہوٹکر دونون اپنا اپنا کیا بہر پائے۔ احوال بابرشاہ مین ختم یہ داستان ہوگا یعنی اونکے مرنیکا قصہ آیندہ مفصل بیان ہوگا ✤

## بیان بابرشاہ کیوان بارگاہ

بابرشاہ چنگیز خان کے خاندان سے تہا اور چوتہی پشت مین امیر تیمور صاحبقران سے۔ بخت اوسکا بلند۔ اور طالع زورمند۔ اقلیم شجاعت مین وہ تاجدار تہا۔ گویا اپنے زمانہ کا رستم و اسفندیار تہا۔ بزور شوکت و قدر جلال و دولت و رفعت بہ از رستم و افراسیاب و بہ از سکندر مرتبہ سلطنت کو پہونچکر اوسنے خوب دارائی کی۔ اور بیدار مغزی کے ساتہہ کشورکشائی کی۔ سلطنت ہندوستان کی بدنظمی و بیعقلی ابراہیم شاہ جب طشت از بام افتادہ ہوئی۔ ہمت ملک ستانی بابرشاہ اوسکی تسخیر کو آمادہ ہوئی۔ بارہ ہزار سوار جرار مہم ہند کو اوسنے تیار کئے۔ اور اہل شورہ سے مشورہ ہائے کارزار لئے۔ جو قرعہ فال شورہ سے بہی حسب دلخواہ ہدایت پائی۔ بے تامل ہندوستان کو لشکر آرائی کی۔ وہ کہ طالع ہند ہمیشہ منکوب ہے۔ اور جو ہر غالب ہے وہ مغلوب ہے۔ جو کوئی اوسپر چڑہ کر آیا۔ غلبہ کلی اوسنے پایا۔ بابرشاہ نے آتے ہی اول قلعہ ملوٹ لیلیا۔ اور بندوبست اوسکا قرار واقعی کرکے جانب دہلی کوچ کیا۔ جب انبالہ سے گذر کر بابرشاہ بمقام شاہ آباد خیمہ زن ہوا۔ ابراہیم شاہ لودہی خواب خرگوش سے چونک کر پابند رنج و محن ہوا۔ ارکین سلطنت نے سرزنش کرکے اوسکو مردانہ بنایا۔ تب اوسنے لاکہہ فوج و ہزار زنجیر فیل سے مقابلہ بابرشاہ کو بانوڑ ہایا۔ اودہر سے وہ بڑہے ادہر سے یہ پانی پت پر دونون کا مقابلہ ہوا۔ اور لشکر جانبین آمادہ

محاربہ و مقاتلہ ہوا - لیکن بوجہ تکان سفر لڑائی مین درنگ رہا - یعنی اوس روز موقوف مقدمہ جنگ رہا بیت

| | |
|---|---|
| سحرگاہان کہ زچرخ کواکب | زززرین کوس رحلت رحلت شب |

دونون لشکر میدان قتال مین در آئے نقیب ہر طرف سے باآواز بلند چلائے بلیت

| | |
|---|---|
| روز جنگ ست جنگ باید کرد | کوشش نام وننگ باید کرد |

یہ سنتے ہی ایدہر نامردونکے حواس خمسہ باختہ ہوئے - اور طایر ہوش اونکے بلند پرواز یکو پرداختہ ہوئے - خوف سے دلمین درد ہوا - وحشت سے چہرہ زرد ہوا - آہ سرد بہرنے لگے - ہائے ہائے کرنے لگے - زبانون مین کانٹے پڑے - ہونٹ کبود ہوئے ایسے دانت گڑے - اشک جاری ہوئے - جینے سے عاری ہوئے لڑنے سے جی چُراتے تھے - بغیر مارے مرے جاتے تھے - جب چھپنے کو بھی جگہ نہ پائی - تو آنکھین بند کین اور کانون مین روئی لگائی - علاؤالدین خان پدر چنخان قبل لڑائی صبح ہی ڈر سے مرگیا - اور بزدلی مین نام اپنا کرگیا - اودہر دلیرون کے دل بڑہے ہوئے تھے - شیرونکی طرح سینہ سپر کہڑے ہوئے تھے - نشہ جرأت کا جوش تھا - ہر جری بے مے مدہوش تھا - موچھون پر تاؤ تھا - لڑنے کا چاؤ تھا - ناک چڑہائے تھے - نتھنے پہلائے تھے - چراغ چشم اونکے غصہ سے جل رہی تھی تیور چون شیر بدل رہے تھے - بھون پربل تھا - شوق اجل تھا - گرمی جوش تہوری سے غرق عرق تھے - سر سے پا تک آہن مین غرق تھے - ہاتھہ ہر دم دستہ تیر پر آتا تھا - پانو ہمت کا بڑہتا جاتا تھا - کانون کو حکم نبرد کا انتظار تھا - گوش بر آواز پیدل وسوار تھا - جب قرنائے رزمی نے حکم دغا سنایا - اور نوبتی نوبت



حرب نے کوس اجازت نبرد بجایا - مرد جوہر مردانگی دکہلانے لگے - اور لڑائی پر جان لڑانے لگے - جوہنین چلہ چڑہاکر کمانین ساز کین - عقاب ہائے تیرون نے پر کہولے اور پرواز کی - اور سیاہ وہ اجل سیدو نکے سر پر آپڑے - اور چون خرگوش اونکو پنجہ پیکان مین دبائے - جسنے تیر کہایا آغوش مرگ سے ہمکنار ہوا - موت کا دونون طرف گرم بازار ہوا - کارپردازان قضا کشتون کو دیکھتے دیکھتے تہرا گئے - اور ملک الموت جانین قبض کرتے کرتے چکرا گئے - صدائے ترنگا ترنگ کمانون سے گاؤ زمین تہراتی تھی - اور آواز فشافش تیرونکی فلک ہشتم تک جاتی تھی - صبح سے تا سہپر بہم تیراندازی رہی - ہر دو جانب سے جنگ مین خوب کارسازی رہی - جب شام ہونے کو آئی - بہوک پیاس نے مثل صرصر آگ غصہ شیران ولایت بھڑکائی - پہر تو وہ تشنہ خون ہندوان ہوئے - اور دل کہول کہول کر حملہ کنان ہوئے - چنانچہ بلریون کی طرح سپاہ ابراہیم شاہ کو وہ کہانے لگے - اور یہ صورت رمہ یکجا ہوکر آپکو بچانے لگے - اسی کشمکش مین ابراہیم شاہ لقمہ دہان گرگ اجل ہوا - اوسکے مرتے ہی لشکر اوسکا چلدیا - یعنی سپاہ ہندی فرار ہوئی - فتح وظفر بابر شاہ کی مددگار ہوئی - سنہ ۹۳۲ ہجری مین یہ ہنگامہ وقوع مین آیا - اور سلطنت خاندان لودہیان نے فیصلہ پایا - لوائے نصرت بلند کرکے بابر شاہ دہلی مین تشریف لایا - اور اپنے قدوم سے تخت ہند کو مزیب فرمایا - بعد انتظام دہلی کے جانب آگرہ اوسنے نہضت فرمائی اور اسکو بہی جلوہ افروزی سے زینت دی - محمود خان ولد سلطان شاہ لودہی کو جو ابراہیم شاہ کا بہائی تہا جوش خون کے باعث رنج جانکاہ ہوا - بران وہ درپئے انتقام ابراہیم شاہ ہوکر رئیسان ہند سے استمداد خواہ ہوا - اوس زمانہ مین رانا سانگا

ولد رائے مل چتور مین برسر حکومت تہا - اور تمامی راجگان ہندوستان مین ذیم‌ہمت وصاحبِ صولت تہا - اوس زمانہ مین جو رئیسان اجمیر و رنتہنبور و سانبر و ناگپور و چندیری - وڈہونڈار تہے - وہ سب اوسیکے زیر دست و فرمانبردار تہے - چنانچہ سانگانیر اسی رانا سانگا کا بسایا ہے - اور قلعہ رنتہنبور بہی اوسیکا بنایا ہے - ہندوستان مین اوسکی نام آوریکا شور تہا - ہر زور آور اوسکے سامنے کمزور تہا - یہ دردرسیدہ یعنی محمود خان بیماری رنج مین جیتا تہا نہ مرتا تہا - گہر گہر درمان اپنے درد کا ڈہونڈتا پہرتا تہا - آخر اوس نے رانا سانگا سے بہی جا سوال کیا - اور مفصل گذارش اپنا عرض حال کیا - رانا مذکور کہ سرمست تکبر و غرور تہا - اور دماغ اوسکا دود نخوت سے ماموُر تہا - پشت پناہی محمود خان کو حامی کار ہوا - اور خم ٹہونک کر بابرشاہ سے لڑنیکو طیار ہوا - اور تمامی راجگان کو اوسنے طلب کیا - جب وہ حاضر آئے اپنا اظہار مطلب کیا - وہ سب اوسکے فرمانبردار تہے - اور حکم کے امیدوار تہے ہر ایک راجہ بلا عذر امداد دہ ہوا - کئی لاکہہ آدمی کی جمعیت اکہٹی کرکے رانا سانگا راہی اگرہ ہوا - حسن خان خانزادہ بہی اپنے بہائی خالہ زاد ابراہیم شاہ کے غم مین اندہنا تہا - اور دامان صبر اوسکا تا بگریبان چاک تہا - فوج کشی رانا سانگا کی جو اوسنے خبر پائی - گویا مراد اوسکے دلکی برائی - دس ہزار سوار اوسنے اس لڑائی کو تیار کیا - اور بابرشاہ سے مصمم عزم پیکار کیا - اور پوشیدہ نرہے کہ حسن خان فقرا سے بہت عقیدت رکہتا تہا - اور سید جلال صاحب بہادرپوری سے بیعت رکہتا تہا - بران خدمت پیر مین وہ حاضر باُمید حصول اجازت ہوا - اور پیشکش مریدانہ پیش کرکے مستدعی دعاء نصرت ہوا - سید جلال صاحب مرد باکمال تہے اور از سر ستبہ کے واقف حال تہے یہ سنکر فرمانے لگے - اور حسن خان کو سمجہانے



لگے - کہ زنہار الف زنہار اوسطرف کا قصد نکرنا - اور ہرگز ہرگز اس راہ پرخطر مین قدم نہ دہرنا - ورنہ پشیمان ہوگا - اور خوف جان ہوگا - کیونکہ پادشاہ قوی بخت اور دیندار ہے - اوسپر فتحیاب ہونا دشوار ہے - لیکن مشیت ایزدی کب ٹلتی ہے - اوسمین کسیکی پیری کب چلتی ہے - حسن خان نے نافرمانی پیر گوارا کی - مگر فسخ عزیمت روا نکہی اور بہادرپور سے واپس آکر طرف رانا سانگا کی باگ شبدیز ہمت پہرالی - اور ہمرکاب رانا ہوکر آگرہ پر چڑہائی کی - ادہر بابرشاہ نے بہی قصد یورش اس حجم غفیر کا گوش زد فرمایا - لیکن شیر نر کیطرح وہ کثرت اوس لشکر روباہ خصال کو خیال مین نہ لایا - اور توکلت علے اللہ فوج ہمراہی سے کہ بارہ ہزار سوار تہے اونکے مقابلہ کو روانہ ہوا اور کوچ بکوچ وارد شہر بیانہ ہوا - لین ڈوری افواج شاہی کی وہان سے آگے کو جاتی تہی - اور اودہر سے فوج رانا سانگا بہی آتی تہی - اثناء راہ مین دونون کا مہرہ جا ملا - اور باہم خوب ہتیار چلا - یہہ تہوڑے تہے وہ بکثرت - اونکی فتح ہوئی انکی شکست - یعنی گروہ مقدمۃ الجیش بابرشاہ کام مین آیا - کوئی اونمین سے پہرکر نہ سوے خیام آیا - اس افسانہ ہوش رُبا سے فوج بابرشاہ مین زلزلہ پڑگیا - اور خوف اعدا لشکریان بابری کے دلمین جگہہ پکڑ گیا - بابرشاہ اپنے لشکر کو ہراسان دیکہکر گہبرایا - اور یہ دعا باتضرع و زاری زبان پر لایا - کہ خداوندا اپنی رحمت عمیم سے نصرت رب مجہے عطا کر - میرے اعمالون کو نہ دیکہہ عفو خطا کر - اور شراب‌خواری سے اوسیوقت توبہ نصوحا کی - اور پیالیان طلائی مے خوریکی توڑکر نذر فقرا کی - جو کہ بیکسونکو رحمت باری کا بڑا سہارا ہے - اور عجز عاجزونکا اوسکی درگاہ مین پیارا ہے تیر دعا بابرشاہ ذریعہ پرہائے عاجزی کے ایسا اوڑا - کہ ٹہیک ہدف اجابت پر بیٹہا -

اور پیکان فروتنی سے تو دہ قبولیت مین گہر اپنا کر بیٹہا - جب بابرشاہ نے مناجات سے فراغ پایا - سرداران لشکر کو بلایا - اور اول اونکو دبدبہ جلالت دکھلایا - بعدش دلداری کی - اور یہ ہدایت فرمائی - کہ کثرت اعداسے کیون خوف کہاتے ہو - کیا کبھی مروگے نہین کہ مرنے سی جی چہپاتے ہو - واذا جاء اجلہم پر کیا تمکو ایمان نہین دیا آنکہ تم لوگ مسلمان نہین - مرنے سے ڈرتے ہو - اور غزا سے حذر کرتے ہو - اگر پاس جان تہا تو گہر سے کیون آئے تہے - کیا سر فروشی کے واسطے ہم تمکو نہین لائے تہے - اب اگر پانو پیچہے ہٹاؤگے - تو یہ تبلاؤ کہ پہر کر کہان جاؤگے - اور موت سے کیونکر بچوگے - کیا عمر کا پٹہ لکہا لائے ہو کبہی نہ مروگے - پس اے دلیرو دلیر رہو - بزدل نہو شیر رہو - نام آوری کا کام کرو - اور روشن اپنا چراغ نام کرو - سرداران نے عرض کیا کہ ہم فرمانبردار ہین - اور سر دہی اور نثار ہونیکو طیار ہین - ہرگز نہوگا کہ قدم ہٹائین - یا بہاگ جائین - اور دربار سے آکر اونہون نے اہل لشکر کو بہت کچہہ لعنت ملامت کی - اور حسب الارشاد بادشاہ کے ہدایت کی باستماع اسکے شجاعونکے دلمین جوش آیا - اور نشہ تہوری اونکی آنکہون مین چہایا - شیر کیطرح ہر ایک کا تیور بدل گیا - اور خوف ہراس چون روباہ گریز کر گیا - اور ایسی خوشی جنگ ہوئی - کہ زرہ جسم مبارزون مین تنگ ہوئی - جوشن بازون مین نہ آتے تہے - نہ دستانون مین ہاتہہ سماتے تہے - باہم فوج نے عہد کیا کہ جان دینگے - پر میدان سے نہ پہرینگے - چنانچہ ایکدل ہوکر شاغل درستی آلات حرب ہوئے - اور لڑنے مرنیکو طیار باصد طرب ہوئے

## بیت

سحر گہ کہ آمد بہ نیک اختری — گل سرخ بر طاق نیلوفری



یعنی جب ترک روز نے علم شعاع بلند کیا - اور پرچم نورانی ضیا کو جلوہ دیا - دونو لشکرون مین کوس حربی بجا - اور نائے رزمی سے شور یوم ینفخ فی الصور اوٹہا - افواج طرفین میدان کارزار مین آئی - سردارون نے صف لشکر ترتیب وار جمائی - دلیرونکے دل شیر ہوئے - دشمن کا لہو پینیکو دلیر ہوئے کوئی بیڑہ تلوار کہولنے لگا کوئی ہاتہہ مین نیزہ کو تولنے لگا - کسی نے چلہ کمان چڑہایا - اور لب سوفار کوزہ سے ملایا - چنانچہ دشت نبرد مین کمانون کا بادل چہایا - اور تیر اندازان نے پیکان آبدار کا مینہہ برسایا

## رباعی

زمنقار پولا دیران خدنگ — گرہ بستہ خون در دل خارہ سنگ

کمان کرشا ابرو بہ مژگان تیر — زپستان جوشن برآورد شیر

جب تیر و تفنگ سے یکسوئی حاصل نہ ہوئی - نوبت جنگ مغلوبہ کی پہونچی - غازیان اسلام نے لشکر ہندی کو آب شمشیر سے شربت مرگ کا مزا چکہایا - اور ایک ہی دم مین دریائے خون بہا دیا - راجپوتان رستم توان بہی حربہ آوری مین پل گئے - اودہر دو لشکر چون شیر و شکر مل گئے - چق و چاق تیغون کی صدا آسمان تک جاتی تہی - ترک فلک سے آواز تحسین و آفرین آتی تہی

## ابیات

چو لشکر بہ لشکر درآمیختند — قیامت ز گیتی برانگیختند

ز شمشیر برگشتہ جائے نبود — کہ در غار او اژدہائے نبود

دران مسلخ آدمی زادگان — زمین گشتہ کوہ از بس افتادگان

ز بس خون کہ گرد آمد اندر مغاک — چو گوگرد سرخ آتشین گشت خاک

ہرچند سپاہ رانا سانگا نے مردانگی دکہلائی - لیکن مبارزان بابرشاہ کے آگے وہ

کچھہ کام نہ آئی۔ لشکر بابری نے اونکے چھکے چھڑا دیئے۔ اور ایسا مارا کہ ہوش اڑا دیئے
آخرکار پانو اونکے نہ جمے۔ اور ایسے بھاگے کہ پھر نہ تھمے۔ حسن خان رئیس الور گولی
کا نشانہ ہوا۔ نافرمانی مرشد اوسکی موت کا بہانہ ہوا۔ اور نہ اوسکو گور ملی نہ میسر کفن
ہوا گوشت اوسکا طعمہ زاغ زغن ہوا۔ بتائید آسمانی یہہ فتح پاکر بابرشاہ سجدہ مین آیا
اور شکرانہ مرحمت خداوند تعالی بجا لایا۔ غازیون کو مال غنیمت بیشمار ملا۔ نقد اور جنس
کا ایک ایک کو انبار ملا۔ فتح و نصرت پاکر بابرشاہ میوات کو تشریف لایا۔ اور ناہر خان ابن
حسنخان کو طلب فرمایا وہ بے تامل حاضر حضور بادشاہ ہوا اور تقصیرات کا عفو خواہ ہوا۔ بادشاہ نے
بہ ترحم شاہانہ دامن آرزو اوسکا گوہر مراد سے بھر دیا۔ اور پرورش کیواسطے کچھہ وظیفہ
بھی مقرر کردیا۔ بعدہٗ کوہ جھر پر تشریف ارزانی کی کہ تعمیر حوض پختہ سے اپنے نام کی
نشانی کی۔ لیکن اب وہ چون خزانہ ناپدید ہے۔ ہان فوارہ نام اوسکا قائم بگفت و شنید ہے
اور ملک میوات کو بابرشاہ نے داخل خالصہ کیا۔ اور منشور اوسکی حکومت کا چین تیمور
سلطان کے نام لکھدیا۔ مؤلف تاریخ ہند اسمین بر سر اختلاف ہے۔ اوسکی تحریر سے
ملنا میوات کا شاہزادہ عسکری کو صاف صاف ہے۔ لیکن بروئے صحت اوسکے
قول کا کچھہ پتہ نہین چلتا۔ اور صبا تحقیق سے غنچہ تصدیق اوسکا نہین کھلتا۔
پس کیونکر کہا جاے کہ اوسکی تحریر درست ہے۔ ہان روایت مسطور الصدر ریختہ کلک
مؤلف چست ہے۔ بلکہ حکایت چین تیمور سلطان کا اثبات تاریخ فرشتہ سے پیدا۔
اور بھی صداقت اوسکی بیاض مرزا کابلی الوری سے ہویدا۔ پس صحیح یہی ہے
کہ بابرشاہ نے حکومت میوات چین تیمور سلطان کو مرحمت کی۔ اور خود طرف
دار السلطنت دہلی کے مراجعت کی۔ چنانچہ چین تیمور سلطان الور مین اقامت پذیر ہوا



اور خطہ میوات فرمانبردار اوسکا ناگزیر ہوا۔ پھر تو خانزادہ حکومت کو ترستے رہے۔ اور
رعایا وار الور مین بستے رہے۔ اور چوبرجہ سوم کابل خورد بالائے آبادی الور فراز
کوہ پر تعمیر صورت پایا ہوا ہے۔ اسی چین تیمور سلطان کا بنوایا ہوا ہے۔ کہ واسطے اپنے
فرزند دلبند تغلق تیمور خان کے وہ اوسنے بنایا تھا۔ ۹۳۵ ہجری مین اوسنے جلوہ تعمیر
پایا تھا۔ ۹۳۷ ہجری مین عنقا روح بابرشاہ نے عالم بالا کو بلند پروازی کی۔ اور ہمائے
اوج بختیاری ہمایون شاہ نے تخت طاؤسی پر جلوہ افروزی کی۔ چین تیمور سلطان
نے کچھہ بھی چین نہ پایا۔ کہ زمانہ نے حسب عادت بازگشت پلٹا کھایا۔ ملک میوات مرزا ہندال
کو مرحمت ہوا۔ چین تیمور یہان سے رخصت ہوا۔ مرزا ہندال نے الور مین اکثر بہت
عمارت بنائی۔ کہ ذریعہ اوسکے اس شہر نے کمال رونق پائی۔ چنانچہ جس جگہہ فی الحال
مہاراجہ صاحب کا رسوئی خانہ ہے۔ وہ مرزا ہندال کا محل زنانہ ہے۔ کچھہ کچھہ
مکانات اوسکے ابتک برقرار۔ اور وہ اوسکی نمودار کیو یادگار۔ کسی مین سرانجام متعلقہ
رسوئی ہے کوئی خالی پڑا ہے۔ اور صدر دروازہ مین اوس محل کے اندر بیوان
کھڑا ہے۔ یہ دروازہ بطور چھتہ کے تین درجہ کا بنا ہے۔ اور ہر درجہ اوسکا بہت وسیع
و خوشنما ہے۔ بیچ کے درجہ مین دھنے بائین دو سہ دری ہین۔ اور وہ دونو رنگ
خوبصورتی سے بھری ہین۔ اور حفاظت شہر کو شہر پناہ خام اور دروازہ ہائے پختہ
بنائے تا ہر ایک باشندہ چین و آرام پائے۔ اور دروازہ ہائے شہر کے نام۔ ذیل مین
زیب ارقام۔ حضوری دروازہ۔ دہلی دروازہ۔ لال دروازہ۔ مالا کھیڑہ دروازہ
لادیہ دروازہ۔ حضوری دروازہ جو در دولت کے حضور ہے۔ اسلئے ساتھہ اوس
نام کے مشہور ہے۔ اور دہلی دروازہ دہلی کی طرف ہے۔ اسوجہہ ساتھہ اوس نام

اوسکو شرف ہے ۔اور لال دروازہ جو قریب درگاہ لال میان ہے، ۔اِس باعث موسوم باین نشان ہے ۔اور مالاکہیڑہ دروازہ ولادہیہ دروازہ باسم دیہات نامزد یعنی اسمائے مالاکہیڑہ ولادہیہ سے جو دیہات ہین نام ہا اونکے اخذ ۔اور گرد قلعہ الور کے گرداگرد پہاڑ حلقہ لگا رہا ہے ۔ اور اوسکے اوپر سے حصن حصین ہر طرفکی زد مین آرہا ہے ۔بران حفاظت قلعہ کو اوس پہار متصلہ حلقہ زن پر چہہ چوبرجہ مفصلہ ذیل علاوہ کابل خورد کے چارسو قایم کئے ۔اور ذریعہ اونکے طریق اندیشہ زد قلعہ کے مستحکم کئے ۔ ماڑ گہاٹہ ۔ ڈہولی دوب ۔ اڈاپاڑہ ۔ بنسالی ۔ جنبوسانہ چھٹنکی ۔اور جو حویلی نام سے دیوان گوردہن کے شہرت پذیر ہے ۔ وہ بہی معہ دروازہ کلان ملحقہ اوسی عہد کے تعمیر ہے اور جس جگہہ دروازہ محل کے آگے اب کچہریات ہین سابق وہان بہی عمارات سلطانی تہی ۔بعض بعض کا قول ہے کہ میرزا ہندال کی وہ ڈیوڑہی زنانی تہی ۔جب میجر اپنے صاحب بہادر نے اِس کچہری کو بنوایا ۔ تو وقت کہودے جانے بنیاد کے ایک تہہ خانہ نکل آیا ۔ اوسمین سے کچہہ زیور بہی مزدورن نے پایا ۔لیکن وہ سرکار مین لیا گیا ۔ اونکے ہاتہہ کچہہ نہ آیا ۔ اور عہد مرزا ہندال مین محمد امین خان فوجدار مقرر تہا ۔ اور محلہ ڈکہیوری مین اوسکا گہر تہا ۔مسجد واقع محلہ ڈکہیوری اوسیکی تعمیر ہے ۔تاریخ بنا مسجد تحت مین تحریر ہے

تاریخ مسجد ڈکہیوری

| | |
|---|---|
| زمان حکومت بہ ہندال مرزا<br>کہ بیت خدا را بنا کرد مولے<br>زنہ صد فزون بود سی پنج تاریخ | در ایام دولت ہمایون غازی<br>محمد امین خدا ز دست راضی<br>ز قاسم محمد شد این کارسازی |



اور جس پارہ کوہ پر کابل خورد واقع ہے ۔اوسکے نیچے اوس زمانہ مین ہ سید رہتے تہے اور عوام الناس اوسکو محلہ دوداشہید کہتے تہے ۔کیونکہ دودا شہید کی وہان درگاہ ہے اور وہ زیارت سراہ ہے ۔ جب سے چیلہ سرکاری اوس محلہ مین آباد ۔ مزار دودا شہید کی بیخ باقی نہ بنیاد ۔ بنائے عمارت عالی سے مرزا ہندال نے جہا اپنا نام کیا تہا اور صدہا برس کی بود وباش کا اوسنے انتظام کیا تہا ۔مگر کجرفتاری سے آسمان نے ایسی گردش کہائی ۔ کہ ایک دم مین مرزائی اوسکی خاک مین ملائی ۔تفصیل اِس اجمال کی یہہ کہ جب ۹۴۷ھ ہجری مین ہمایون شاہ شکست کہا کر بہاگا ۔ اور شیر شاہ سور کا بخت خفتہ جاگا میرزا ہندال بہی سب چہوڑ کر چلدیا ۔ توقف ایک ساعت کا بہی اوسنے نہ کیا ۔ اور پہر مدت العمر اوسکو پہر آنا نصیب نہوا ۔ اِسی تمنا وحسرت مین وآخرکار وہ موا

## بیان سلطنت افغانان سور بیاوری رب ہو

شیر شاہ کا حال تو اریخو نسے آشکار ہے ۔ پہر لکہنا اوسکا محض بیکار ہے ۔ قصہ مختصر ہمایون شاہ پر فتح پا کر ۹۴۷ھ ہجری مین شیر شاہ تخت نشین ہوا ۔تمامی ملک ہندوستان جنت نشان اوسکے زیر نگین ہوا ۔حصول بادشاہی پر اوسنے براہ دانائی ۔ اول ہی سے انتظام ملک کی تدبیر فرمائی ۔ کہ ہر جگہہ مناسب مین ایک حاکم مقرر کیا ۔ چنانچہ حکومت میوات کا فرمان خواص خان کو دیا ۔ خواص خان قوم کا افغان تہا ۔ اور شیر شاہ اوسپر نہایت مہربان تہا ۔بحصول خلعت حکومت میوات خواص خان الور مین آیا ۔ اوسکی رائے صائب سے نظم ونسق ملک نے باحسن الوجوہ انتظام پایا ۔ بندوبست مال و فوجداری کو اوسنے وہ رونق دی ۔ کہ اوسوقت کے

دیکھی تھی نہ سنی، سچ ہے جیسا پادشاہ - ویسی اوسکی سپاہ - جو سر آرائے ظلم شعار ہوتا ہے - ہر خدمت گار بھی اوسکا جفا کار ہوتا ہے سعدی

به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد | زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ

اور جو تاجدار انصاف پرور ہوتا ہے - منصف بدل وجان اوسکا ہر نوکر ہوتا ہے چنانچہ شیر شاہ نے زندگی بھر عدالت گستری کی - لہذا خواص خان نے بھی رعیت پروری کی - سنہ ۹۵۲ ہجری مین مرغ روح شیر شاہ نے قفس عنصری سے پرواز بسوئے عالم بالا کی - بعد اوسکے اسلام خان عرف سلیم شاہ نے اریکہ سلطنت کو زینت بخشی - اوسنے بھی خواص خان سے کچھہ خصومت نہ کی - اور اپنے بڑے بھائی عادل کو شہر بیانہ کی حکومت دی - دوران حکومت خواص خان مین فتح جنگ خان نے اس دار ناپائیدار سے عزم روضہ رضوان کیا - اوسکے پس ماندگان نے تعمیر مقبرہ عالی سے ظاہر اوسکا عظم شان کیا - ہنوز وہ عمارت بدستور ہے - اور آبادی الور سے جانب مشرق تھوڑی دور ہے - سنگ تاریخ جو اوسکے ایک کونہ مین نصب ہے - خط ہندی مین بجنسہ تحریر یہ مطلب ہے - سمت ۱۶۰۰ سنہ ۹۵۵ فتح جنگ خان نے وفات پائی - تاریخ ۲۷ ماہ ربیع الآخر گنبد نیو دینی - تاریخ ۳۰ لکھت تیجا - واضح ہو کہ اس تاریخ مین جو سن تحریر ہے وہ ہجری ہے - اور سمت ہندی بکرمی ہے - اور یہہ گنبد بہت مرتفع اور عالیشان ہے - جابجا اسپر تحریر آیات قران ہے - اندر سے گنبد کی زیبائی صلی علیٰ - اور باہر غلام گردش کی رفعت کا کیا کہنا - اور جو اوسکی تین منزل زیر و زبر ہین - وہ ایک سے ایک بہتر و برتر ہین - گرد گنبد کے احاطہ وسیع جسمین تین دروازہ نہایت رفیع ہے اور ایک طرف مسجد بہت بڑی ہے - لیکن مدت سے



وہ ویران پڑی ہے - عوام کہتے ہین کہ فتح جنگ خان افغان تھا - اور خانزادونکا مقولہ کہ منجملہ خانزادگان تھا - لیکن یہ روایات بے اصل کبھی تاریخ سے قابل اطمینان نہین - اور نسب نامہ خانزادگان مین بھی کہین اوسکا بیان نہین - اور شہر کے جنوب کا غذیونکے محلہ مین اور ایک گنبد ہے - وہ شیر شاہ کے عہد کا تعمیر - اور خانخانان کے نام سے زبان زد صغیر و کبیر - مگر حال خانخانان بھی دریافت نہین ہوا کہ کون تھا - اب یہ حقیقت بھی قابل گفت و شنید ہے - اور بچشم عبرت لایق دید ہے - کہ عادل خان کو حکومت بیانہ پر بھی صبر نہ آیا - اور دامن ہوس اوسنے اپنا آرزوئے سلطنت کو پھیلایا - اعنی حصول سلطنت سلیم شاہ پر وہ حسد سے مرنے لگا - اور فکر بادشاہت بخواہش نفس امارہ کرنے لگا شعر

بھاگ ان بردہ فروشون سے کہان کے بھائی | بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

یہ خبر رفتہ رفتہ بادشاہ کو بھی جالگی - یہ سنتے ہی سلیم شاہ کے آگ غصہ کی سر سے تا پا لگی - اوسنے غازی خواجہ سرا کو جولان طلائی دیکر بیانہ بھیجا - اور حکم دیا کہ عادل خان کو قید کر لے - غازی حسب الحکم بیانہ پہونچا - لیکن عادل خان پر اوسکا بس نہ چلا عادل خان نے خوف سے فرار ہوکر الور کی راہ لی - اور پاس خواص خان کے آکر پناہ لی - خواص خان کوتہ اندیشی سے اوسکا یار ہوا - اور جان و مال سے مددگار ہوا - غازی خواجہ سرا نے بھی بیانہ چھوڑا - اور متعاقب عادل خان کے دوڑا - خواص خان نے غازی خواجہ سرا کو قید کر کے تکلیف کمال دی - اور جولان طلا اوس سے لیکر اوسکے پانون ڈالدی - اور نمک حرامی پر اسقدر خواص خان کا دل بڑھ گیا - کہ باتفاق عیسی خان نیازی وہ آگرہ پر چڑھ گیا - سلیم شاہ نے جو اوسکا

باغی ہوکر آنا سنا - اپنی غفلت پر نہایت سرد ہنا - اور سمجھا بخت تھے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خویش باید زد - آخر بادشاہان اولوالعزم کیطرح لڑنیکا عزم کیا - اور حکم تیاری سامان رزم دیا شعر

| بفرمود تا رخش را زین کنند | دم اندر دم نائے زرین کنند |
|---|---|

سنتے ہی کارپردازان چابکدست نے سامان جنگ مہیا کیا - اور واسطے مقابلہ آرائی کے تہیا کیا - اوسی شب عساکر نصرت مآثر باہر آکر مقابل حریفین خیمہ زن ہوا - اور سلیم شاہ بہ نفس نفیس تدبیر لڑائی مین مصروف ہمہ تن ہوا - جب سیاہ انجم نے کوچ کو بستر شب وہ تہایا - اور شاہ خاور خیمہ مشرق سے باہر آیا - دونون لشکر ہتیارون مین جڑے ہوئے - ترتیب وار صف باندہکر کہڑے ہوئے - طبل جنگی بجتے ہی آتش ستیز جلنے لگی - یعنی دونون طرف سے بندوق چلنے لگی - ضیاء سے برق کی بجلی کی چمک دکہاتی تہی - صداے تفنگ کڑک رعد سناتی تہی - دہوئین کے بادل چھائے - گولیونکے اولے برسائے - پھر جو نوبت تلوار آئی - چمن کارزار مین گویا فصل بہار آئی - گلہائے زخم سے وہ جنگل لالہ زار ہوا - ہر نخل قامت کو کثرت جراحت سے ثمر بار ہوا - یہہ دیکہتے دیکہتے ہوا ایسی تبدیل ہوئی - کہ دست غارتگری خزان سے پایمال نخیل ہوئی - اعضاے اہل وغا صورت برگ رسیدہ جہڑنے لگے - سر بار ہوکر ٹوٹ ٹوٹ پڑنے لگے - دکان گل فروش دشت کارزار ہوا - نعشون کے ڈہیر ہوگئے کشتونکا انبار ہوا - ناگاہ بتائید یزدان نسیم فتح نے دامان سلیم شاہ کو بوسہ دیا - اور صرصر شکست نے گل مراد خواص خان کو پریشان کیا - شکست کہاکر عادل خان نے پٹنہ کی راہ لی - اور خواص خان وعیسی خان نے عزم غالہ کو شراب بعزم میوات پی



سلیم شاہ اونکی تادیب کو مثل سایہ ساتھ آیا - اور فیروزپور جہرکہ پر اونکو آدبایا - سچ ہے مرتا کیا نہ کرتا سعدی

| نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود | بر آرد بچنگال چشم پلنگ |
|---|---|

چونکہ وہ گھر گئے - مجبور مقابلہ کو پہر گئے - اور جان سے ہاتہہ دہو کر بادشاہ پر ٹوٹ پڑے بجنون اونکے ہتیار ہاتہہ فوج شاہی سے چہوٹ پڑے - سلیم شاہ نے پیچھا دیکھا نہ اگا مرغ تیتی کیطرح نوک دم بہاگا - اس شکست کے غم سے وہ آہ سرد بہرنے لگا - اور اپنی ناتجربہ کاری پر افسوس کرنے لگا - لیکن پہر جمعیت بہم پہونچا کر سلیم شاہ اونپر چڑہ آیا اور جسطرح خود بہاگا تہا اوسیطرح اونکو مار بہگایا خواص خان وعیسی خان کو پہر یارائی ستیز نہوا - اور ایسے پست ہمت ہوئے کہ کچہہ چارہ بجز گریز نہوا - سلیم شاہ مظفر و منصور آگرہ کو تشریف لایا - اور حاجی خان اپنے غلام کو بجائے خواص خان حاکم میوات مقرر فرمایا اور قاضی چاندہ کو قلعہ داری قلعہ الور پر سرفراز کیا - اور محمد فخر الدین کو عہدہ قضا پر ممتاز فرمایا - اور جو وقت ملاحظہ قلعہ الور سلیم شاہ کے بہت پسند آیا - یہان اوسنے حکم تیاری مسجد و ساگر کا اندر قلعہ کے صادر فرمایا - اوس زمانہ مین کمالات صوری و معنوی مولانا شیخ مبارک کی الور مین دہوم تہی - ہندو اور مسلمانون مین کرامات اونکی علی العموم تہی - سلیم شاہ کے دلمین اونکی ولایت کا عقیدہ آیا - اور سب سے زیادہ وہ اونپر اعتقاد لایا - حتی کہ روزانہ خدمت شیخ مین جاتا تہا - اور آپکے قدمون مین سر جہکاتا تہا - کئی بار جوتا آپکا بادشاہ نے خود صاف کیا - اور غلامون کی طرح بے تکلف کام خدمتگاری کیا باتباع شاہ کل قاطنہ ہی شیخ مبارک کے مرید ہوئے - اور مثل درم ناخریدہ اونکے غلام ہوئے - کہ شیخ صاحب کا حکم اوس قوم کو بمنزلہ آیت قرآن تہا - اس مرتبہ

مطیع اوسکا ہر ایک پٹھان تھا۔ چنانچہ ایکمرتبہ جو افغان اپنی جہالت پر آئے۔ حضرت
سلیم چشتی کو فتحپور سے رنتھنبور پکڑ لائے۔ یہ سنکر شیخ مبارک رنتھنبور کو تشریف فرما ہوئے۔ سپاہی
اور سپاہی حضرت سلیم چشتی مین بر سر التجا ہوئے۔ پٹھانون نے تعمیل حکم شیخ مبارک
مین کچھ عذر نہ کیا۔ اور اوسیوقت شیخ سلیم چشتی کو رہا کر دیا۔ آمدم بر سر مطلب کہ قاضی
چاند نے حسب الحکم سلیم شاہ کے تعمیر عمارت قلعہ مین دل لگایا۔ اور اوس کار خیر کو چند عرصہ
مین اختتام کو پہنچایا۔ واضح ہو کہ پار کوہ قلعہ کے بیچ مین ایک کھو مستطیل ہے۔ بشرقاً
وغرباً دو عریض ہے اور جنوباً و شمالاً طویل ہے۔ اوسمین تالاب جو باسم سلیم ساگر مشہور ہے
تعمیر کرایا۔ اور سنگ تاریخ جو اشعار مندرجہ ذیل سے مزین ہے اوسپر نصب کرایا۔

## تاریخ سلیم ساگر

| | |
|---|---|
| شاہ میخواست تا کند جوئے | در ولایت کہ ہمسر کجا باشد |
| جائے خوب و ہوائے دلکش دہر | عندلیبان پر نوا باشد |
| این بجائے چنانکہ خواست ولیس | کرد فرما کہ زود تا باشد |
| حکم شد چون بجا صگان رسید | خواست ہر یک کہ ہمچنان باشد |
| حاکم قلعہ الور بر بود | چاند قاضی کزین صفا باشد |
| ساختہ کوثرے میان دکوہ | کہ گزو شکل در جہان باشد |
| شد باہتمام سی شاہ اسلام | شاہ را در جہان بقا باشد |
| بعد ہجرت نہ صد و پنجاہ | ہشت افزون سالہا باشد |
| ہر کہ خواندش سوے سبیل اللہ | چاند خواہان از دعا باشد |



اور سلیم ساگر کے غرب مین کچھ فاصلہ پر ایک مسجد بہت مکلف تیار کرائی۔ اوس سے
برنگے فراز کوہ پر ایک بارہ دری بنوائی۔ اور سلیم ساگر کے شمال مین دو باؤری بہی بیکوقت
کی تعمیر۔ ایک آنب والی مشہور دوسری بیچ کی شہرت پذیر۔ اور شہر مین بمحلہ بساطیان
اوسی عہد کی ایک مسجد قاضی فخر الدین کی بنائی ہے۔ تاریخ اوسکی بخط النسخ جو کندہ پیش
طاق ہے پڑھنے مین نہین آئی ہے۔ اور حاجی خان دام زلف ایک کنیز مین
اسیر تھا۔ اور سوداے محبت اوسکا پا تنگ و دامنگیر تھا۔ کہ بغیر اوس مہ پارہ کے
ایکدم نہ گذرتا تھا۔ اور اوسکی جدائی ہرگز گوارا نہ کرتا تھا۔ کہتے ہین کہ وہ عورت بہی
بے نظیر تھی۔ مرقع حسن و خوبی کی ایک تصویر تھی۔ سراپا اوسکا از سرتا پا ہیلا تھا
ہر عضو بدن سانچے مین ڈہلا تھا

### ابیات

| | |
|---|---|
| نگنجد در بیان وصف جمالش | کنم طبع آزمائی با خیالش |
| ز سر تا پا فرو دآیم چو موئیش | شوم روشن ضمیر از عکس رویش |

اور نام اوسکا رنگ بائی تھا۔ اور گل حمرے رنگین رنگ رعنائی تھا۔ اور اوسکے واسطے
دہلی دروازہ حاجی خان نے ایک محل عالیشان بنایا تھا۔ اور آرائش سے رشک
ارم اوسکو کر دکھلایا تھا۔ اور وہ منزل عالیشان باسم رنگ محل موسوم تھی۔ اکثر اہل
عالم مین اوسکی تزئین کی دہوم تھی۔ ایسی ہی وہ حور نژاد۔ ویسا ہی وہ مکان مینو سواد
سامان عیش حاجی خان نرالا تھا۔ اور نشہ شراب عشرت دو بالا تھا

### حافظ

| | |
|---|---|
| آمرزش نقد است کسی را کہ در ینجا | یار یست چو حورے و سرا چو بہشتی |

آخر خیاب وہ مکان اپنی صورت اصلی پر نہین رہا تاہم اوسی نام سے شہرت پذیر۔
اور یادگار اوس رشک پری سے کشمیر نظیر۔ حاجی خان عہد سلیم شاہ مین مدت مدید

حکومت میوات پر ممتاز رہا - اور بعد سلیم شاہ بھی سلطنت محمد شاہ عدلی مین اوس عہدہ
پر سرفراز رہا - الور مین اکثر عمارت اوسکی بنائی ہے - آبادی اس شہر نے اوس سے
خوب ترقی پائی ہے ۔

## معاودت ہمایون شاہ با فتح و ظفر و دادگستری محمد اکبر

جب سلیم شاہ کا روضۂ دار البقا آرامگاہ ہوا - محمد شاہ خسر پورہ اوسکا عرف عدلی ہے -
سلیم شاہ اپنے بھانجہ کو واسطے بادشاہت کے قتل کرکے پادشاہ ہوا - عدلی عقل
سے بہرہ اندوز نہ تھا - اور چراغ دانش اوسکا چہرہ افروز نہ تھا - امور سلطنت سے بالکل
وہ غافل - اور بادہ پرستی اور عیاشی کا شاغل ہوا - لوگون نے بے عدلی اوسکی
دیکھکر لقب عدلی دور کیا - اور نام اوسکا اندہلی مشہور کیا - ہیمون ڈہوسر سکنہ ریواڑی
عدلی کا مدار المہام تھا - نظم و نسق مملکت پر اوسی کا اہتمام تھا - دیگر سب ملازم
پادشاہ سے بیدل تھے - اور رعایا کے بھی اکثر آدمی اونکے شامل تھے ۔

ہمایون شاہ کو ایسے ہی وقت کا انتظار تھا - اور شبانہ روز جویاے اخبار تھا -
بدریافت اس حال کے ہمایون شاہ پندرہ ہزار سوار سے چڑہ آیا - عدلی کو جب خبر
ہوئی کہ لاہور سے بھی آگے بڑہ آیا - عدلی نے بہ ہزار خرابی آپکو سنبھالا - اور سامان
لڑائی مہیا کرکے دہلی سے پانو باہر نکالا - ہمایون شاہ ملک الموت کیطرح اوسکے
سر پر آپہونچا - اور عدلی بھی بحکم قضا و بان اجل ہی جا پہونچا - مقابلہ ہوتے ہی
عدلی گرفتار پنجہ موت ہوا - اور سب اسلطبہ دلی فوت ہوا - جب دفتر اوسکا تقضاے
بیرم نے جان سے اوٹھایا - ہمایونی اقبال نے ہمایون شاہ کو تخت سلطنت کی



پر بٹھایا - مگر یہ دیر ناپایدار مثل حباب ہے - اور ثبات اسکا نقش بر آب - خواہ فقیر ہو
خواہ امیر - سفر موت سبکو ناگزیر - ہمایون شاہ نے بعد تکلیف کچھہ بھی راحت نہ پائی
اسمرتبہ چہہ مہینے حکمرانی کے بعد پش رحلت پائی - ہر چند کہ اکبر شاہ اوسوقت تیرہ برس
چار ماہ کا تھا - لیکن وہی خلف الرشید ہمایون شاہ کا تھا سنہ ۹۶۳ ہجری مین باپ کی
جگہہ سریرآرا ہوا - اور بیرم خان معتمد علیہ ہمایون شاہ متکفل مہمات اوسکا ہوا -
محمد اکبر شاہ کو ابتداے طفولیت سے وہ عقل و فراست تھی - کہ جو شایان امور سلطنت تھی
سچ ہے - ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات - بچپن مین اپنی دانائی سے
اوسنے بوڑہونکو شرمایا - اور جوانمردی سے جوانونکا زور گھٹایا - حال اوسکا مفصل
تواریخ سے عیان ہے - اس مختصر مین اوس طول کی گنجایش کہان ہے - الحاصل
ہیمون ڈہوسر کو قتل کرکے اکبر شاہ آگرہ مین تشریف لایا - وہان کسی نے قصہ
حاجی خان و پدر ہیمون ڈہوسر کہہ سنایا - کہ حاجی خان غلام شیر شاہ دخیل کار الور کا ہے
اور دیولی ماچاڑی مین مستقیم پدر ہیمون ڈہوسر ہے - باصغاے اوسکے اکبر شاہ
نے ناصر الملک کو بلایا - اور معہ ملا پیر محمد واسطے گرفتاری پدر ہیمون نامیمون کے
تعینات فرمایا - وہ پہلے جانب الور آئے - اور حاجی خان پر چال داوگہات
بچہائے - مگر وہ گورے سے زیادہ ہوشیار تھا - نہ مفت کا شکار تھا - فوج شاہی کا
آنا جو اوسنے مسموع کیا - فوراً طرف اجمیر کے چلدیا - ناصر الملک نے بے دردسر میوات
پر قبضہ پایا - اور انتظام اوسکا بمنظوری پادشاہ تردی بیگ خان کے متعلق فرمایا -
بعدہ ناصر الملک نے دیولی ماچاڑی کو نہضت کی - اور گرفتاری پدر ہیمون کو
عزیمت کی - وقت پہونچنے فوج شاہی کے ماچاڑی مین اپنی جمعیت کو بھی پدر ہیمون نے

مقابل کیا - اور آتش جدال و قتال کو مشتعل کیا شعر

| | |
|---|---|
| چنان گرم شد آتش کارزار | کہ از نعل اسپان بر آمد شرار |

مگر ناصر الملک بعون الٰہی فتحیاب ہوا - پہر ہیمون گرفتار ہوکر پابند عذاب ہوا -
ہر چند واسطے قبول اسلام کے اوسکو سمجھایا گیا - اور حجت شرعی کو باتمام پہونچایا گیا
لیکن وہ ترک مذہب آبائی اچھا نہ جانتا تھا - پہر نصیحت کسیکی کب مانتا تھا - بولا کہ
مینے عمر اپنی کفر مین گذاری - اب مرتے وقت اوسکے چہوڑنے سے عاری -
جب اوسنے قطعی انکار کیا - ملا پیر محمد نے اوسکو گردن مار دیا - ناصر الملک نے
مژدہ اس فتح کا جو بادشاہ کو پہونچایا - محمد اکبر شاہ اوسکو گوش زد کرکے بیر مین
مین پہولا نہ سمایا - تو ردی بیگ خان نے انتظام میوات بوجہ احسن کیا - اور
تنظیم و تنسیق کامل سے اس خطہ کو رونق انگیز صورت گلشن کیا - اوس زمانہ مین
خانزادون سے جمال خان رئیس الور تھا - وہ علاول خان کا پسر اور حسن خان کا
بے مات برادر تھا - جمال خان کے دو لڑکیان صاحب جمال تہین - خوبان ہند
مین وہ دونون بے مثال تہین - اونکے حسن ملاحت کا جہان مین شور و غوغا
تہا - ہر ملیح و نمکدار سامنے اونکے پہیکا تھا - اور جہان اونکی شیرین ادائیون کا
ذکر آتا تھا - ہر شخص حلاوت سے بات کو چون نبات چباتا تھا - اور وہ میٹھی باتین
جسکے کان مین پہونچین - مانند شکر مٹھائی لذت اونکی جسم و جان مین پہونچی
خندہ خندہ اکبر شاہ نے بہی مژدہ صفات اونکا پایا - اور اوس ذائقہ خوشگوار نے
طرف اون شکر لبون کے دل چلایا - چنانچہ ایک اونمین سے عقد بادشاہ مین
آئی - اور دوسری بیرم خان مدار المہام سلطنت نے پائی - چنانچہ بیرم خان کے



دختر جمال خان سے ۹۶۴ھ ہجری مین مولود عبد الرحیم وقوع مین آیا - اکبر شاہ سے
اوسنے خطاب خانخانان کا پایا - ۹۶۵ھ ہجری مین علاقہ الور شمس الدین حسین کو
تنخواہ مین دیا گیا - اور دو برس بعد پہر شامل خالصہ کیا گیا - ۹۶۷ھ ہجری مین ترسون
محمد خان حکومت میوات سے بہرہ مند ہوا - اور الور مین آکر اپنے عہدہ پر کار فرما و
سر بلند ہوا - اور یہ ترسون محمد خان شخص دیندار تھا - اور صوم و صلوٰۃ و الوان
اوسکا شعار تھا - قال اللہ و قال رسول اوسکے ورد زبان تھا - کار خیر نیت بخیر مین
درست ایمان تھا - جامع مسجد الور جو اب محلون کے آگے واقع اوسیکی بنائی ہے
۹۷۵ھ ہجری مین اوسنے تعمیر پائی ہے - اس مسجد کی تاریخ تعمیر ذیل مین ضمیمہ تحریر

## تاریخ جامع مسجد الور

| | |
|---|---|
| بتوفیق خداوند موفق | شدہ ترسون محمد خان عادل |
| بنائے مسجد جامع در الور | نہادہ شد ببوسے خیر مایل |
| چو دل میخواست تاریخ بنائش | خرد گفتا کہ این خیر النازل |

مہاراج بختاور سنگہ جی نے حوض و باؤڑی واقع مسجد کو تڑوا دیا - اور کوٹہی
فراشخانہ اوسی مسجد کو بنا دیا - چنانچہ ابہی تک بدستور وہ فراشخانہ ہے - خدا کی قدرت
لایق دید کہ یہ بہی ایک زمانہ ہے - جب یہ مسجد ہمہ وجوہ تیار ہوگی - یقین ہوتا
ہے کہ فضا مین مثل باغ و بہار ہوگی - ۹۸۷ھ ہجری مین حین معاودت اجمیر شریف
اکبر شاہ رونق افروز الور ہوا - خوشی آمد بادشاہ مین نشاط اندوز ہر فرد بشر ہوا -
عوام الناس مشہور کرتے ہین کہ قوم ملک سکنائے موہگانہ نے سر شورش و دنگا اٹہایا

اونکی سرکوبی کو محمد اکبرشاہ اسطرف آیا تہا - چنانچہ قوم ملک کا بادشاہ نے قتل عام فرمایا - اور موہنگا نہ کو ویران کرکے قریب اوسکے اکبرپور بسایا - اکبرپور ہنوز موجود ہے اور آبادی موہنگانہ کی کچہ کچہ باقی منود ہے - جوکہ آوازۂ کرامت حمیدۂ شیخ مبارک صاحب شہرۂ آفاق تہا - اکبرشاہ کو مدت سے اونکی ملازمت کا بہی اشتیاق تہا - جب جلال الدین اکبرشاہ نے ناگور مین نزول اجلال فرمایا - تو موقع قدمبوسی شیخ صاحب ہاتہ آیا - چنانچہ بادشاہ حصول تمنائے دلی کو تیار ہوا - اور ہودج زرنگار مین سوار ہوا - جوکہ در خانقاہ شیخ مبارک صاحب ایسا تنگ گزار تہا - کہ نکلنا ہاتہی کا اوسمین سے دشوار تہا - اسوجہ اکبرشاہ اندر جانے سے رکا - اور سر عقیدت سے پاؤن مکاشفہ شیخ پر جہکا - شیخ مبارک صاحب نے کشف سے کاشف حال ہوکر نور اپنا یہہ دکہلایا - کہ خود بخود حلقہ در کشادہ ہوا اور فیل بادشاہ اندر چلا آیا - اور جبکہ ہاتہی بادشاہ کا بے تردد گذر ہوگیا - پہر وہ دروازہ حیثیت اصلی پر ہوگیا - بمشاہدۂ اسکے عقیدہ بادشاہ ایک سے ہزار ہوا - اور خدمت شیخ مبارک مین معتقدانہ خدمت گذار ہوا جو دو گانو سلیم شاہ نے شیخ کو دیے تہے وہ بدستور معاف کیے - اور قطعات سات سو بیگہ اراضی چیلی باغ اپنی طرف سے اوسپر المضاعف کیے - ہنگام واپسی دروازہ سے بہر راہ نہ دی - پشکستگی دیوار احاطہ سواری شاہ نکلی - وہ دروازہ ابتک برقرار ہے - اور نہایت درجہ استوار ہے - جس خانقاہ مین کہ آپ رہتے تہے عوام اوسکو دائرہ کہتے تہے - اب بہی نزدیک و دور اوسی نام سے مشہور - اور بحکم اکبرشاہ آپکے دائرہ مین مسجد رفیع بنائی گئی - اور قریب اوسکے باوڑی پختہ تیار کرائی گئی - اس مسجد کو مہاراج پرتاپ سنگہ جی نے زنبورک خانہ بنایا تہا سنہ ۱۲۶۵ ہجری



مین نواب نشاط علی خان نواب ناظر نے مہاراج شیو دان سنگہ جی سے عرض کرکے اونکو چہوڑایا تہا - شیخ مبارک صاحب نے دوبار حج بیت الحرام سے شرف پایا - اور نوے برس کی عمر مین بسنہ ۹۰۰ ہجری مین جنت الماوے کو قدم رنجہ فرمایا - جمین اونکی اولاد کا گلزار ہے - اور فصل گل کی طرح پر بہار ہے - مخدوم کمال چشتی اور شیخ مبارک صاحب چشتی کا ایک زمانہ تہا - بیرون لال دروازہ شیخ سرا مین مخدوم صاحب کا بزرگ خانہ تہا - حضرت سلیم چشتی فتحپوری اور مخدوم کمال چشتی الوری باہم برادر تہے - وہ دونو دیس شیخ اور دیاس ملک کی چادر تہے - قصص کمالات باہرۂ مخدوم صاحب شرح زبان سے باہر - اور حکایات خرق عادات اونکی افواہ عام سے ظاہر - مشہور ہے کہ ایک کیمیاگر آپکی خدمت مین آیا - اور کچہہ سونا پیشکش کرکے جوہر کمال اوسنے اپنا دکہلایا - مخدوم صاحب کرنکیہ توکل کیے ہمارا ہے - دنیا سے دونو کو لات مارے بیٹہے تہے - یہہ دیکہکر مسکرائے اور زبان فیض ترجمان پر لائے - کہ سونا کیا ناپاک ہے - فقیر کو اکسیر بہی خاک ہے

بیت

| خاک پا یار کو لوں رتبۂ افلاک کے مول | | اے ہوس تیری اکسیر نہ لون خاک کے مول |
| --- | --- | --- |

بابا جسنے درحق پر دہوئی رسائی ہے - دولت کونین اوسکے ہاتہ آئی ہے - پہر وہ خود حکم پارس رکہتا ہے - ذائقہ مرارت دردسری کیمیا کب چکہتا ہے - اور اوسوقت آپ استنجا کررہے تہے ڈہیلا استنجہ کا بیچ درخت انبلی پر مارا - اوسکے لگتے ہی وہ سونے کا ہوگیا سارا - ہوس یہہ حال دیکہکر چکرایا - اور سر اپنا اوسنے تخل ندامت سے نگرایا - اور دم بہی نہ لیا - کہ وہان سے چلدیا - وہ درخت انبلی کئی روز تک اوسی صورت پر رہا - یعنی جڑ سے تاشاخ وبرگ شکل طلا ہمسر بسر رہا -

بعدش خلق کو براہ طمع گرد اوسکے پایا۔ حضرت مخدوم صاحب نے دعا کی کہ پھر وہ اپنی
ہیئت اصلی پر آیا۔ کئی ایک پیل ایسے جو سونے کے ٹوٹے ہوئے برقرار رہے۔
اور وہ آپکی اولاد کے پاس مدتون یادگار رہے۔ اور قریب دروازہ مسجد کے
وہ درخت کھڑا تھا۔ عرصہ گذرا کہ وہ آندہی مین گر پڑا۔ اکبر شاہ باآنکہ حضرت سلیم چشتی
کا مرید تھا۔ تاہم اوسکو پاس طاعت مخدوم صاحب مزید تھا۔ دوگانہ اکبر شاہ
نے نذر مخدوم صاحب کئے۔ اور تیاری مسجد کیواسطے نقد روپیہ بھی دیئے۔ اور
عہدہ مفتی گری پر الور مین اوسوقت تک کوئی مامور نہ تھا۔ کہ پہلے سے اوسکا دستور
نہ تھا۔ اکبر شاہ نے وہ عہدہ جدید مقرر کیا۔ اور شیخ الہ داد کا تقرر اوسپر کیا۔ شیخ
الہ داد محمد جائسی مصنف پدماوت بھاکا کے نور نظر تھے۔ اور اس سفر مین ساتھ
بادشاہ کے ہم سفر تھے۔ مفتیان الور اونہین کی اولاد ہین۔ اور محلہ مفتی وہ
مین آباد ہین۔ اور انتظام اکبر شاہ کا مشہور و معروف ہے۔ واقف حال اوسکا
ہر اہل وقوف ہے۔ پیمایش اور موازنہ بندی و انتظام حدود زمان خلافت
اکبر شاہ سے بعضہ مشہور۔ اور طرح طرح کے آئین جدید اوسنے نکالے۔
اور انتظام ملک کے نئے نئے ڈہنگ ڈالے۔ صوبہ جات کا بطرز نو بند و بست
کیا۔ سرکارین مقرر کین اور صوبون کے اونکو ماتحت کیا۔ چنانچہ ملک میوات
مین بھی دو سرکار مقرر کی۔ ایک تجارہ کی دوسری الور کی۔ اور اون دونو کو
جو اکبر آباد سے قریب پایا۔ ہر ان تحت مین اوس صوبہ کے لگایا۔ تفصیل پرگنات
متعلقہ ہر دو سرکار۔ مندرجہ ذیل سے آشکار۔ **تفصیل محالات سرکار**
**الور**۔ حویلی الور۔ دھرا۔ کڈیکہ۔ بہادرپور۔ بنکلوڑہ۔ جلال پور۔ بہروڑ



رتہ۔ بالہٹہ۔ ہرکول۔ حاجی پور۔ تودہ بہیم۔ آتیلہ ابہرا۔ بیرامٹہ۔ ملہار۔
بروودہ فتح خان۔ بروودہ میو۔ حسن پور۔ حسن پور کنوہری۔ دیولی ماچاڑی
رسگن۔ کیاڑہ۔ گہاٹ سوانہ۔ گدہ رانا۔ مونگوٹہ۔ منڈاورہ۔ بہجہتر
کہوہری رعنا۔ بہوال۔ اسمٰعیل پور۔ امرن۔ مبارک پور۔ منڈاور۔ کہیر تھلی۔
ہرسولی۔ فتح پور۔ ہرسانہ۔ ناہر گدہ۔ ہر سورہ۔ محمد آباد۔ کوٹلہ دار۔ لسانہ
پائین ۸۰ اور انمین اوسکے۔ جلال پور۔ و حسن پور۔ و کہوری۔ بہرتپور مین شامل
اور اتلہ ابہرا۔ و بیرامٹہ۔ و ملہار۔ علاقہ جے پور مین داخل۔ اور چار پرگنہ
مطلق بے نشان۔ تفصیل انکی تحت سے عیان۔ کہوہری رعنا۔ بہوال۔
محمد آباد۔ کوٹلہ دار۔ ما بقی چھتیس ۳۶ محال۔ شامل الور مین تاحال۔ اور اونمین
سے گدہ رانا۔ و ناہر گدہ ویران ہین۔ اور دیگر سب آبادان۔ اکثر محال شدہ شدہ
دیہات ہو گئے۔ اور اب وہ متعلق دیگر محالات ہو گئے۔ اور تحت مین جملہ پرگنات
کے سو دو سو بارہ گانو اصلی تھے۔ اور علاوہ اونکے بہت سے مواضعات داخل۔
۳۴۵۷۴۱۰
اور رقبہ کل دیہات معافی و خالصہ چونتیس لاکہہ ستاون ہزار چار سو دس بیگہ
۵۹۳۲۳۱
اور جمع مقررہ سالتمام۔ ستانت کرور اونسٹہہ لاکہہ چونسٹھہ ہزار دو سو اکتیس دام
**تفصیل محالات سرکار تجارہ**۔ تجارہ۔ اٹمور۔ اوجینہ
اودمرا ادمری۔ پور۔ پہوان۔ بیتہورا۔ جہمراوتا۔ خانپور۔ ساتہہ اوڑی
فیروزپور جہرکہ۔ فتح پور۔ کوٹلہ۔ گہوڑہ کا تہانہ۔ بیسرو۔ ساکرس۔ کیرڑہ۔ نگینہ
اور اون ہژدہ پرگنات سے آٹھہ پرگنہ اب متعلقہ راج الور ہین۔ اور دس محال شامل
ضلع گوڑ گانوہ ہو کر اس علاقہ سے باہر۔ اور بالتفصیل اون سبکے نام تحت مین

زیر ارقام تفصیل پرگنات شمولہ راج الور شمارہ - اندور - پور - تہلوال - خانپور - ساکرس - فتح پور المعروف فتح آباد - گسوزہ کا تھانہ المعروف باگھور پرگنات شمولہ ضلع گڑگانوہ اوجینہ - ادمراودری - پنوان جھمرارت - سانتھاواری - فیروزپور جھرکہ - کوٹلہ - تیسرو - گھیرزہ - نگینہ - اور تعداد دیہات واراضی وجمع اونکی پرگنات سرکار الور سے کم ہے - چنانچہ تفصیل منفصل بعبارات ذیل حوالہ رقم ہے - تعداد دیہات بیم اونکے -

۲۵۳

اراضی پیمایشی - جمع سالتمام -

دو لاکھ [illegible] بیگھہ [illegible] بسوہ — [illegible] لاکھ [illegible] ہزار [illegible] دام

اور جریب اکبری ساٹھ گزی تھی - اور بروے حساب وہ مطابق جریب انگریزی تھی کیونکہ گز اکبری ۳۳ انچہ انگریزی کے برابر تھا - یعنی گز انگریزی سے وہ تین انچہ کمتر تھا - درینصورت فی جریب جو پچپن گز انگریزی ہوئی - وہی ساٹھ گز اکبری ہوتی اور ضبطی وبیگھری اجناس کے آئین نکالے - اور واسطے آیندہ کے اونکی بنیاد ڈالی - اور اوس زمانہ مین بابت محاصل اراضی دام لئے جاتے تھے - اور وہ بجائے روپیہ کے حساب کئے جاتے تھے - چنانچہ آئین دام بتحت مین زیل کے ۱۹ اسیم $\frac{1}{5}$ رتی کا ایک جیتل اور ۲۵ جیتل کا ایک دام اور چالیس دام کا ایک روپیہ شمار پاتا تھا - اب اس حساب سے کوئی واقف نہیں او سکی سمجھ مین آرہا تھا - اور اقسام مین کے صرف چار تھے - وہ چارون بہ بیان تفصیل ذیل تھے ۔



| نمبر | قسم اراضی | شرح |
|---|---|---|
| ۱ | پولج | جو زمین ہمیشہ کاشت ہوتی رہے اور کبھی کم زور نہو |
| ۲ | پروتی | جو زمین بوجہ کمزوری پڑت چھوڑی جائے واسطے زور ہونے کے |
| ۳ | چچر | جو اراضی تین چار برس کی افتادہ ہو |
| ۴ | بنجر | جو اراضی پانچ برس سے زیادہ کی افتادہ ہو |

اور اوس عہد کا سیر بھی کمتر تھا - سیر انگریزی سے دس چھٹانک سوا پندرہ ماشہ تھا - اور مخفی نرہے کہ نصبات متعلقہ سرکار الور مین فتحپور عرف فتح آباد بہت بڑا مکان تھا - یعنی قصبون مین وہ قصبہ کلان تھا - قوم ملک نے اوسکو تخت تاراج کرکے بگاڑ دیا - اور باشندگان اوس قصبہ کو لوٹ مار کر اوجاڑ دیا - جب سے وہ قصبہ بصورت گانو کے آباد ہے - مگر مرمان کو وقعہ اونکی آبادانی کا مل وسکا یا دہر - اتر اسیطرح سے اختر آبادی اندور خوب دمکتا تھا - اور فضیلہ بسکت اوسکا جو مشعل آبادی شہر چمکتا تھا - آخر کار اوسکا بھی قتل ہوا - اور ہاتھ میوان سے وہ چراغ رونق اوسکا گل ہوا - جسنے جہان آرام پایا - وہان سے اونکا اپنا گھر جا بنایا - اب تھوڑے سے آدمی وہان رہتے ہین - اور تنگیان مایحتاج ضروری کے سہتے ہین - الحاصل ترسون محمد خان بیس برس سے زیادہ حکومت میوات پر سربلند رہا اور ہر ایک وضیع وشریف وکس وناکس اوسکی دادگری سے خورسند رہا - بعد اوسکے نور الدین محمد خان حاکم ہوگیا - اوسنے سب سے زیادہ پرورش رعایا و تعمیر عمارت مین نام پایا - نور الدین محمد خان نے الور مین بہت سی عمارت بنائی ہے - اور

ذریعہ اوسکے نہایت ناموری اوسنے پائی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہین ہوتا کہ اوسکی
تعمیر سے کون کون عمارتیں ہے۔ کیونکہ کسی نے کوئی تاریخ کنندہ نے کچھ حال اونکا درج کتاب
ہے۔ اور نورالدین محمد خان نے بھی عرصہ مدت حکومت کی۔ اور انصاف پروری
بار و رعایت کی۔ اور دختران راجگان لینے کا بھی اکبر شاہ سے ایجاد ہے۔
چنانچہ راجہ جے پور و جودھ پور کا یہ پادشاہ داماد ہے۔ اور دولت فرزندان
سے بھی وہ مالامال تھا۔ کہ اوسکا ایک بیٹا مرزا سلیم دوسرا مرزا مراد تیسرا
دانیال تھا۔ سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین اکبر شاہ رہگرائے ملک بقا ہوا۔ تمام ملک ہندوستان
اوسکے غم مین ماتم سرا ہوا۔

## بیان سلطنت جہانگیر صاحب سریر

بعد رحلت اکبر شاہ مرزا سلیم نے تاج خسروی زیب سر کیا۔ اور لقب اپنا جہانگیر
شاہ قرار دیا۔ اول شادی اوسکی مہاراج اودے سنگھ رئیس جودھپور کی دختر نیک اختر
سے ہوئی تھی۔ کہ جو ولادت باسعادت شاہجہان سے بار آور ہوئی تھی۔
یہ پادشاہ نہایت شرابخوار تھا۔ رات دن اوسکو بادہ پرستی سے کار رہتا۔ نورجہان
بیگم زوجہ شیر افگن خان سے اوسنے دل لگایا۔ اور بعد مارے جانے شیر افگن خان
کے اوسکو اپنے تصرف مین لایا۔ نورجہان بیگم حسن بیمثال خود سے ماہ شب
چہاردہ کو شرمالتی تھی۔ اور ضیاء خورشید انور سامنے اوسکے انفعال سے نگہ
چراتی تھی۔ جہانگیر شاہ اوسکے دام محبت مین ایسا گرفتار رہتا۔ کہ ایک دم کو بھی ما
پاس اوس سے دشوار تھا۔ لیکن اس حالت مین بھی ہوشیاری کو اوسنے ہاتھ سے



نہ دیا۔ اور جہان کی پاسداری سے کبھی اغماض نہ کیا۔ ملک مین ہر طرح امن
چین و آرام رہا۔ اور خطہ میوات کا بھی بدستور انتظام رہا۔ سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین بموضع
دہولی دوب پرگنہ الور مین لال داس نامی ایک میو اپنی اوتاری کا دعویدار ہوا
اور ہر طرف نزدیک و دور اوسکا عام اشتہار ہوا۔ مردمان ضعیف الاعتقاد اوسپر
ایمان لائے۔ اور گروہ گروہ اوسکے گرد آگئے۔ پہر تو اوسنے خاطر خواہ پانوں پھیلائے
اور بہت سے دوہرے اپنی جودت طبع سے بنائے۔ بانی اوسکی بزرگی کی ایک کہانی
ہے۔ اور اوس بانی مین اوسکی عظمت کا بہت کچھ بیان ہے۔ اور اوسکے معتقد
کو وہ بید و پران ہے۔ جبکہ طریق مسلمانی مین اوسکی دال نہ گلی۔ تب اوسنے
زود فہموں سے یہ چال چلی۔ کہ مذہب ہنود کا پیرو کار رہوا۔ اور اوسی زمانہ کا خود
اوتار ہوا۔ مہاجن اور سنار اور نجار اکثر اعتقاد پرست ہوئے۔ اور مریدانہ اوسکے
سے دست بیعت ہوئے۔ نہ معلوم اوسنے کیا جادو کیا تھا۔ اور اون لوگون کو
کیا دم دیا تھا۔ کہ باوصف یقین اسکے کہ مسلمان ہندو نہین ہو سکتا۔ اور اب گنگ
رنگ تصدیق نہین دہو سکتا۔ ایسی کچھ بہنگ اونہون نے کہائی تھی۔ اور دیدہ و
دانستہ آنکھون مین چربی اونکے چہائی تھی کہ اوسپر کچھ بھی غور و توجہ نہ کی۔ اور شراب
اعتقاد اوسکی لاجرم پی۔ یعنی صاف اوسکو وہ نشا گیا۔ اور پیالہ اوسکی پرستش کا
بصدق دل پیا۔ جب نئی یہ ملت پیدا ہوئی۔ تو اور مذاہب مین انگشت نما ہوئی۔
جو اوس گروہ مین آیا۔ وہ لال داسی کہلایا۔ اور یہ لال داس کے پجاری ہین۔
اور اوس دو رنگی ٹٹی کی آڑ سے شکاری ہین۔ اونہون نے اور بھی زیادہ مکر کا جال
بچھایا۔ اور نقل پیران نمی پرند مریدان مے پرانند کو اصل کر دکھلایا۔ اور اون

کا بیان ہے کہ مولود اونکا سنہ ۱۵۵۷ مین بعہد شیر شاہ سور وقوع مین آیا تھا۔
اور کرامات باہرہ نے ستر برس پیچھے اوس کے ظہور پایا تھا۔ مسمی چاند مل ویکا
بیٹا تھا۔ اور تسمہ نام مادر تھا۔ اور دونون سے ہر ایک دہولی دوب مین مرا۔
اور وہین دفن کیا گیا۔ جب کوئی الور سے جند ولی کو تا جاتا ہے مقبرہ اونکا پہاڑ پین
دور سے نظر آتا ہے۔ بعد رشد و کمال قلعہ الور مین بھی لال داس کا مقام
رہا۔ بلکہ ایک عرصہ وہان اونکا قیام رہا۔ اور مشہور ہے کہ خار دہوک اوسکے
لگ گیا تھا۔ بہران اونکی دعا سے درخت دہو کا قلعہ مین نام و نشان باقی نہ رہا۔
اور جانب تجارہ بھی لال داس نے گذر کیا تھا۔ اور لوگون پر کچھ اپنی چالاکیون کا اثر
کیا تھا۔ گر حاکم تجارہ نے دور اندیشی سے بنظر انتظام اوسکو پکڑ لیا۔ اور جیل خانہ
مین قید کر دیا۔ چالیس روز وہ نظر بند رہا۔ اور اوس ور دست بستہ ارادہ شدہ
بنارسی و سفارش اوسکے معتقدون نے اوسے چہوڑوا دیا۔ اور بمہاج استقبال
وہان سے لے آئے۔ سنہ ۱۶۰۵ مین موضع شیر پور کہ بعد شکستگی پرگنہ کہماورہ کے
مین داخل ہوا۔ لال داس اس جہان سے کوچ کر کے ساتھ ارواح کے داخل
ہوا۔ وہین اونکا مزار ہے۔ اور مقبرہ تیار ہے۔ چوتھے مہینے سب معتقدین اوسکے
جمع ہو کر آتے ہین۔ اور صدہا اور پیڑہ نذر و نیاز مین چڑہاتے ہین۔ اور یکباران
گروہ لال داسی گو مسلمان ہین۔ پر طریق اونکے مثل ہنودان ہین۔ اور سب
وہ عیالدار ہین ننگ نہین۔ اور بیاہ شادی مین بھی اونکے مسلمانی کے
ڈہنگ نہین۔ گوت بچا کر بیاہ کرتے ہین۔ سب ہنود کی سی طرح پر بانو و رسم سے ہین
دختران اونکی میوان مسلمان کے یہان بیاہی جاتی ہین۔ اور بعد شادی کل



وشرب اونکا شامل نہین رہتا جب کبھی وہ باپ کے گہر آتی ہین۔ اور بہو کو شادی کے
پیچھے اوسکے باپ کے گہر جانے نہین دیتے۔ اور گو بہ پالا کر اوسکو ہندو بنا لیتے ہین۔
اور جو میو اونکا چیلہ ہوتا ہے۔ اوسکے ساتھ عجب طرح کا چیلہ ہوتا ہے۔ کہ اوسکا منہہ کالا
کر کے جوتیون کا ہار گلے مین پہناتے ہین۔ اور گدہے پر اوسکو چڑہا کر گرد گانو کے پہراتے
ہین پہر اوسکو شربت پلاتے ہین۔ اور اپنے مین ملا لیتے ہین۔ اور ایک پسر وہ دختر لال داس کی موضع بلند ہولی
مین بیاہا گیا دوسرا اونکی جدی وہ ایک خانقاہ ہے۔ اونکا بھی میلہ ہر سال ہوتا ہے
اور مجمع معتقدان لال داس بہ جمع کمال ہوتا ہے۔ میان صاحب اسم لال داس کے
پسر کا تھا۔ اور مسماۃ بیدہ۔ سدہ۔ نام ہر دو دختر کا تھا۔ اور علاوہ میان صاحب کے
لال داس کے دو پسر اور تھے۔ اونکے سب میوانی طور تھے۔ اور خانزادگان سے
بزمان سلطنت جہانگیر شاہ مین حسین خان شخص نمودار تھا۔ اور سردارون مین شمار تھا۔
مسجد و مکان کہ ہنوز برقرار ہین۔ اوسے حسین خان سے یادگار ہین۔ باظہار سال
تعمیر مسجد یہ تاریخ تحریر ہے

## تاریخ مسجد

از بہر قرب طاعت حق مسجد لطیف — بر پا نمود بانئے او در چنین مکان
تاریخ سال وے چو طلب کردم از خرد — گفتا بنائے مسجد نیکو حسین خان

اور مکان اونکا اب بدخل حکمران۔ اور جائے سکونت ملازمان۔ اور بیرون دہلی
دروازہ ایک تالاب خام ہے۔ نام اوسکا حسن کی زبان زد خاص و عام ہے۔ کنارہ
اوسکے جو ایک گنبد خوشنما ہے۔ وہ مقبرہ اوسی حسین خان کا ہے۔ عہد جہانگیر شاہ

مین میوات کا بندوبست/انتظام رہا۔ اور جو ملازم جہان تعینات تہا بدستور قایم مقام رہا۔ ۱۰۳۶ھ
مین ساٹہ برس کی عمر مین جہانگیر شاہ نے قضا کی۔ مرض موت سے جانبر نہوا ہرچند کہ
دوا کی ؀

## ذکر سلالہ دودمان محمد شاہجہان

جب جہانگیر شاہ جنت مکان راہی روضہ رضوان ہوا۔ بجاے اوسکے تخت نشین شہاب الدین
محمد شاہجہان ہوا۔ تیاری عمارات عجیبہ و تخت طاؤس غریب سے شاہجہان نے جو
نام پایا ہے۔ ابتک کسی پادشاہ سے جواب اوسکا بن نہین آیا ہے۔ داد و دہش
و انصاف پروری سے رعایا کو اوسنے خوب آباد کیا۔ اور عطیات جاگیر و افزایش
مناصب سے نمکخوارون کو نہایت شاد کیا۔ نواب مبارز خان جاگیر الور سے سرفراز
ہوا۔ اور خلیل اللہ خان حکومت میوات پر ممتاز ہوا۔ بندیداس و بہگوتی داس
کانیتہ اوسوقت مین عہدہ قانون گوئی پرگنہ الور پر مامور تہے۔ اور وہ دونون بہت بڑے
ذی حوصلہ و صاحب شعور تہے۔ اپنی کارگذاری اور دیانتداری سے خان
خلیل اللہ خان کو اونہون نے خوشنود کیا۔ اور بہ جلدو اسکے اوس خیرسگالی کے
اضافہ حق سے شرت کامیابی رکہا۔ چنانچہ پروانہ محررہ ۱۰۴۸ھ ہجری مین جو اضافہ
اونکا تحریر ہے۔ تفصیل اسکی ذیل مین تسطیر ہے۔ بابت نقدی از رعایانی صدی
۲۔ بابت بٹائی غلہ از رعایانی من نیم آثار غلہ۔ تاکار سالانہ ماشے۔ اور حکومت
خلیل اللہ خان مین کسیکو کچہ تکلیف نہوئی۔ رعایا چین و آرام سے پانو پہیلا کے
سوئی۔ اور بہگوانداس نامی جو سادہ گیانی ہوا ہے۔ وہ زمان معدلت شاہجہان



مین برسرنیک نامی ہوا ہے۔ داستان اوسکی بحر طویل ہے۔ پر مختصر اوسکی یون تفصیل
ہے۔ کہ مان باپ اوسکے ہریانہ کے باشندہ قدیم تہے۔ وہان سے اوٹہکر بگوینہ مین
بوضع ٹیکلا کا مقیم تہے۔ گوکہا اوسکا پدر تہا۔ اور کیسی نام مادر۔ جاٹ اونکی ذات
تہی۔ اور ہریانوی صفات۔ بہگوانداس بعہد طفلی ڈہور چرانیمین ڈہورہ رہا۔
اور چشم ہوے عقل و تمیز سے بالکل کور رہا۔ سن تمیز پاکر اوسکو جانب فقر
رغبت ہوئی۔ اور مایل بزہد اوسکی طبیعت ہوئی۔ جسنے ڈہونڈا اوسنے پایا۔
آخر کار گوہر مقصود اوسکے ہاتہ آیا۔ یعنی زایل کدورت آئینہ دل ہوئی۔ اور یہ
صفائی قلب حاصل ہوئی۔ کہ ضمیر اوسکا چون مہر تابان درخشان ہوا۔ اور حال نزدیک
و دور اور ظاہر و مستور یکسان ہوا۔ جب یہ تجلی اوسکے دل مین آئی۔ تنگ ظرفی سے
سینہ مین نسمائی۔ جو ناہر تن تہا ہر کرا اوبل گیا۔ اتنی ہی پردہ اوٹہا اور چہل گیا۔ بعقدرانہ
سب تہ کچہ کہو بلنے لگا۔ اور غیب کی باتین بولنے لگا۔ نئی بات پر ہر کوئی کان لگاتا ہے
اور جو کچہ کوئی سنتا ہے اوروں کو جاتا ہے۔ پس جسنے کلام اوسکا سمع کیا
دوسرون کو سناکر حیرت اوسکے رجوع کیا۔ یہانتک اوسکا افشا ہوا۔ کہ گہر گہر اور
کوبکو چرچا ہوا۔ جب کمالات بہگوانداس نے شہرت پائی۔ خلق اوسکے گرد آئی۔
اسی اثنا مین کسی جرم کا وہ مجرم قرار پایا۔ اور حاکم سرکار نارنول کے یہان گرفتار آیا
زندان مین وہ قید کیا گیا۔ اور دانہ دلنے کو اوسے دیا گیا۔ وہ دانہ دلنے لگا۔ اور
منہ اوسکا اس کلمہ پر چلنے لگا۔ کہ جو کہائیگا۔ وہ مرجائیگا۔ قدرت خدا سے ویساہی
ظہور مین آیا۔ کہ فوراً ہی وہ گہوڑا مرگیا جسنے اوسکا دلا ہوا دانہ کہایا تہا۔ حاکم پر یہ حال
کہینے وا کردیا۔ اوسنے بہگوانداس کو اوسیوقت رہا کردیا۔ اس سے سیف زبانی

اوسکی زیادہ تر زبان زد عام ہوئی ۔ اور کاملیت بھگونداس کو اوسی رونق تمام
ہوئی ۔ گروہ گروہ جاٹ اہیر کہتری مہاجن راجپوت اوسکے دائرۂ اطاعت مین آئے
اور اعتقادات اپنے اونمون نے اوسپر ساتھ دل کے جمائے ۔ بھگونداس نے واسطے
اپنے مریدون کے طریق نو اختراع کیا ۔ یعنی کہانے گانجہ بہنگ اور پینے تمباکو و بہیا
کرنے زرگا دست امتناع کیا ۔ چنانچہ اب تک وہ سب باتین اوسکے معتقد ونمین ممنوع
ہین کہ گوشت گانجہ بہنگ و تمباکو بہی ناشروع ۔ اور صرف نام بھگونداس لینا
اونکی عبادت ۔ اور رام کو مانین نہ اوتارون سے عقیدت ۔ سمت ۱۷۰۰ مین بھگونداس
راہی دار البوار ہوا ۔ اور اوسکے مرنے پر بہ اعتقاد چیت اوسکا سوگوار ہوا ۔ موضع نیکلا کا
مین جو جب پرگنہ بادل مین شامل ہے وہ اوسنے داغ پایا ۔ لوگون نے وہین اوسکا سمادھ
بنایا ۔ جہان دوان بدر [illegible] کو میلہ بھگونداس ہر سال ہوتا ہے ۔ جو اوسکے عقیدت
گزین ہین اونکا ازدحام بدرجہ کمال ہوتا ہے ۔ کہ دور دور سے بھگونداس کے پوجنے
والے آتے ہین ۔ اور نذر و نیاز بقدر مقدور چڑہاتے ہین ۔ جاٹ مکان بھگونداس
کے سادہ ہین ۔ اور وہ بہی مالک آدمی [illegible] وہ سادہ ہین ۔ اور مشہور و معروف ہے
کہ بھگونداس کچھ دنون کے واسطے موضع کامہ کی ناجرہ مین بہی جو قریب قصبہ نیکلو
ہی آیا تھا ۔ اور وہان اوسنے ایک چاہ جسکا نام کرشن کنوان ہے بنایا تھا ۔ سنہ ۱۰۶۸
مین عالمگیر نے شاہجہان کو خانہ بہین دکھلایا ۔ اور تخت سلطنت پر خود متمکن ہو کر
نقارہ حکمرانی بجایا ۔ سات برس بعد قید کے شاہجہان مر گیا ۔ بحساب سال شمسی چوہتر
برس کی عمر مین بہ سن ۱۰۷۶ ہجری اس جہان سے گذر گیا ۔ جو اشرفی و روپیہ شاہجہان
نے چلایا ۔ اپنے سکہ سے اوسکو سکہ کرایا ۔ متن مین ایک جانب کلمہ طیبہ تحریر تہا



اور حاشیہ پر نام خلفائے کرام ۔ اور دوسری طرف شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ
غازی زیب ارقام ✦

## بیان زیبندہ تاج و سریر اورنگ زیب عالمگیر

عالمگیر نے بعد سریر آرائی ۔ جب دارا شکوہ کے مرنے کی خبر پائی نہایت شاد ہوا ۔ اوسی
قتل شجاع پر بند فکر سے آزاد ہوا ۔ وہ دونون اوسکے بہائی تھے ۔ اور خواہان تاج کی
اوسکے جہگڑے سے جب آسودہ عالمگیر ہوا ۔ تو انتظام ملک مین گرم تدبیر ہوا ۔ جس کام
کا جسکو لایق پایا ۔ اوسپر اوسکو مامور فرمایا ۔ خیر سگالون کی قدردانی کی ۔ جاگیرات
اونکو ارزانی کی ۔ پرگنہ الور بجلدوے خیر خواہی حسن افتخار خان مین آیا ۔ یعنے
یہ پرگنہ اوسنے اپنی جاگیر مین پایا ۔ کئی سال وہ دخیل کار رہا ۔ اور خوب اوسکا گرم بازار
رہا ۔ ازان پس راجہ جی سنگہ سوائی رئیس جے پور نے الور پر داو لگایا ۔ اور خود خواہش
کر کے پرگنہ الور اپنی تنخواہ مین کرایا ۔ دس برس اوسکا دورہ رہا ۔ اور ابتدا سے اخیر
تک انتظام و دخل بیگ طور رہا ۔ لیکن افتخار خان کو چہٹ جانے اس جاگیر سے آرام
نہ تہا ۔ اور رات دن بجز فکر رہائی اوسکے کچھ کام نہ تہا ۔ مگر اس عرصہ دس برس تک
کچھ بس اوسکا نہ چلا ۔ ہر چند اس تمنا مین چون سپند آتش تردد پر وہ جلا ۔
بعد دس سال کے ایک روز جو اوسکا بس چل گیا ۔ اور حضور مین بادشاہ کے عند الذکر
زبان سے نکل گیا ۔ کہ قلعہ الور حصن حصین ہے ۔ اور نہایت درجہ مستحکم و متین ہے ۔
اوسکا جی سنگہ سوائی کے پاس رہنا نازیبا ہے ۔ کہ اوس علاقہ سے علاقہ اوسکا
علاوہ ہے ۔ یہ سنکر بادشاہ کو دوراندیشی کا خیال آیا ۔ اور اوسیوقت انتظام الور

عالمگیر شاہ نے طلب فرمایا۔ افتخار خان نے ذریعہ ملتفت خان نقشہ صحیح الور کا
کھینچوا دیا۔ اور وقت موقع ملاحظہ پادشاہ مین گزرا کہ سب نشیب و فراز سمجھ میں آیا
عالمگیر نے رائے افتخار خان کو بہت پسند کیا۔ اور جاگیر جے سنگھ سوائی
سے الور کو نکال لیا۔ بر زمانہ محال ہر چہار صد سرکار رہا۔ اور بندوبست شاہی
سے بباعث افزائش جنگل گلزار رہا۔ سپاہ پادشاہی قلعہ مین تعینات ہوئی
محمد علی عبدالرحیم خان کو حکومت میوات ہوئی۔ جب عالمگیر شاہ زیارت حضرت
خواجہ صاحب کو گیا۔ تو اجمیر شریف سے واپس ہو کر الور مین تشریف لایا۔
قلعہ کا اوسنے ملاحظہ کیا۔ اور حکم مرمت شکست و ریخت اوسکا دیا۔ اور مسجد
واقع بازار کی تیاری کا ارشاد فرمایا۔ اور محمد عبدالرحیم علیخان تعمیل اوس حکم
کی بجا لایا۔ چنانچہ مرمت قلعہ وقوع مین آئی۔ اور مسجد نے جسکی تاریخ درج
ذیل ہے تعمیر پائی +

تاریخ مسجد

| | |
|---|---|
| بحکم شہنشاہ اورنگ زیب | بنا شد عجب مسجد ارتفاع |
| شد از اہتمام محمد رحیم | کہ پیوستہ سرو زمین تجاع |
| چو ہاتف زہر سش تو تاریخ جست | نمودار گردید خیر البقاع |

ناظرین کتاب پر مخفی نہ ہے کہ اس قطعہ کی مادہ تاریخی یعنی خیر البقاع کی سن
ایکہزار دو چہار دو نکلتے ہیں۔ اور وہ عہد اورنگ زیب سے نہیں بلکہ سن کے
سن ہزار چہار دہ مین اکبر پادشاہ ہوا تھا۔ اور اسکے بعد جہانگیر پھر شاہجہان
پھر عالمگیر سنہ ۱۰۶۸ مین تخت نشین ہوا ہے۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حسب



مضمون قطعہ یہ مسجد تو عالمگیر کے عہد مین اوسکے حکم سے بیشک عبدالرحیم علیخان نے
بنائی ہے۔ لیکین مورخ نے مادہ تاریخ مین غلطی کھائی ہے۔ اسوجہ سے کہ بیان
واقعی مین ایسی غلطی فاحش یعنی درج عہد سے قبل محال ہے۔ اور حساب اعداد
کی کمی بیشی مین کسی طرح سہو و خطا کا احتمال ہے۔ سنہ ۱۰۶۸ ہجری مین محمد امین حکومت
میوات پر مقرر ہوا۔ اور سید معصوم علی کروڑی علاقہ الور ہوا۔ کٹھرہ الور مین جو
متصل دروازہ کٹھرہ ایک چاہ ہے۔ اور سرچشمہ فیض بر سر راہ ہے۔ وہ اوسی
محمد امین کا بنایا ہے۔ اور سنگ تاریخ جو بعبارت ذیل کندہ اوسپر لگا ہے

## عبارت تاریخ چاہ محمد امین

در عہد سعادت مہد و زمان دولت ابد پیوند پادشاہ عالمگیر اورنگ زیب بہادر
غازی انار ملک الحق عباد اللہ محمد امین ولد شمس الدین محمد تقی ابن جابر فی سبیل اللہ
بنا فرمودہ تا سکان این شہر و جملہ خلائق فیض یابند۔ فی التاریخ غرہ ربیع الاول
سنہ ہزار و ہشتاد۔ اور وہ کٹھرہ کہ جسمین یہ چاہ واقع اندرون شہر کے ہے
اور باسم کٹھرہ عالمگیر مشتہر ہے۔ اور قریب اس چاہ کے محمد امین نے ایک مسجد
بنائی تھی۔ ہر چند کہ وہ مختصر تھی پر قابل تعریف بوجہ زیبائی تھی۔ عہد مہاراج
بختاور سنگھ جی مین وہ مسجد توڑ ڈالی گئی۔ حتی کہ بنیاد تک اوسکی نکالی گئی۔
اور بجائے اوس چاہ کے گنیش مندر بنا دیا ہے۔ سنگ تاریخ چاہ بھی دیوار مندر
مین لگا دیا ہے۔ بعہد قمرالدین کے نواب شجاع خان حاکم ہو کر آیا۔ اوسنے
اپنے انتظام کا دفتر پھیلایا۔ بندی داس بیٹی داس قانونگویان الور تھے۔
اور حق قانون گوئی اونکے کتر تھے۔ اسوجہ سے نواب شجاع خان نے موجب

اوسکا بڑہایا - یعنی ۱۰۰ روپیہ کا سالانہ اونکے نانکار مین اضافہ فرمایا - اوسی
وقت مین محمد امجد کو عہدہ قبضہ تہا - اور محامد خان چکلہ دار الور تہا - اور حال
بغاوت اکرام خان خانزادہ دار فرہنگ تجارہ دستے انکار - اب بیان اوسکا فضول
اور لا حاصل وسکا تکرار - اور یہ اکرام خان ملک علاؤ الدین ابن ناہر بہادر کا پسر
تہا - علاقہ تجارہ مین سراہ فیروز پور جہر قریب موضع باگور ملک پور مین اوسکا گہر تہا
اور قریب گہاٹی جہنڈولی پہاڑ چاندولی پرگنہ الور مین جو مکان چوڑ سدہ کا ہے
اور ہر ایک اسکو جانتا ہے - اوسکی اس ملک میوات مین ہر قوم کے یہان بہت
بڑی مانتا ہے - بنیاد اوسکی عہد عالمگیر سے قایم - اور ابتدا سے تا حال ایکجہ
مستحکم - چوڑ سدہ کی داستان - راویان افسانہ دان یون بیان -
کہ چوڑ سدہ سوجا میو کا پسر تہا - موضع دہولی دوب پرگنہ الور مین اوسکا گہر تہا
مان اوسکی موسوم باسم امیری تہی - پر مفلسی سے حاصل وسکو فقیری تہی -
سوجا میو پدر چوڑ سدہ کا زراعت کرتا تہا - اور جمع سرکاری بقدر کاشت اراضی
بہرتا تہا - اتفاقاً کال تہا کہیتی سے کشت امید اوسکی بارور نہوئی - یعنی پیداوار غلہ بقدر
ادائے زر نہوئی - دانہ دانہ اوسنے مالگذاری مین دیدیا - بلکہ چارہ تک کہ
دینے مین بہی صرفہ نہ کیا - تاہم باقی وار رہا - اور بسبیل باقی مین عاجز ناچار
رہا حاکم نے بعلت باقی داری اوسکو قید کر دیا - اور شکنجہ تکلیف جولان مین اوسکو
دہر دیا - چوڑ سدہ اوسوقت مین نادان تہا - اور گرفتاری پدر سے بدگمان تہا -
کہ ایسا نہو جو میری جا کوئی خبر پہونچاوے - اور ویسا ہی حاکم اگر مجہکو کہیں دیکہ پاوے
پس اوس ہم نے ایسا پابند افکار ہوا - کہ یا نو اوسکا اوٹہ گیا اور گہر فرار ہوا - اور



موضع سونٹہ کہر نبہ کی سیدہی راہ لی - وہان اوسکا مامون رہتا تہا اوسکے پاس پناہ
کی - اوسکے مامون نے اوسکی بہت سی - اوبہگت کی - اور سپرد اوسکے کہیت جوار کی حفاظت
کی - اسنے بچونکی طرح کہیل کود مین لاوبالی کی - اور ہر طرح سے فوت خدمت رکہوالی
کی - اوسکی اس غفلت مین جانورون نے کام اپنا کر لیا - یعنی تمام غلہ جوار کو چندہی روز
مین چر لیا - بہٹیان تہوتہی رہ گئین - گایہ چڑیون مین سب کہہ گئین - جب مامی چوڑ
سدہ کہیت کاٹنے آئی - اوسنے ہر بہٹی دانون سے خالی پائی - یہ دیکہتے ہی وہ
مشت غم سے دل کو مسوسنے لگی - اور غصہ مین بہر کر چوڑ سدہ کو کوسنے لگی - جو وہ
بد کلامی کا اوسکے منہہ سے لگ نکلا - سنتے ہی چوڑ سدہ رنجیدہ ہو وہان سے بہاگ نکلا
اور موضع ساہوڑی پرگنہ الور مین براہ راست آیا - ساہو گوجری نے اوسکو اپنے گہر
ٹہیرایا - وہ دولت فرزندی سے بے نصیب تہی - اور اس غم سے مرنیکے قریب تہی
چوڑ سدہ کو عطیہ خداداد سمجہکر اپنے فرزندی مین لائی - اور مرض روحانی رنج سے اوسنے
صحت پائی - چوڑ سدہ تنبہ ہوکر ساہو گاوان ساہو کی چرانے لگا - اور پہاڑ مین
مویشی لیکر ہر روز جانے لگا - ایکدن کوئی فقیر صاحب کشف وکمال اوس پہاڑ مین
چلا آیا - اور چوڑ سدہ کو مویشی چراتا جہاوسنے پایا - دل اوسکا طرف شیر کے مایل
ہوا - بران چوڑ سدہ سے اوسکا سایل ہوا - چوڑ سدہ نے کچہہ بہی انکار نکیا - اور
شیر مادہ گاو کر فقیر صاحب کو نکال دیا - فقیر صاحب اوسکے حسن خدمت پر نہایت
خوش ہوے - اور اوس کور چشم کو وہ بہی ارشاد ہوے - اور بیک نگاہ اپنے اکسیر مین
اوسکو ایسا خبیر کیا - کہ ظاہر و باطن سب یعنی معرفت مین بیخود کر دیا - اور یہ ہی کہو نہ
کہ وہ فقیر صاحب شاہ مدار تہے - لیکن تحقیق نہین کہ کون بزرگوار تہے - اونہون نے

چوڑسدہ کو ولی بناکر رستہ لیا۔ اور چوڑسدہ نے سو دے کرامت کو ستا کیا۔ موتیتی
کو چوڑسدہ نے سامہو گوجری کے گہر پہونچایا۔ اور آپ اس پہاڑ مین کہ جہان اب اوسکا مکان
ہے چلا آیا۔ یہان گروا نامی ایک جوگی اقامت پذیر تہا۔ اور سحر سامری مین وہ بے مثل
و بے نظیر تہا۔ چوڑسدہ کا وہان رہنا اوسکو ناگوار ہوا۔ اعمال سحر سے وہ اوسکے
در پئے آزار ہوا۔ گاہے جادو کے اژدہاؤن سے ڈرایا۔ کبہی شیران سحر کا لشکر
اوسپر چڑہایا۔ الغرض تہدید و تخویف چوڑسدہ مین کوئی امر اوسنے باقی نہ چہوڑا۔ جب
سب ترکش تمام ہوئی جوگی نے عاجز ہوکر کان اپنا قتر ڈرا۔ آخر چوڑسدہ پر اوسکے عمل
ناپاک نے کچہ تاثیر نہ کی۔ جوگی نے زبون ہوکر یہ جادو کی کوئی تدبیر نہ کی۔ چوڑسدہ کی
ہیبت کرامت ایسی اوسکے دلمین سمائی۔ کہ کسیطرح سے اوس پہاڑ مین اوسکو
نیند نہ آئی۔ گروا سامری علیہ اللعنۃ کو گالیان دیتا ہوا وہان سے چلدیا۔ اور یہ بہاگ ہوتا
اور شتابی ایسا بہاگا کہ پہر اوسطرف منہ بہی نہ کیا۔ افضال لکہی چوڑسدہ کے ساتہہ رہا
کہ کیفیت اوس معرکہ کا اوسکے ہاتہہ رہا۔ پہر تو سب چوڑسدہ کو پوجنے لگے۔ اور دور دور
سے اکثر آدمی اوسکو پوجنے لگے۔ ہندو اور مسلمانون کا وہ پیر ہوا۔ اور مسکن اوسکا
کعبہ حاجات غریب و امیر ہوا۔ اور دریا تنک اوسنے نام پایا۔ کہ تمام ملک اوسپر
اعتقاد لایا۔ جب اوسنے راہ عدم کی لی۔ لوگون نے وہین قبر اوسکی بنادی۔ بہاگن
بدی چودس کو اوسجگہ میلہ بڑی دہوم دہام سے ہوتا ہے۔ اور وہ میدان اس وجہ
تنگ کثرت ہجوم سے ہوتا ہے۔ کہ تل رکہنے کو جگہہ نہین ملتی ہے۔ اسقدر ریتا اگر
پلتی ہے۔ اس میلہ مین پانی کی نہایت قلت ہو جاتی ہے۔ دو پیسے کو بہی ایک ٹکی
ہاتہہ نہین آتی ہے۔ وجہ یہ کہ چاہ کا وہان نشان نہین۔ یعنی اوس ویرانہ مین



کہین کنوان نہین۔ پہاڑ کچہہ کچہہ جہرتا ہے۔ تہوڑی سی جگہہ وہ پانی بہرتا ہے۔
اوس سے آدمی پیتے ہین۔ اور وہ ہی پانی سب پیتے ہین۔ اور جو بکرے چڑہاوے
چوڑسدہ کے ہوتے ہین۔ گوشت اونکا اسی پانی مین دہوتے ہین۔ اس باعث
وہ پانی بہی لال رہتا ہے۔ اور ہندو مسلمان کو وہ حلال رہتا ہے۔ اس میلہ
مین سب سے زیادہ یہ عمدہ بات ہے۔ اور بظاہر وہ نقد کرامات ہے۔ کہ کوئی مرد کسی
عورت سے نہین بولتا۔ بلکہ نگاہ بد سے طرف مستورات کے آنکہ بہی نہین کہولتا۔ چنانچہ
ابہی تک اوسپر عمل ہے۔ اور خلق مین وہ بات ضرب المثل ہے۔ اور سلطنت عالمگیر
مین قلعہ داران الور کا بہت زوال ہوا۔ ایک اگرچہ عرصہ بہی دخیل کار عہدہ رہا
کہ دوسرا بجائے اوسکے بحال ہوا۔ چنانچہ عہد عالمگیر مین سترہ کس قلعہ داری
الور پر مامور ہوئے۔ اور بقدر خواہش آب و دانہ نوکر رہکر دور ہوئے۔ نام اونکے
مفصل تفصیل ذیل مین داخل۔ عبد اللہ شغل شہر روز۔ میر عنایت اللہ۔ سید محمد
جواد بخاری۔ مرزا محمد امان۔ مرزا محمد طاہر خان۔ مرزا یادگار بیگ۔ خواجہ عبد اللہ
میر منصور۔ مرزا توختہ بیگ۔ اللہ وردی خان۔ مرزا عبد اللہ۔ مرزا اسفندیار
سید طیح۔ مرزا اصفی قلی بیگ۔ باقی خان۔ محمد حیات چیلہ۔ عبد الصمد میر طاہر خان
میر ضیاء اللہ پسر شکر اللہ۔ چنانچہ مرزا توختہ بیگ و صفی قلی بیگ نے الور ہی مین
قضا پائی۔ اور سواد شہر مین مدفن کی جا پائی۔ اور ۱۱۱۸ھ مین عالمگیر نے اکیانوے
برس چودہ روز کی عمر مین وفات کی۔ جہانداری مرزا معظم بہادر شاہ کے ہاتہہ لگی
بہادر شاہ نے سید حسن خان کو فوجداری میوات پر مقرر کیا۔ اللہ وردی خان نے
نیابت اونکی پاکر کام فوجداری انجام دیا۔ بعد شش پادشاہ قلی خان کو فوجداری

سیوات ہوئی - اوسکی ہی الور مین وفات ہوئی - بہادر شاہ کے پیچھے جہاندار شاہ
صاحب کلاہ ہوا یعنی مملکت ہند کا بادشاہ ہوا - اوسکی نظر مرحمت فیروز خان خانزاد
پر اسقدر مبذول ہوئی - کہ صورت معاش نام گرفتہ نہایت معقول ہوئی - رفتہ
رفتہ اوسنے یہ رسوخ پایا - کہ جہاندار شاہ نے اوسکو خطاب نوابی عنایت فرمایا -
اور وہ فیروز خان ساکن شاہ آباد تہا - ملک علاؤالدین ابن ناہر بہادر کی اولاد تہا
قصبہ شاہ آباد متصلہ تجارہ اوسی کا بسایا ہے - اور اوس قصبہ نے یہ نام بہی فیروز خان
ہی سے پایا ہے - ورنہ سیملی اوسکا نام تہا - اور بزمرہ دیہات اسم اوسکا ارقام تہا -
فیروز خان نے برسر امارت پہونچکر قلعہ بنایا - اور مکان اپنی سکونت کا موسومہ خاص
محل تیار کرایا - اور بازار کی بنیاد ڈالی - اور طرح آبادی قصبہ نکالی - اوسوقت مین
سائیتی اس قصبہ کے زمیندار تہے - بعد اداے جمع واجب وہ ہی مالک پیداوار
تہے - اور آخنو کی اور جیتو کی و ولی کی تین پٹیات تہی - کل گانو کی زمین انہین
پر تقسیم بروے حصہ جات تہی - سنہ ۱۱۲۴ ہجری مین باہم جہاندار شاہ عظیم الشان کے
لشکر آرائی ہوئی - اور دونون طرف سے کوشش تیغ درباب لڑائی ہوئی -
فیروز خان کہ ملازم جہاندار شاہ تہا - اور حاضر نبردگاہ تہا - ساتہہ جان نثاری کے
سرفروش ہوا - اور حق نمکخواری سے سبکدوش ہوا - نعش اوسکی شاہ آباد مین آئی -
اور سر راہ تجارہ مدفن کو اوسنے جا پائی - گنبد اوسکا بہت اچہا تعمیر ہے - اور کچہہ عربی
بہی اوسپر تحریر ہے - اولاد فیروز خان لقب نوابی سے ہنوز ملقب - معاش
کچہہ نہین رکہتے - روزگار پیشہ سب ہین - نمبردار قصبہ شاہ آباد کے اور ہین - رعایا اون
لبکت نوابون کے لوگ ہین - اور جو خانزادہ کہ زمیندار ہین - وہ گانو تیتی کہلاتے ہین



ان رشتہ اونکے نوابون کے یہان ہوجاتے ہین - بعد جہاندار شاہ محمد فرخ سیر
و رفیع الدرجات و رفیع الدولہ مین سیوات کا بدستور انتظام رہا - جو ملازم جہان
تعینات تہا وہین بدستور اوسکا قیام رہا ؛

## بیان محمد شاہ ثریا جاہ

سنہ ۱۱۳۱ ہجری مین محمد شاہ نے دیہیم فرمانروائی زیب سر فرمایا - اور تخت طاؤس
کو جلوس سے جلوہ گر فرمایا - اوسوقت مین سادات بارہہ کا زور تہا - حسن علی خان
عبداللہ خان کی شہنشائی حکومت کا شور تہا - وہ دونون سادات بارہہ سے
تہے - اور رہنے والے جانسٹہ کے - کہ جو اب ضلع مظفرنگر مین شامل - اور قسمت
میرٹہ مین داخل - دوران سلطنت فرخ سیر مین اونہون نے اقتدار پایا - اور
یہانتک عروج پایا - کہ تمامی منازل اختیارات کے سالک ہوئے - اور کل امور
سلطنت کے مالک ہوئے - غرور اونکو اس مرتبہ آیا تہا - اور یہ تکبر دلمین سمایا
تہا - کہ اکثر کہا کرتے تہے کہ نعلین ہماری بادشاہت کی کلاہ ہے - جسکے سر پر
ہم جوتہ رکہدینگے وہ ہی بادشاہ ہے - اور جو حسن علی خان عبداللہ خان کا ذریعہ ارتقا
زمانہ اونکا یاور و مددگار تہا - اچہے اچہے عہدون پر سرفراز تہے - سید شرافت علی
ساکن بارہہ قلعداری قلعہ الور پر ممتاز تہے - جب تک حسن علی خان عبداللہ خان
کا طوطی بولا - شرافت علی بہی نغمہ سنج رہا - اور بلبل وار فصل بہار پاکر خوف
خزان سے بے رنج رہا - وہ کہ انجام غرور خراب ہے - متکبرون پر خدا تعالی کا عتاب
ہے - معلم الملکوت تکبر ہی سے رانندہ درگاہ ہوا - اور بوجہ خود پسندی جادہ

راستی سے گمراہ ہوا۔ پس حسن علیخان و عبداللہ خان مع سب کے کیونکر فایدہ
پاتے۔ اور اوسکی پاداش مین کسطرح بار رنج و غم اوٹہاتے۔ جو زمانہ خواری اونکا
آیا۔ خود بینی کا ایسا مزہ پایا۔ کہ اقبال نے جواب صاف دیا۔ اور دبدبہ شوکت
نے آیندہ کو رادیا۔ آخر کار وہ دونون طعمہ شہباز قضا ہوئے۔ اور لقمہ دہان
اسد تیغ جدا جدا ہوئے۔ محمد شاہ اونکے مارے جانے سے نہایت شاد ہوا
اور آرام طبعی پاکر بند غم سے آزاد ہوا۔ حسن علی خان و عبداللہ خان کے مرتے ہی سب
متوسلین اونکے مورد زوال ہوئے۔ سامان مراتب اونکے یک لخت پایمال
ہوئے۔ معزولی شرافت علی بھی قلعداری قلعہ الور سے وقوع مین آئی۔ اور
عابد خان نے جگہہ اوسکی پائی۔ عابد خان چند روز بھی قلعہ داری پر رہنے
نہ پایا۔ کہ دست قضائے مبرم نے گلا اوسکا آدبایا۔ بعد فوت وہ دفن الور ہوا
اور بجائے اوسکے شاہ قلی خان پسر اوسکا مقرر ہوا۔ ۱۱۳۸ھ ہجری مین شیخ
ثناء اللہ پرگنہ الور کا ٹھیکہ دار ہوا۔ دو لاکھ چہتر ہزار دام سالانہ ادا کرنیکا ذمہ
دار ہوا۔ قمر الدین خان وزیر کا فرزند رشید اوس زمانہ مین فوجدار تہا۔ لیکن
انجام دہی کار عہدہ سے وہ دست بردار تہا۔ محمد سعید خان اوسکا نائب منتظم
مہمات یعنی دخیل کار فوجداری میوات رہا۔ اور عیاشی محمد شاہ کی طشت
از بام افتادہ۔ بلکہ حالات مشہورہ سے بہی سو حصہ زیادہ۔ سلطنت مین بوجہ
اسکے بہت ضعف آیا۔ مرہٹون نے سر شورش اوٹہایا۔ نادر شاہ کی لشکر کشی
اور دہلی کی غارتگری زبان زد عام ہے۔ اور بالتفصیل کتب تواریخ مین ارقام ہے
اور بعد پسر قمر الدین خان وزیر کے بازید خان خانزادہ عہدہ فوجداری پر



سر بلند ہوا۔ ہر اہل میوات اوسکی ماموری سے خورسند ہوا۔ اور پوشیدہ
نرہے کہ یہ بازید خان شہاب خان ابن ناہر بہادر کی اولاد سے تہا۔ اور
قصبہ پہاڑی متعلقہ حال بہرت پور مین آباد تہا۔ جد نامہ خانزادگان مین
عبد الصمد نامی شاعر سے ایک غزل بمدح اس بازید خان کے حوالہ قلم ہے۔
چنانچہ آگاہی ناظرین کتاب کو وہ بجنس تحت مین رقم ہے

## غزل

بود بازید خان عالیقدر — دشمن انداز و دستان پرور
تا کہ او بود در حد میوات — کسے ہرگز نہ برکشید سر
بہ سخاوت سخاوتش نوکر — بہ شجاعت ندیم فتح و ظفر
ملک میوات تارزول تمام — بود در خرچ مطبخش کمتر
حالیا ہم ہمین روح خوشش — ہست اولاد او بحشمت و فر
ہمہ با عہد او خود عمدہ — صاحب تیغ و مالک لشکر
این زمان ہم بحسب این ملک — نیست دیگر ستارن ہمسر
صاحب حشم و فیل از اجداد — مالک ملک کردہ حیدر
گفت عبد الصمد چو این غزلی — کہ بود این رسالہ را زیور

چنانچہ اس غزل سے ظاہر و ہویدا۔ اور صاف صاف یہ امر ہیدا۔ کہ جد نامہ
خانزادون کا بعد بازید خان کے ترتیب پایا ہے۔ بلکہ منکشف ہوتا ہے
کہ وہ اولاد کا بنایا ہے۔ کیونکہ لفظ بود واقع مطلع سے زمانہ بازید خان کا
ماضی ہونا عیان۔ اور توصیف اولاد بازید خان سے حال ہونا ور اخلاف
اوسکے کا چون مطلع مہر تابان۔ در ینصورت مضمون مقطع آئینہ صحت دکھلاتا ہے

Scanned with CamScanner

اور صورت اس امر کو شاہد کرتا ہے کہ جدنامہ خانزادگان فرزندان بازید خان
کا بنایا ہوا ہے - اور اس غزل نے واسطے اوس رسالہ کے بحر ظہور پایا ہے -
پس جدنامہ خانزادگان کی غیر معتبری بصفحہ اظہار - اور عدم صحت اوسکی مین صداقت
تحریر مؤلف بخوبی آشکار - یعنی جب یہ بات کھل گئی کہ وہ ابتدا سے تحریر مین نہین
آیا ہے - بلکہ بہت پیچھے کا بنایا ہے - اور کسی تاریخ سے ترتیب نہین دیا گیا ہے
موزونی طبع سے صرف اوسمین کام لیا گیا ہے - اور شاعرانہ ہونا آشکار -
اور خصوص ایسا کلام بے تصدیق ہر آئینہ بے اعتبار - پھر اوسکی صداقت کی
کوئی دلیل نہین - اور منزل راستی تک پہونچنے کی سبیل نہین - اب اوس
نسخہ سے جو کوئی حرف زن ہو - معتبر اوسکا کیونکر ممکن ہو - پس اے افسانہ گذار
مبادلہ کا ڈھنگ نہ کر - اور جھوٹون کا قافیہ زیادہ تنگ نہ کر - تو اپنے مطلب
اصلی پر آ - اور بیان اصل قصہ مین جوہر طبع دکھلا - پوشیدہ نرہے کہ مسجد
محلہ بیگم شہید واقع شہر الور عہد محمد شاہ مین بنائی گئی ہے - اور حاجی شاہ
فقیر جاروب کش درگاہ بیگم شہید کی سعی سے بامداد مسلمانان تیار کرائی گئی
ہے - اس مسجد کے پاس ایک سنہ ریزا تھا - لیکن عدم پرداخت کی وجہ سے
وہ ویرانہ تھا - نہونے مرمت سے ایسا بیکار محض ہوگیا - کہ آخر مسمار ہوگیا -
اب اوسکی صورت باقی نہ نمود بلکہ نشان تک مفقود ❊ شعر

شیخ نے مسجد بنا مسمار بتخانہ کیا ۔۔۔ جب تو کچھ صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ کیا

اور عہد محمد شاہ سے مصارف روشنی درگاہ بیگم شہید کو دو فلوس یومیہ ریاست
سے آئے جاتے ہین - اب بھی جاروب کشان درگاہ وہ بدستور چبوترہ سے



پائے جاتے ہین - بعد رحلت محمد شاہ احمد شاہ داد گر ہوا - اوسکے حضور سے
ذوالفقار جنگ کو حکومت میوات ملی اور شیخ عبد اللہ نائب اوسکا مقرر ہوا - بعدش
ذوالفقار جنگ معزول کیا گیا - اور عبد العلی خان کو عہدہ حکومت میوات دیا گیا -
سریر آرائے احمد شاہ تک عبد العلی خان بر سر حکومت رہا - اوسکی منتظمی سے
بہرہ انتظام خوبصورت رہا ❊

## بیان ظل سبحانی عالمگیر ثانی

جب احمد شاہ آنکھین نکلوا کر اندھا ہو بیٹھا - اور شمع چراغ بصارت بادشاہت کو
کھو بیٹھا - غازی الدین خان نے خلف جہاندار شاہ کو تخت پر بٹھایا - عالمگیر
ثانی اوسنے نام پایا - پیشگاہ عالمگیر ثانی سے قلعہ داری الور انتظام الدولہ
خانزادہ کو دی گئی - اور فوجداری میوات شاہزادہ عالی گوہر کو بخشی گئی -
لیکن شاہزادہ موصوف نے طرف الور کے قدم رنجہ نہین فرمایا - مصاحب بیگ خان
خلعت نیابت سے سرافراز ہو کر سوئے میوات آیا - زمان سلطنت عالمگیر
ثانی مین چرنداس نامی ایک شخص کامل ہوا - اور علم سرود مین بے بدل ہوا -
قصبہ ڈہرہ پرگنہ الور کا باشندہ اور قوم سے وہ ڈھوسر تھا - نام اوسکی مادر کا
کنجو اور اسم باپ کا مرلیدھر تھا - سنہ [illegible] اکبری مین چرنداس پیدا ہوا - باپ اوسکا
اوسے دیکھکر شیدا ہوا - پانچ برس اوسنے قصبہ ڈہرہ مین پرورش پائی -
بعدہٗ مادر اوسکی اوسے دہلی لے آئی - چرنداس کا نانا سبادلپور کا رہنے والا تھا
لیکن دہلی مین اوسنے رخت اقامت ڈالا تھا - یہ وجہ چرنداس کے دہلی جانیکی

ہوئی - اور وہین صورت پرورش پانیکی ہوئی - وہان اوسنے سن تمیز اور
علم وفضل حاصل کیا - تقدیر نے جوہر کمال سوا اوسکے کامل کیا شعر

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی | کس بی ہنر بہ ہیچ نیرزد عزیز من

عالم سرودہ مین جب چرنداس کی شہرت ہوئی - تو ہر ایک کے دلمین اوسکی قدر و منزلت
ہوئی - اہل دنیا دام طمع کے اسیر ہین - اور حرص ہوا کے دامنگیر - جہان کچھ
فایدہ کے امید پاتے ہین - بغیر بلائے خود چلے آتے ہین - اور اگر ایک
دیگر حریص ہوتا ہے - فایدہ ہوا تو حرص مین وہ اوقات اپنی کہوتا ہے -
خلق نے جو حالات کاملیت اوسکے معاینہ کئے - تو کسی نا کس نے چرنداس کے
دور کر جران نے - پہر تو زمانہ اوسکا مددگار ہوا - اور بخت یاور ہوا - لوگون نے گرد اوسکے ہجوم کیا
اور ہر شخص اعتقاد لایا جسنے کہ حال اوسکا معلوم کیا - معتقد اوسکا شراب عقیدت سے
متوالا تہا - اور مت چرنداس کا سب سے نرالا تہا - مگر سدی ۴ ہشت ۱۸۳۹ بکرمی کو
چرنداس نے دہلی مین قضا کی - چرنداسیون نے اوسکے ماتم مین قیامت بپا
کی - جہان اوسنے داغ پایا - وہین اوسکا سمادہ بنایا - بسنت کے دن میلہ
وہان ہوتا ہے - اور اجتماع کثیر مردمان رہتا ہے - اور ڈہرہ مین جس جگہہ
آنول نال اوسکے دفن وہان بہی چہتری تیار - اور کلاہ اور مالا چرنداس
اوسمین رکہی ہے اور منور برقرار - جیٹ سدی پونون کو اونکی زیارت ہوتی ہے
بہال اوس مقام مین بہی آدمیونکی کثرت ہوتی ہے - آمدم بر سر اصل داستان
دا عادہ میکنم لمطلب باستان - چنانچہ تواریخ سے یون عیان کہ غازی الدین خان
وزیر خود مختاری سے پادشاہ کو دباتا تہا - اور عالمگیر ثانی اوسکے احسانمند



ہونیکے سبب سے زندہ و بنایا تہا - بران خودسری غازی الدین خان کی یہ نوبت
ہوئی - کہ پادشاہ کے ملازمون سے بہی بدتر حالت ہوئی - اسپر غبار رنج پادشاہ
کے شیشہ دلمین بہرنے لگا - اور نخل عداوت اوسکا خیابان خاطر مین جگہ
پکڑنے لگا - آخرکار ہنگامہ تشریف آوری احمد شاہ درانی کی ہند مین عالمگیر ثانی
نے اعانت پاکر غازی الدین خان کو معزول کیا - اور نجیب خان روہلہ کو
واسطے عہدہ وزارت کے قبول کیا - یہ امر غازی الدین خان کو ناگوار ہوا -
اور درپے کنی عالمگیر مین پابند افکار ہوا - جب احمد شاہ ولایت کو چلا گیا -
غازی الدین خان نے مرہٹون کو بلایا - اور دخل اونکا تا پنجاب کرایا - یہ
سنکر احمد شاہ نے پہر عزم ہندوستان کیا - اور قصد تادیب غازی الدین خان
کیا - غازی الدین خان کو جو یہ خبر لگی - آتش خوف اوسکے پا سے تا سر لگی
اوسنے بہی فکر کے گہوڑے دوڑائے - کہ تا اپنے تئین بچائے - آخر سوچ
سمجہکر یہ ڈہنگ نکالا - کہ عالمگیر ثانی کو اپنے آدمیون سے مروا ڈالا - شاہزادہ عالی
گہر کو ساتہ باپ کے عناد تہا - اون دنون الہ آباد تہا - جو قتل عالمگیر ثانی نے
شہرہ پایا - شجاع الدولہ نے عالی گہر کو شاہ عالم نام رکہکر ہودج فیل کا تخت بناکر
بٹہایا - بعد مارے جانے عالمگیر ثانی کے نجیب الدولہ روہیلہ دہلی مین متکفل
امور سلطنت رہا - اور اوسکی رائے پر معمول کار پادشاہت رہا - احمد شاہ درانی
نے آکر مرہٹون کو مار ہٹایا - اور وہ سب علاقہ جو اونہون نے غصب کیا تہا
اونسے چہڑایا - اس مہم سے فارغ ہوکر احمد شاہ نے پہر ولایت کی راہ لی -
اور شاہ عالم نے اندیشہ نجیب الدولہ سے مرہٹون کی پناہ لی - جب نجیب الدولہ

مرگیا شاہ عالم بمدد مرہٹوں کے دہلی آیا - اور تخت سلطنت پر اوسنے جلوس فرمایا
لیکن انتظام کی کوئی شکل نظر نہ آئی - چارسو ملک مین فتنہ و فساد نے راہ پائی -
اور ہوائے خودسری نے کس و ناکس کا دماغ فلک ہشتم پر پہونچایا جسنے جسجگہ پر
قابو پایا - دخل مین لایا - کہین مرہٹہ دخیل کار ہوئے - کہین جاٹ عملدار ہوئے
کسیطرف سکھ نجف خانی ہوئی - کسی جانب حکومت ہمدانی ہوئی - تمام ملک ٹکڑہ ٹکڑہ
ہوکر بٹ گیا - نقشہ علاقہ میوات بہی پلٹ گیا - کبھی ایک حکمرانون کی وہ حکومت مین آیا
جہان جسکا قابو چلا اوسنے جا دبایا - حال مفصل اوسکا آگے تحریر مین آئیگا - اور
یہ قصہ مجمل آیندہ بصورت تفصیل دکہلائیگا -

## بیان عمل و دخل مہاراج سورجمل

واضح ہو کہ مہاراج سورجمل کا جد اعلیٰ راجہ تمن پال رئیس بیانہ کی نسل مین تہا -
اور راجپوت جادون اصل مین تہا - موضع سنسنی مین جواب تعلق راج بہرتپور ہے اوسکی
بود و باش تہی - اور غارتگری و رہزنی وجہ معاش تہی - ایک مرتبہ جمعیت اوسکی بقصد
غارتگری کہین کو جاتی تہی - اور سامنے سے برات جاٹون کی بیاہ کرا آتی تہی - باہم
ایک جگہ دونون مل گئے - اور وہ لقمہ چرب پاکر ہوائے کامیابی سے شگل گل
کہل گئے - چنانچہ غارتگری برات کو دست تعدی اونہون نے بڑہایا - اور سب
مال و اسباب لوٹ لیا جو کچھ پایا - حتیٰ کہ دولہن کو بہی پکڑ لائے - اور شاد و بامراد گہر
کو لوٹ آئے - وہ کہ حسن خداداد دولہن بصفی حب کا نمونہ تہا - اور سحر سامری سے
اثر مین دونا تہا - جد امجد مہاراج سورجمل کو اسنے ایسا مسحور کیا - کہ عقل و تمیز اور



شرم و حیا سے یک لخت دور کیا - اور متاع دل و جان اور غارتگر دین و
ایمان نے بیدرنگ لوٹا - کہ سب کچھہ بہی دیکر جیمیانہ چہوٹا - آخرکار بجز اسکے کچہ بن
نہ آیا - کہ بلالحاظ کفر تی تصرف مین لایا - مصرعہ اسپ زن و شمشیر وفادار کہ دید
وہ عورت بہی چاک کنندہ پردہ ناموس ہوئی - اور اوس اپنے عاشق زار سے
مانوس ہوئی - سچ ہے - ابیات

زن دوست بود دے زمانے
چون در بر دیگرے نشیند

تا جز تو نیافت مہربانی
خواہد کہ ترا دگر نہ بیند

پہر تو باہم وہ مطلوب و طالب تہے - گویا ایک جان دو قالب تہے - چند عرصہ مین
وہ زن باردار ہوئی - اور بعد مدت معہودہ جنکر صاحب پسر ہوئی - جو لڑکا اوسکے
تولد ہوا - وہ باسم کہنون نامزد ہوا - مگر کہنون راجپوتون مین نہ سمایا - ازدواج
اوسکا جاٹون کے یہان وقوع مین آیا - اسلئے نزدیک و دور - اولاد اوسکی جاٹ
مشہور - اور کہنون کے چار پسر تہے - ہر چہار باسم ہائے ذیل مشتہر تہے - برج
بہگوت - جوجہا - جیسکہا - چنانچہ جیسکہا و جوجہا دائرہ اسلام مین آئے - اور دین
حق پر ایمان لائے - اور برج و بہگوت پیرو مذہب قدیم رہے - یعنی دین آبائی کے
شریک و سہیم رہے - برج کی اولاد ٹہاکر مشہور ہے - وہ مورث اعلیٰ رئیسان
بہرتپور ہے - اور بہگوت کی اولاد فوجدار کہلاتی ہے - اور راج بہرتپور مین تعظیم
پاتی ہے - وہ کہ سنسنی اونکی سکونت کا اصلی محال ہے - اسوجہ سے گوت اونکا
سنسنوال ہے - اور برج کے پانچ فرزند تہے - اون سب مین بہاؤ سنگہہ
بخت بلند تہے - چنانچہ بہاؤ سنگہہ سنسنی سے اوٹہہ آیا - اور موضع تہون مین

اوسنے اپنا مسکن بنایا۔ اوسکے دو پسر تھے۔ اور دونون شریک پدر تھے۔ ایک کا
روپ سنگھ نام تہا۔ دوسرے کا بدن سنگھ عرف عام تہا۔ وہ کہ اوس زمانہ مین مہاراج
سوائی جے سنگھ رئیس جیپور مقامات کامان دکھوہری پر دخیل کار تھے۔
اغنی اوس علاقہ کے وہ جاگیردار تھے۔ اسلیئے ٹہاکر بدن سنگھ نے براہ دوراندیشی
مہاراج جے سنگھ سوائی سے دوستی کی۔ ہم کفو بدن سنگھ کو یہہ امر حد سے زیادہ
ناگوار ہوا۔ اور ہر ایک اوسکے درپئے آزار ہوا۔ چنانچہ حسود نے بدن سنگھ کو قید کر دیا
اور دام سلاسل کا صید کر دیا۔ ایک عرصہ پیچھے بہ زار سعی و سفارش اوس اسیر نے
قفس مقیدی قید سے رہائی پائی۔ اور بعد چھوٹنے کے جرٔت ذاتی سے فکر عوض
مین اوسنے طبیعت لڑائی۔ آخریون کام فرسائی راہ ہوا۔ کہ مہاراج جے سنگھ سے
امداد خواہ ہوا۔ اوسکے نزدیک وہ مہم کیا چیز تہی۔ مہاراج صاحب کو اوس سے زیادہ
خاطر بدن سنگھ کی عزیز تہی۔ فوراً لشکر آرائی کی۔ اور تھون پر سمت مین چڑہائی کی
اور جاتے ہی گڑہی تھون کے خالی کرا لیا۔ اور اوسکو بدن سنگھ کے حوالہ کر دیا۔
ٹہاکر بدن سنگھ موضع تھون کو بلا مشارکت غیری اپنے قبضہ مین لایا۔ اور کچھہ اور علاقہ
بہی عنایت مہاراجہ جے سنگھ سوائی سے تحریر پایا۔ مہاراج سورجمل ٹہاکر بدن سنگھ کے
خلف الرشید تھے۔ باب شجاعت مین یکتا و فرید تھے۔ جب رنگ بادشاہت
بیرنگ ہوا۔ اور ڈہنگ انتظام ملک بیڈہنگ ہوا۔ اعنی شاہ عالم کی بداقبالی
سے سلطنت مین ضعف آگیا۔ اور مملکت مین فتور راہ پاگیا۔ مہاراج سورجمل نے
بہی ہیون ہمت کی باگ لی۔ اور اپنے علاقہ تنگ کو فراخی دی۔ پیچہاڑی کو زور
مین لائے۔ اور اگاڑی کو قدم بڑہائے۔ جتنے مقابلہ کو پانو نکالے۔ اوسکے



فرزتے لے ڈالے۔ اِس خوف سے سب ٹھنڈے ہو گئے۔ نکتہ معما کیطرح کہو گئے
یہانتک ملک کشائی کے خوگیر ہوئے۔ کہ چند ہی روز مین رئیس باتوقیر ہو لئے۔
بران پیش بندی کو قلعہ جات بہرتپور و ڈیگ بنوائے۔ اور سپاہ حلقہ رکاب
ملازمت مین لائے۔ عامل برج و کٹھیر نے غاشیہ اطاعت اوٹھایا۔ جس کسینے
سرتابی کی اوسنے اپنے دم کو نمدا بند ہوا پایا۔ تمام ریاست مین کوئی منہہ زور نہ رہا۔
دہانہ ہیبت سے سگ زبان ہو کر قائزہ ہوئے۔ بکہیڑہ باگ ڈور نہ رہا۔ اور اولوالعزمی
نے جو اوس شہسوار کشور کشائی کو ہوا کے گہوڑے پر چڑہایا۔ بہ نیت تسخیر اکبرآباد
اوسنے شبدیز قصد کے کوڑا لگایا۔ پس جاتے ہی قلعہ اکبرآباد کو گولون سے
بہر دیا۔ اور قلعہ دار کا ناک مین دم کر دیا۔ ناچار وہ عاجز و زبون ہو کر فرار ہوا۔
اور بہاگ کر جمنا کے اوس پار ہوا۔ قلعہ مہاراج سورجمل کے تصرف مین آیا۔ مہاراج
موصوف نے اپنا قلعہ دار وہان بٹھلایا۔ بعد انتظام وہان کے مہاراج سورجمل
بہرتپور واپس آئے۔ اور ملک میوات کی طرف عزیمت کے گہوڑے اوٹہائے۔
فوج اوسکی تسخیر کو تعینات ہوئی۔ سہل کوشش مین مسخر سب میوات ہوئی۔
بلکہ بانسور تک دخل و عمل مہاراج سورجمل مین آیا۔ کہین کھٹکا بہی ہونے نہ پایا۔
بعد قبض و دخل تعیناتی سپاہ و قلعہ دار سے قلعہ الور کا انتظام کیا۔ اور بندوبست
مالی و ملکی کو ہر جگہہ مناسب تقرر حکام کیا۔ الور و تجارہ دونون چہوٹے چہوٹے
محکمہ جات اِس ملک کے صدر ہوئے۔ اور چارسو بند طریق غدر ہوئے۔ ۱۸۱۰ سمت بکرمی
مین بعد تیاری قلعہ بہرتپور و ڈیگ مہاراج سورجمل نے عزم میوات فرمایا۔ اور بہرتپور
سے روانہ ہو کر خیمہ اونکا جانب فیروزپور جہر آیا۔ وہان سے سو تجارہ نہضت کی

اوذیل سے آگے بڑہکر کمالات صوری ومعنوی میان مرادشاہ کی اصفا کیے حقیقت
کی۔ واقعی اوسوقت مین خرق عادات اونکے چون مہر درخشان تہی۔ کسو ناکس کرامت
باہرہ میانصاحب کے ثناخوان تہے۔ مہاراج سورجمل نے جوحال اونکا گوش زد فرمایا۔
بے اعتقادی سے اوسکا باور نہ آیا۔ بران چاہا کہ اونکا امتحان لے۔ اور حقیقت
اون کی پہچان لے۔ وہ کہ ہمراہ مہاراج صاحب ایک ہاتی مست تہا۔ اور سب
ہاتیون مین وہ زبردست تہا۔ اوسکے فیلبان کو مہاراج نے بلایا۔ اور یون ارشاد
فرمایا۔ کہ اس فیل کو لیجاکر میان مرادشاہ پر ہول دے۔ اور اونکی خرطوم اذیت
اونکی وجود کا نداریکو دہول دے۔ فیلبان بے ایمان نے بہی مطابق حکم کے
عمل کیا۔ کہ فیل مست دیو سرشت کو میانصاحب پر حملہ کردیا۔ بہلا شیران حق پر
پرکوئی حملہ کرسکتا ہے۔ ہاتی کیا دیو بہی طرف اونکے قدم نہین دہر سکتا ہے
جب میانصاحب تہوڑی دور رہے۔ فیل نے اونکے سجدہ کو سر جہکایا فیلبان نے
ہرچند گجباک سے دباخت دی لیکن اوسنے قدم بہی آگے نہ اوٹہایا۔ بشاہدہ
اسکے طایر ہوش مہاراج صاحب کے اوڑگئے۔ اور کچہ بدگمانی سے اوسیوقت
جانب شاہراہ اعتقاد مڑگئے۔ یعنی ہودج سے اوترکر پیادہ پا خدمت میانصاحب
مین آئے۔ اور اپنی تقصیر کے عذرخواہ ہوکر معذرات درمیان لائے۔ وہ کہ
دل فقیرونکا بے کینہ ہے۔ اور گرد وغبار سے پاک سینہ ہے۔ میانصاحب نے
اوس حرکت ناشایستہ کا کچہ ملال نفرمایا۔ اور ساتہ مہربانی کے مہاراج صاحب کو
پاس بٹہلایا۔ مہاراج صاحب تہوڑی دیر بیٹہکر اوٹہہ آئے۔ اور دل سے کرامت
میانصاحب پر یقین کامل لائے۔ بران حکم جاری کیان میانصاحب کا مدادکیا



اور موضع حسن پور سے معارف اونکے معانی مین دیا۔ ہنوز وہ گانو معافی مین چلا آتا
ہے۔ محاصل اوسکا خرچ مین فقیران درگاہ میانصاحب کے آتا ہے۔ اور پوشیدہ نرہے
کہ سہارنپور میانصاحب کا اصلی مکان تہا۔ اور مدارئہ اونکا خاندان تہا۔ مرشد سے
فیض کمال پاکر حسن پور مین آئے تہے۔ اور اہل میوات کو اپنے حلقہ اطاعت مین
لائے تہے۔ اور مہاراج سورجمل نے پانی چاہ موضع سرہٹہ کو نوش فرماکر بہت پسند
کیا۔ بلکہ ساتہ تعریف بیحد کے مرتبہ اوسکا یہانتک بلند کیا کہ اگر کسی تدبیر سے یہ کنوان
زمین سے نکل سکتا او تابہرتپور چلیکتا ہم ضرور ہجاتا اور اوسکے پانی سے فائدہ پاتے
درحقیقت آب اوس چاہ کا نہایت شیرین وخوشگوار ہے۔ اور ہلکا اور ہاضم طعام
اور مزہ دار ہے۔ ہتمارہ سے چلکر مہاراج صاحب کا کٹھنگڑہ جاکے خیام ہوا۔ اور
کئی روز وہان مقام ہوا۔ بنیاد قلعہ کٹھنگڑہ کی مہاراج صاحب نے اپنے سامنے
قایم کرائی۔ تب وہان سے کوچ کی ٹہرائی۔ چنانچہ قلعہ کٹھنگڑہ بحکم مہاراج سورجمل
صورت تعمیر مین آیا۔ اور برج وفصایل سے نقشہ اسلوبی اوسنے پایا
اور کٹھنگڑہ سے مہاراج صاحب بہادرپور مین رونق افروز ہوئے۔ رئیسان
بہادرپور ملازمت سے شرف اندوز ہوئے۔ اور رئیس وزمیندار بہادرپور
سادات عظام تہے۔ اور اس دیس مین وہ بڑے نیکنام تہے۔ مہاراج صاحب
نے بہی اونکی بڑی قدر ومنزلت فرمائی۔ بلکہ یہانتک عزت وآبرو بڑہائی۔ کہ اونہین
اپنے ساتہ لیجانیکا ارادہ کیا۔ اور واسطے ملازمت خاص کے اونکو آمادہ کیا۔
اقبال نوکری طوعاً وکرہاً اونہون نے کرلیا۔ لیکن ساتہ جانے مین بہانہ جو ہوکر
جواب دیا۔ کہ جب دائرہ دولت حضور اقدس کا ہم تپور مین نزول واجلال فرمائیگا

اور خاطر گردون مآثر کو تک و تاز سفر سے استقلال آئیگا - جانبازان ہی حاضر
حضور ہوجائینگے - اور تعمیل حکم محکم نفیس توام بجالائینگے - مہاراج صاحب نے
یہ وعدہ حتمی اون سے کرالیا - اور الور کا وہان سے رستہ لیا - بہادر پور مین
جو ہین توپ کوچ کی سر ہوئی - الور مین فوراً سواری مہاراج صاحب کی خبر ہوئی -
جو لوگ نمبردار تھے اور پیشوائی کے واسطے تیار تھے - اپنے اپنے تزک و احتشام
سے روانہ ہوئے - اور تا حد حاضر معہ نذرانہ ہوئے - جب مہاراج صاحب
تشریف لائے - سب نے نذرون سے رسوخ امتیاز پائے - مہاراج صاحب نے
رونق افزاے الور ہوکر قلعہ کا ملاحظہ فرمایا - اور اوسکو ہر طرح سے قابل پسند پایا
بران بنانے محل کا اوسمین ارشاد ہوا - حکم ہوتے ہی مہورت بنیاد ہوا - یعنی تعمیر
محل شروع ہوئی - اور بنیاد اوسکی موضوع ہوئی - وہ محل بنام نامی مہاراج صاحب
مشہور عام ہے - یعنی سورج محل اوسکا ہنوز نام ہے - اور اوسکی برابر مین جو محل
زنانہ زینت تعمیر پایا ہوا ہے - وہ بھی مہاراج سورجمل کا بنایا ہوا ہے - اور
تین تالاب موسوم کنڈ قلعہ مین بحکم مہاراج صاحب تعمیر تفصیل ان تینونکی بقید
عرض و طول ذیل مین تسطیر *

| نام کنڈ | طول | عرض | عمق |
| --- | --- | --- | --- |
| سورج کنڈ | [illegible] درعہ | [illegible] درعہ | [illegible] درعہ |
| ڈونڈیا | [illegible] درعہ | [illegible] درعہ | [illegible] درعہ |
| چاند پول | [illegible] درعہ | [illegible] درعہ | [illegible] درعہ |

اور اسم دروازہ ہاے قلعہ بھی مہاراج سورجمل سے نام نہاد - یعنی جو نام ہر جہا



باب قلعہ مشہور ہین وہ مہاراج صاحب سے ایجاد - اور جو اسماے سابق دروازہ
ہاے قلعہ تھے اونکو مہاراج سورجمل صاحب نے بدل دیا - اور دروازہ شرقی کو
سورج پول اور غربی کو چاند پول اور جنوبی کو لچھمن پول اور شمالی کو اندھیری نام زد
کیا - اور جو معافی واودک وغیرہ بطور خیرات مقرر تھے - وہ بدستور معاف رکھے
اور نئی اسناد اونکی بخشی - اور انتظام علاقہ باحسن الوجوہ فرمایا - بعد تین ہوے
بہرت پور رسان بارگہ معاودت کو اوٹھایا - بہرتپور پہونچکر سادات بہادر پور
کے جو وعدہ وعید یاد آئے - بنظر پرورش حکم بھیجکر اونکو طلب فرمائے - لیکن
سختی ایام منحوس سے اونہون نے اوس طلبی کو بھی سر سری مین ڈالدیا - اور
حکم آور کو حیلہ بہانہ کرکے ٹالدیا - اس امر پر مہاراج صاحب نے جب وقوف
پایا - آتش غیظ سے دامان صبر کو صاف جلایا - اوسی حالت غصہ مین قتل
و تاراج بہادر پور کا حکم اصدار ہوا - اور لشکر جرار الفور صدور ہوا وسکے طرف بہادر
پور کے گرم رفتار ہوا - فوج مہاراج صاحب نے بہادر پور پہونچکر مورچہ لگادئے -
اور توپون سے صدہا آدمی اوڑادئے - اور ہزیمیون سے جو سیدون مظلوم
پر یہ جور و جفا ہوا - وہ ظلم صریح بصورت واقعہ کربلا ہوا - مجبور سید بیچارہ سرزدہ
نکل گئے - اور گھرون کو بہرے چھوڑکر وہان سے ٹل گئے - اور راہ راست
پہیا قصبہ کھوساولی مثل تیر ہوئے - وہان جاکر پاس ذوالفقار خان کے
پناہ گیر ہوئے - یہان ستمگارون نے شہر کو خوب لوٹا کھسوٹا - رعایا بیچاری کے
پاس ٹوپی رہی نہ لنگوٹا - اور زمینداری بہادر پور میوان و اہیران کو مہاراج سے
عنایت ہوئی اور ضبط وہ اونکی قدیمی ریاست ہوئی - اور جو مشہور ہے کہ قلعہ

الور مین مہاراج سورجمل کا خزانہ ہے۔ اوسکو کوشش کوئی یقین کرے وہ دیوانہ ہے
کیونکہ مہاراج سورجمل اپنا گھر چھوڑ کر اسجگہ کیون خزانہ دباتے - اور ریاست گاہ
بھرتپور سے دولت یہان لاکر گنواتے۔ اور اگر اسپر ہی یقین کیا جاوے کہ مہاراج
سورجمل نے خزانہ واسطے دفن کے وہان بھجوایا۔ تو کسطرح باور ہو کہ وقت چھوڑنے
قلعہ کے مہاراج جواہر سنگھ بیٹے نے اوس سے ہاتھہ اوٹھایا - اور دست بردار ہی قلعہ
اور مہاراج جواہر سنگھ کا قصہ آگے آئیگا - اور یہ داستان بالتفصیل ناظرین کو
مولف آیندہ سنائیگا بسنہ ۱۱۷۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۰ بکرمی مین بعہد شاہ عالم
ازان سنجیب الدولہ امین محمود خان کے ہاتھہ سے قتل مہاراج سورجمل وقوع مین آیا -
اور باوجود تلاش اونکی نعش کا کہین کسینے پتہ نہین پایا۔

## بیان حکومت مہاراج جواہر سنگھ علو ہمت

بعد مارے جانے مہاراج سورجمل کے جواہر سنگھ تمکین مسند ریاست بھرتپور ہوا۔
اور گدی پر بیٹھتے ہی سرمست بادۂ نخوت وغرور ہوا۔ جوشش جوانی سے باپ
کے قدم بقدم دہرنے لگا - اور ہواے خودسری سے دماغ اوسکا بہرنے لگا -
چنانچہ خویشتن بینی سے وہ جب نظر اوٹھاتا تھا۔ اپنے زعم مین مقابل اپنا کسیکو
نہین پاتا تھا۔ بتدریج شدہ رعونت نے یہانتک نوبت اوسکی پہونچائی - کہ دلی پر اوسنے
نظر بد سے چشم قصد اوٹھائی - سنہ ۱۸۲۳ مین فوج جرار لیکر بیخوف وخطر اوس جانب
رہ نوردی کی - اور واسطے کامیابی اس مہم کے نہایت مردی کی - جو نصیب اوسکا
یاور اور اقبال یار ہوا - نصرت خداداد سے وہ مددگار ہوا - یعنی دلی پر اوسنے



فتح پائی - اور غنیمت وہان سے بہت کچھ ہاتھہ آئی - تخت بادشاہی کسی جادون
کے ہاتھہ سے نہ چھوٹا - اسد رجہ لال قلعہ کو جاکر اونہون نے لوٹا - ہنوز وہ تخت معروف
بہون ڈیگ مین پڑا ہے - عرض وطول اوسکا بدرجہ اوسط ہے نہ بہت چھوٹا ہے
نہ بڑا ہے - دلی پر فتح پاکر بخت مہاراج جواہر سنگھ کا ایکسے ہزار ہوا - اور اپنے
زعم مین خودآرا وہ صورت رستم واسفندیار ہوا - بادۂ کبر ومنی سے سرشار ہوکے
متوالونکی طرح بکنے لگا - اور ہردم نشۂ غرور سے چارون کھونٹ تکنے لگا - یہ مے جب اثر
کیف اپنا دکہاتی ہے - آدمی کو لایعقل اور دیوانہ بناتی ہے - پہر اوسکے کیفی
کا یہ ظرف کہان کہ جسمین وہ شراب سماوے - اور ایسا اوچھا خم کیونکر نہ اوبل جاوے
جب یہ رحیق جوش مین آئی مہاراج جواہر سنگھ مست صہبائے تکبر ہوکر آپے سے
نکل گئے - اور ساتھہ مین رسم وراہ قدیم جیپور کی توڑنے پر بجلی کی طرح بہل گئے -
عوام مین ظاہر اشنان پشکر کا ارادہ کیا - اور درپردہ خیال جنگ جیپور پر دل نہاد
کیا - بالکشان اسحال کے نواب ثابت خان وذوالفقار خان رئیسان گوسالی و
کو جنکا ذکر آیندہ آئیگا نہایت فکر ہوا - اور باہم اون دونون بھائیون کے مشورتا
یہ ذکر ہوا - کہ رئیس بھرتپور کا اگر ساتھہ دیا - تو جیپور والون سے رشتہ رسم گویا
قطع کیا - اور کاش جیپور کی حمایت کی - تو مہاراج جواہر سنگھ سے صریح عداوت
کی - پس اب کیا تدبیر کیجاوے - اور یہ مشکل سخت کیونکر صورت آسانی پاوے -
آخر بعد فکر وغور اونکے ذہن مین آیا - اور مشورہ دینے ارباب اسبات کے قرار پایا -
کہ دونون مین سے ایک رئیس جیپور کا طرفدار ہو - اور دوسرا مہاراج جواہر سنگھ
کا مددگار ہو - بران استخارہ نواب ثابت خان کے جیپور جانیکا ارادہ ہوا - اور

نواب ذو الفقار خان پر بیجا آوری خدمت مہاراج جواہر سنگھہ کا حصہ ہوا۔ واضح
ہو کہ یہ دونون برادر شہاب خان ابن ناہر بہادر کی اولاد تھے۔ اور پیروی طریقہ
اماسیہ سے محب آل اطہار امجاد تھے۔ قصبہ نگر سے اوٹھ کر گوبسادلی مین ذو الفقار
نے قلعہ بنایا تھا۔ اور اپنی جوانمردی سے اطراف وجوانب مین شہرۂ عظیم پایا
تھا۔ جبکہ نواب ثابت خان جیپور جانیکو طیار ہوئے۔ تو پرتاب سنگھہ جاگیردار
ماچری بہی کہ جنکا قصہ کامیابی ریاست الور آگے آئیگا اِس راز نہفتہ سے
خبردار ہوئے۔ اونہون نے بہی دور اندیشی سے اوسوقت خوب سمجھا۔ کہ چڑہ
جانا جیپور پر نہایت معیوب سمجھا۔ چنانچہ نواب ثابت خان اور پرتاب سنگھہ جی دونون
رفاقت رئیس بہرتپور سے کنارہ گیر ہوئے۔ اور سیدہے جیپور کو راہ پذیر ہوئے
زبانی اونکے مہاراج پرتاب سنگھہ رئیس جیپور نے جو حال قصد فاسد مہاراج
جواہر سنگھہ گوش زد کیا۔ فوراً تمام بہائی بیٹون کو طلب بتاکید اشد کیا۔ اور
سمت ۱۸۲۳ بکرمی مین مہاراج جواہر سنگھہ نے ساتھ فوج جرار و سرداران نامدار و
فیلان صف شکن اور اقواپ کوہ کن پشکر کو کوچ فرمایا۔ اور از راہ جوش شجاعت
و تقاضائے دلاوری و ہمت رئیس جیپور سے یہ کہلا بہجوایا۔ کہ جبتک ہم پشکر
سے واپس آئین تیار ہو جاؤ۔ اور جو کچھہ تمسے سامان ہو سکے اوسمین دریغ نکرو
یہ سنکر مہاراج پرتاب سنگھہ نے تیاری مین اور بہی عجلت کی۔ اور فراہم تمام اپنے
بہائی بیٹون کی جمعیت کی۔ جسوقت مہاراج جواہر سنگھہ بعد فراغ اشنان پشکر
لوٹ کر آئے۔ فوج جیپور نے بہی اونکے استقبال کو نشان اپنے آگے بڑہائے
موضع ماؤنڈہ پر بہر دو لشکر کینہ خواہ کا مقابلہ ہوا۔ اور طرفین کیجانب سے پسند دکی



در صلح قصد مجادلہ ہوا۔ لیکن بوجہ کسل راہ اوس روز ارادہ جنگ ملتوی رہا۔ اور
دوسرے روز عزم بالجزم محاربت قوی

شعر

سحر چون ازین چشمۂ رشک ناب  برون تاخت ناشستہ رو آفتاب

یعنی لیلائے لیل نے جب سرمہ سیاہی آنکھون سے دہو ڈالا۔ اور دلارام صبح نے
واسطے آرائش کے آئینہ روز نکالا۔ پیدل سوار قرینہ بہ قرینہ صف آرا ہوئے۔
توپچی بہی شائستہ مورچے لگا کر مصروف وغا ہوئے۔ توپون کی آواز زہرہ
شگاف نے شور محشر اوٹھایا۔ سوتے ہوئے مردون کو دہوکہ صور اسرافیل دیکر چونکایا
شہاب ثاقب لوگون سے شیاطین تکبر کافور ہوئے۔ بدحواس و مضطرب الحال سب
اہل غرور ہوئے۔ وہ نہنگ بحر اجل حسرت منہہ کہولکر آیا۔ صف کی صف کو ایک
لقمہ بنایا۔ یہ دیکہکر دلیرون نے شور غوغا مچایا۔ اور ایک دوسرے کو یون زبان
پر لایا۔ کہ مرد و سفت کیون مرتے ہو۔ نام آوری کیون نہین کرتے ہو۔ اِس
قضاء مبرم کا کبتک نشانہ رہو گے۔ جب مر گئے پہر داد مردانگی کیا دو گے۔
دل کی حسرتین نکال لو۔ ایکمرتبہ حملہ کرکے زور مقابل تو دیکھہ بہال لو۔ یہ ان جو
شیر دل تھے آگے آئے۔ اور قدم آگے کو بڑہائے۔ پہر تو طرفین سے دہاوا
ہو گیا۔ اور قاعدہ ضابطہ جنگ یک لخت کہو گیا۔ جبتک دونون لشکرون مین
فاصلہ رہا۔ بندوق اور تیر سے مقابلہ رہا۔ جسوقت کہ دور وہ فصل ہوا۔ ایک
دوسرے سے وصل ہوا۔ پہر تو ایسی تلوار چلی۔ کہ سر اوپر یا ہوئے اور اتنی خون
سے لال زبان کٹار تہی۔ اور سر خر و خنجر کی دہار تہی۔ یہ جنگ مغلوبہ ایسا بریا تہا
کہ غالب و مغلوب تمیز نہوتا تہا۔ جاٹون نے میدان رزم مین بہت کچھہ پانو گڑائے

اور مرنے مارنے کو جان بکف آئے۔ مگر راجپوت بھی زمین پکڑ گئے۔ اور اپنی
اڑ پر اگر اکڑ گئے۔ ہٹیلے پن سے قدم بھی پیچھے نہ ہٹایا۔ آگے بڑھ بڑھکر سر کاٹا اور
کٹایا۔ نواب ثابت خان بھی اوسوقت خوب بہادری کر رہا تہا۔ کہ خون جا بجا بدستی
اوسکی سے پھر دلیر بے مارے مر رہا تہا۔ آخر آسیب چشم بد سے ساتھ زخمون
کثیر کے وہ بھی چور ہوا۔ کہ مرنیکے نزدیک اور جینے سے دور ہوا۔ ذوالفقار خان
نے یہ حال دیکھکر اوسکو جا سنبھالا۔ اور راو دہولی کو مار کر اوسکے ہاتی پر مجروح
کو ڈالا۔ پھر لڑتا ہوا فیل اپنے بھائی کا لیکر نکل آیا۔ اور شجاعت مین ثابت خان سے
بھی زیادہ اوسنے نام پایا۔ الغرض جب ہاتھ پانو جاٹون کے تگ و تاز کرتے کرتے
شل ہو گئے۔ اور راجپوت لاجرم مثل جبل ہو گئے۔ گہبرا کر فوج بہرتپور بہاگ نکلی۔
لیکن عقلمند راجپوتونکی تب بھی آگ نہ نکلی۔ کہ اوسپر بھی لڑائی سے اونہون نے ہاتھ
نہ اوٹھایا۔ اور تعاقب کرکے لشکر بہرتپور کا پیچھا دبایا۔ جو کہ فوج شمرو صاحب کی
مہاراج جواہر سنگہ کے ہمراہ تہی۔ اور وہ قواعد دان اور بنی ہوئی سپاہ تہی
اوسنے عساکر جیپور کو روکا اور ہٹایا۔ اور بہگوری فوج بہرتپور کو بچایا اور بہرتپور
پہونچایا۔ مہاراج جواہر سنگہ جو اپنی خودپسندی کی سزا کامل پا گئے۔ سب سے
پہلے بہاگکر بہرتپور آ گئے۔ جاٹنیان اونکی خوب ڈہول اوڑاتی پہرین۔ کہ راگ جسکا
مصرعہ اولی یہ ہے مدتون گاتی پہری مثل بل گٹ گیا پتنگر کے بنانے سے
اس لڑائی مین لشکر دونون ریاستون کا کٹ کر یہانتک پایمال ہوا۔ کہ غنیمون
سے اونکو اپنا گہر بچانا محال ہوا۔ سمبت ۱۸۲۵ مین مہاراج جواہر سنگہ قلعہ آگرہ مین ہاتھ
مدارسیخان میو سے مارے گئے۔ اور بجائے اونکے رتن سنگہ مسندنشین ہو کر



رئیس بگاڑے گئے۔ بعد فوت نجیب الدولہ شاہ عالم الہ آباد سے دہلی آیا۔ اور
نجف خان کو اوسنے خلعت وزارت سے سرفراز فرمایا۔ خان موصوف نے رئیس بہرتپور
کا ناک مین دم کر دیا۔ اور تیر کیطرح سیدہا اوسکا بل و خم کر دیا۔ اور پرتاب سنگہ
جاگیردار ماچیری نے والی جیپور کو ایسا دبایا۔ کہ وہ بھی اپنی جان سے عاجز آیا۔
نجف قلیخان و اسمعیل خان و شفیع خان و محمد بیگ ہمدانی نجف خان کے سردار تھے۔ اور وہ
سب اپنے وقت کے رستم و اسفندیار تھے۔ اونکی قوت بازو سے نجف خان نے
خوب نقارہ کشورستانی بجائے۔ ستارہ کرتے سکڑدہ کیا بلکہ ڈیگ تک سب محالات
اوسنے آدبائے۔ سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین نجف خان رگرائے ملک جاودان ہوا۔
اوسکے مرتے ہی بدنظمی سے ملک پریشان ہوا۔ کہ سرداران نجف خان بھی خودسر
ہو گئے۔ اور اپنے اپنے زعم مین نجف خان کے برابر ہو گئے۔ چنانچہ اون کے
آپسمین ایک عرصہ تک عناد رہا۔ اور ایک دوسرے سے برسر فساد رہا۔ شفیع خان
نے نجف قلیخان کو گرفتار کرکے ڈیگ مین قید کیا۔ بعد چندے ہمدانی نے شفیع خان
کو بھی وہین فریب بصورت صید کیا۔ جب شفیع خان اپنا کیا پا گیا۔ نجف قلیخان رہائی
پاکر کانوند آ گیا۔ ازان بعد مادہوراو سیندہیہ ہمدانی پر چڑھ آیا۔ اور ڈیگ سے
اوسکو مار بہگایا۔ سنہ ۱۱۹۸ ہجری مین اکثر مقامات میوات ہاتھ سکون سے تخت و
تاراج ہوئے۔ اور سب آدمی ایسے لٹے کہ نان شبینہ سے محتاج ہوئے۔ اس واقعہ
کے دو برس پیچھے مادہوراو سیندہیہ و رئیس جیپور بر سر کارزار ہوئے۔ ہمدانی
و اسمعیل خان والی جیپور کے مددگار ہوئے۔ ہمدانی روز جنگ گولہ توپ کا نشانہ
ہوا۔ اسمعیل خان سیندہیہ سے مصاف جو رستمانہ ہوا۔ مادہوراو سیندہیہ نے

اوس سے عہدہ برآ ہوکر بہاگنے کو منہ موڑا - مگر اسمعیل خان نے آگرہ تک اوسکا
پیچہا نہ چہوڑا - مادہورا و نقد و جنس سے خالی ہوکر بے بازی ہوا - مال موذی
نصیب غازی ہوا - پہر بادشاہ اور نجف قلیخان مین معرکہ آرائی ہوئی - اور بمقام
ریواڑی باہم خوب لڑائی ہوئی - لیکن شاہ عالم اس جنگ مین کامیاب نہوا - اور
زد و ضرب فوج مقابل کا اوس سے جواب نہوا - بران بادشاہ نے ٹہنڈی آتش
ستیز کی - اور دہلی کو معرکہ رزم سے گریز کی - یہ بادلی پاکر نجف قلیخان صورت
تازی میمال ہوا - اور شکار ملک پر دانت تیز کرکے منہ اوسکا لال ہوا - اب ملک مقبوضہ
اوسنے حسب معمول پایا - اور پٹہ دخل تجارہ مزید حصول پایا - سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین غلام قادر
پوتے نجیب الدولہ اسمعیل خان سے متفق ہوکر قلعہ مین درانہ چلا آیا - اور ساتہہ بیرحمی
و بیدردی کے آنکہین شاہ عالم کی نکال لایا - باستماع اس حال کے مہاجی سندیہ
نے دہلی آکر اسمعیل خان کو طمع ملک نجف قلیخان دیکر طرف ریواڑی کے ٹالا -
اور غلام قادر کو گرفتار کرکے ساتہہ عذاب سخت کے مرنا ڈالا - جب اسمعیل خان
ریواڑی آیا - نجف قلیخان نے اوسکے دفعیہ کو بہت کچہہ ہاتہہ پانو پہیلائے -
پر کسی پہلو زیر کرنے اسمعیل خان کے داو گہات نہ پائے - اوس پہلوان زمان
یعنی اسمعیل خان نے نجف قلیخان کو ایسا اڑنگہ پر چڑہایا کہ اوس سے بجز اسکے
کچہہ بن نہ آیا کہ نصف ملک دیکر پیچہا چہوڑایا - بعد کو چشمی بادشاہ مادہورا و سندیہ
سلطنت کا وکیل و مختار ہوگیا - اور انتظام امور مملکت کا اوسپر انحصار ہوگیا -
سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین مادہورا و سندیہ اسمعیل خان سے خازم پیکار رہوا - ایک ماہ
اسمعیل خان نے اوسکا مقابلہ کیا - آخر شکست پاکر جیپور کو فرار ہوا - سندیہ نے



نے ملک اوسکا دبالیا - بلکہ میوات تک آلیا - میوان نے بہی اس گرد مین خوب
گرد اوڑایا - کہ بہت سے دیہات کو خانزادون سے جا چہڑایا - جب نجف قلیخان
فوت ہوا - اور باغ حیات اوسکا پامال از دست ملک الموت ہوا - قلعہ کا نونڈ
کو دیکہکر مادہورا و سیندہیہ کے منہہ مین پانی بہر آیا - آخر نہ رہا گیا فوج جرار لیکر
جانب اوسکے آیا - اسمیعل خان نے جو یہ حال سنا جیپور سے آکر بیگم
نجف قلیخان کی مددگاری کی - اور ساتہہ لشکر سیندہیہ کے لڑائی بڑی بہاری
کی - لیکن جو دن برے آگئے تہے لوہا ٹوٹ گیا اڑنا دشوار ہوا - بلکہ محصور ہونے
سے جو وقت سے تنگی کی مجبور خود حاضر ہوکر گرفتار ہوا - پہر تو مادہورا و سیندہیہ
نہایت زور مند ہوا - پادشاہ بہی اوسکا نظر بند ہوا - لارڈ لیک صاحب نے آکر مرہٹون کا
زور گہٹایا - اور شاہ عالم کو اونکی مقیدی سے چہوڑایا - اوسوقت تک حال
قبضہ ملک بیک قرار نہین رہا - یعنی کوئی ایک جگہہ جم کر دخیل کار نہین رہا -
پر سمت ۱۸۰۳ بکرمی تک الور سے دخل مہاراج جواہر سنگہ نے جنبش نہ کہائی - بعد اوسکے
بہی چہٹ جانیکی باری آئی - آیندہ احوال اوسکا مفصل عیان ہوگا - اور ذکر پرتاب سنگہ
جی مین یہ قصہ بیان ہوگا ۔

## بیان تابندگی مہر اقبال مہاراج پرتاب سنگہہ جی نیکو خصال

واضح ہو کہ پرتاب سنگہہ جی ریاست الور کے بانی مبانی ہوئے - اور خوش نصیبی
اور جوانمردی مین لاثانی ہوئے - کش نامی خلف راجہ رام چندر سے نسب اونکا
برو ظہور - اور حسب چندر نسبی معروف و مشہور - و ولد راے جی ولد سودہ دیو جی

کچھواہا جد امجد اونکے گوالیار سے اونکر اول دوسہ مین آئے تھے - اور بیاوری
اقبال بعد قتل مینہ ہا محیط ملک ڈہونڈہار کو اپنے قبضہ و تصرف مین لائے تھے -
جب وہ دیس خداداد ہاتھہ آیا بمسند حکومت پر بیٹھکر اونہون نے سلسلہ راج
جمایا - دولہ راے جی کی گیارہوین پشت مین اودے کرن نامی رئیس ڈہونڈار
ہوگئے - وہ کثیر الباہ بیحد و بیشمار ہوئے - کئی ایک ازدواج اونکے وقوع مین
آئے - اور بہت سی خواصون کو تصرف مین لائے - چنانچہ اونکے آٹھہ پسر تھے
اون سب مین برسنگہ جی فرزند اکبر تھے مصرعہ مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد
اسیر ہی بعالم ضعیفی اودے کرن جی نے خواہش ازدواج کی - ورثاتہ قبول
کرنے اس شرط کے خوشی مزاج کی - اگر اوس منکوحہ سے تولد فرزند وقوع مین
آئے - پہلی سب اولاد محروم ہے وہ ریاست پائے - قدرت خدا سے بعد خیاری
وہ رانی باردار ہوئی - اور فرزند نرینہ سے ہمکنار ہوئی - نرسنگہ دس پور کو
پدر نے نام دیا - اور حسب وعدہ ولی عہد مقرر کیا - بعد انتقال مہاراج اودے کرن
جی کے نرسنگہ جی راج تلک سے سرفراز ہوئے - اور برسنگہ جی اونکی نیابت پر
ممتاز ہوئے - رئیس جے پور شمس رشتہ تا ان نسل نرسنگہ جی کا ہے - اور
برسنگہ کی اولاد مین پرتاب سنگہ جی کا ظہور ہے - برسنگہ جی کی سات پشت تک
عہدہ نیابت برقرار رہا - اور جو نائب ہوا اوسکے راے پر ریاست کا سب کاروبار
آٹھوین پشت مین راو کلیان سنگہ جی اوس کام سے دستبردار ہوئے
اور جاگیر ماچیڑی لیکر سمت ۱۵۸۵ سے خود مختار ہوئے - پرتاب سنگہ جی نے اونکی
چھٹی پشت مین وجود پایا - اور سب کے نام کو روشن کردیا وہ جلوہ دکھلایا -



پرتاب سنگہ کا نسب نامہ برسنگہ جی سے نام بنام - ذیل مین زیب ارقام -

**نسب نامہ پرتاب سنگہ جی** برسنگہ جی - ہمیراج جی - راو نرو جی -
راو لالا جی - راو اودے جی - راو لاد جی - راو فتح سنگہ جی - راو کلیان سنگہ جی
راو اوگر جی - راو دیپ سنگہ جی - راو تیج سنگہ جی - راو زورآور سنگہ جی
راو محبت سنگہ جی - راو پرتاب سنگہ جی - اور علاقہ الور مین گیارہ کوٹڑی اولاد
پرتاب سنگہ جی کی یک جدی - چنانچہ دس ٹھکانہ جات جاگیر سے ممتاز اور
گیارہوین خاص الور کی گدی ہے - اور منجملہ دس کوٹھریون کے جاولی و نندی
راو نرو جی کی اولاد - اور گوٹ سادات سے نام نہاد - اور نو کوٹھری بقیہ پسران
راو کلیان سنگہ جی سے ماثور - کہ نام اونکا اس تفصیل سے مشہور - الور -
نتھانہ نگر - تھونپور - بہوہ - پاڑہ - تھانہ - سرپنچ پورہ - گھورہ - کٹیڑہ - بنجوارہ
اور راو کلیان سنگہ جی کا نسب نامہ - ذیل مین حوالہ خامہ ہ
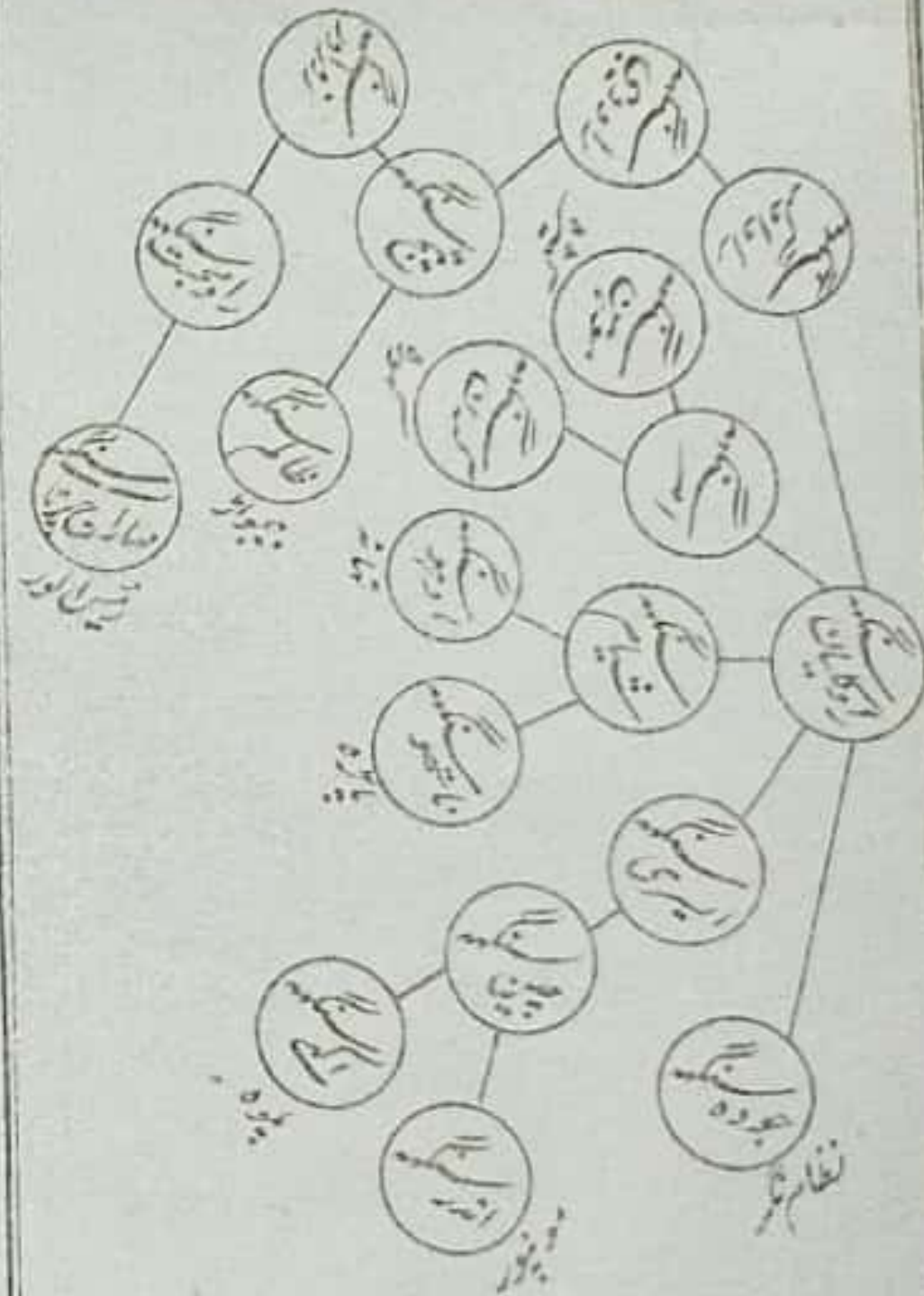
اور جبکہ راجپوتان کچھواہا کی کثرت توالد و تناسل سے ایک جم غفیر ہوئی - اور ایک
کو شناخت دوسرے کی دقت پذیر ہوئی - تو ہر گروہ نے اپنے بزرگون کے
نام سے شہرت پائی - اور ساتہ القاب جداگانہ کے تفریق اونکی وقوع مین آئی -
چنانچہ باون لقب اونکے مشتہر - اون مین سے جو مشہور ہین تفصیل ذیل سے اظہر



راجاوت - نروکہ - شیخاوت - کلانوت - بیجانوت - باگاوت - سرولکا - بالاپوتہ
ہیرم پوتا - ملب دوت - کوماوت - جوگی کیپاوت - لادرکا - کنگاروت - پانگاوت
کوکاوت - دلی دوت - بہاگروت - بہماوت - چنانچہ رئیس جیپور راجاؤنمین داخل
اور پرتاپ سنگھہ جی نروکوئین شامل - اور اسم راو نرو جی سے لقب نروکہ بر آمد
یعنی اولاد راو نرو جی اونکے نام سے نامزد - جیٹھہ بدی تیج سنہ ۱۸۰۵ کو بمقام ماچیڑی
پرتاپ سنگھہ جی نے ولادت پائی - اور طالع رسا سے مولود کو اچہی ساعت ہاتہہ
آئی

شعر

| | |
|---|---|
| اسد بود طالع خداوند روز | کز دیدۂ دشمنان گشت کور |

راو محبت سنگھہ جی نے اونکی پیدایش کی نہایت شادمانی کی - اور عزیز و اقارب
کی دعوت پر تکلف سے خوب مہمانی کی - اہل خدمت بخشش و انعام سے نہال ہوے
اور واسطے ایک مدت کے ما یحتاج ضروری سے فارغ البال ہوئے - نجومیون
نے جنم پتری ٹہیک ٹہیک بنایا - تو طالع اونکا قوی و زبردست پایا - بران اہل تنجیم
نے اپنی اپنی رائے سے بالاتفاق احکام لگائے - کہ یہ بخت بلند بالیقین تخت و
راج پائے - راو محبت سنگھہ جی نے خوش ہوکر اونکو خوشنود کیا - یعنی جو شایان
حیثیت تہا موافق اوسکے بہت کچھہ دیا - بعد تولد پرتاپ سنگھہ جی پرورش پانے
لگے - اور قوت نامیہ سے دن بدن افزایش صبح بڑہتے تہے شام بڑہتے تہے -
روز و شب علی الدوام بڑہتے تہے - جب مہد شفقت دایہ سے باہر آکر ہوش
سنبہالا - راو محبت سنگھہ جی نے محبت پدری سے سایۂ تربیت اونپر ڈالا - وہ
کہ ذہن انکا رسا تہا - اور طبیعت ذکا - چند ہی روز مین علوم مروجہ سے پرتاپ سنگھہ جی

سے فراغ پایا۔ اور تھوڑی سی عمر مین بہت سا دل و دماغ پایا۔ فنون سپہ گری
مین فرد روزگار ہوئے۔ اور ہر ایک باب مین تجربہ کار دن کیطرح پختہ کار ہوئے
بعد انتقال پدر آپ ہی اپنے گھر کا سب کام کرنے لگے۔ اور مہمات جاگیر کا خود
انصرام کرنے لگے۔ دربار جیپور مین حاضر ہو کر حسب دستور نذر دی۔ اور موافق قاعدہ
قدیم کے حاضر باشی اختیار کی۔ او سوقت جیپور مین جو رئیس عالیمقام تھے۔
وہ پرتاب سنگھ جی کے ہمنام تھے۔ ایک روز اتفاقاً جوگی پرتاب سنگھ جی دربار
جیپور مین کوئی نجومی چلا آیا۔ اور اپنے علم و عمل کا سکہ جوہر کمال دکھلایا۔ جو
پرتاب سنگھ جی سے یکایک نگاہ اوسکی لڑگئی۔ اور انکے چہرہ دار اونکی اوسکو نظر
پڑگئی۔ بیساختہ کہہ اوٹھا کہ یہ شخص مرتبہ پائیگا۔ اور ملک اوسکے قبضہ مین آئیگا
باستماع مہاراج جیپور کو طرح طرح کے شکوک لاحق حال ہوئے۔ اور پرتاب سنگھ
جی سے خائف بدرجہ کمال ہوئے۔ مشہور چلا آتا ہے۔ اور ایک فرد حرف
راہ پاتا ہے۔ اور رئیس جیپور نے پرتاب سنگھ جی کا فکر گرفتاری کیا۔ ادہر
پرتاب سنگھ جی نے وہان سے ارادہ فراری کیا۔ آخرش قبل مقیدی پرتاب سنگھ
جی راہی ہوئے۔ اور بہر تعدد بہ تجکر پاس مہاراج جواہر سنگھ جی کے پناہی ہوئے
مہاراج جواہر سنگھ نے اونکی خاطر مدارات کی۔ اور شایان یا تھی وہ بات کی۔ اعنی
وظیفہ لایق اونکا مقرر کر دیا۔ اور خوان مایحتاج ضرور بھر دیا۔ ایک عرصہ پرتاب سنگھ
جی وہان قیام پذیر رہے۔ اور جاگیر ذاتی سے بیدخل ناگزیر رہے۔ جب مہاراج
جواہر سنگھ والی جیپور سے عازم جنگ ہوئے۔ پرتاب سنگھ جی ہمراہی اونکی سے
علیحدہ ہوں تیر و تفنگ ہوئے۔ اور جیپور جاکر مہاراج صاحب سے اطلاع کی۔



رئیس جیپور نے بجلدوے اس خیرخواہی کے جاگیر اونکی سپرد اونکے کردی۔ چنانچہ ہنگام
محاربہ مہاراج جواہر سنگھ کی پرتاب سنگھ جی رئیس جیپور کے مددگار رہے۔ اور ساتھ دامنگی
مصروف کارزار رہے۔ وہ کہ اس لڑائی مین قلع و قمع فوج طرفین حد سے زیادہ وقوع
مین آیا تھا۔ اور دونون ریاستون پر لشکر ضعف نے غلبہ کلی پایا تھا۔ کہ ہر دو رئیس
کشمکش مین گرفتار تھے۔ اور طایر اسیر دام کیطرح محض بیکار تھے۔ پرتاب سنگھ جی
نے موقع پاکر بازیرات کی ٹوپی لی۔ اور شکار طاؤس ملک کو ہمت کی۔ آخر لگڑھ و ملک
پنجہ جا جمائے۔ اور پرگنات مفصلہ ذیل پر ناخن دخل گڑائے۔ راجگڈھ۔ راجپور
تسلہ۔ ریبنی۔ مالاکیڑہ۔ بادر کیڑہ۔ تھانہ غازی۔ نراین پور۔ گڈھی مامور۔
عجب گڈھ۔ بلدیوگڈھ۔ پرتاب گڈھ۔ گڈھ بسیل۔ دوبلی۔ ھکرائی۔ ودوسر
بسوہ۔ گوڑہ۔ ہردیو گڈھ۔ بس اس دست برد پر سب ٹھاٹھ رئیسانہ ہوئے۔ اور
سامان ضروری سے مامور کارخانہ ہوئے۔ توپین بھی تیار کر لی۔ بقدر ضرورت
فوج بہم لی۔ اور ڈیرہ خیمہ بار برداری مزدوری کی ضرورت نرہی۔ اور ہاتھی اونٹ
گھوڑے کی قلت نرہی۔ راجگڈھ کو پرتاب سنگھ جی نے از سر نو بسایا۔ اور اپنا دار الامارت
بنایا۔ سنہ ۱۸۲۳ مین قلعہ راجگڈھ تعمیر ہوا۔ اور بعد تیاری حسن آرایش سے دلپذیر
ہوا۔ اور سنہ ۱۸۲۵ مین قلعہ مالاکیڑہ نے رنگ عمارت پایا۔ سنہ ۱۸۳۰ مین قلعہ تھانہ
غازی اور عجب گڈھ اور بلدیوگڈھ اور پرتاب گڈھ نے جلوہ صورت دکھلایا۔ ریاست
جیپور پرتاب سنگھ جی سے ایسی خوف مین آئی تھی۔ کہ اونکی چیرہ دستی کی ہر طرف
دوہائی تھی۔ تلوار سے زیادہ اندیشہ ناک پرتاب سنگھ جی کا نام تھا۔ جسکے
خوف سے ہر شخص لرزہ براندام تھا۔ دروازہ ہائے جیپور جا کر [illegible]

بند ہوجاتے تھے - اندیشہ سے باہر آتے ہوئے آدمی تہراتے تھے - روتا ہوا بچہ
اگر پرتاب سنگھ جی کا نام سن پاتا تھا - فوراً دم بخود ہوجاتا تھا - اور رئیس بھی تحقیق
مین تھے - علی ہذا اونکے رفیق تھے - اور قلعہ الور اوسوقت تک بہرتپور کے ماتحت
تھا - یعنی مہاراج جواہر سنگھ کے زیر حکومت تھا - لیکن جو قلعہ الور بہرتپور سے
دور تھا - اسلئے دل مہاراج جواہر سنگھ کا اوس سے نفور تھا - کیونکہ بوجہ مارے
جانے سپاہ کے انتظام اوسکا دشوار تھا - بران وہ قلعہ اونکی نظر مین بیکار تھا -
اسیوجہ سے سپاہ قلعہ الور کے وہ پرسان نہ تھے - اور ملازمان متعینہ قلعہ مدتون نہ ملنے
تنخواہ سے پریشان رہے - ایک سال اسپر بھی بڑی خلالی سے اونہون نے ٹالا -
اور قرض دام سے کام نکالا - جب صدلے برخواست کا معاملہ پیش آیا - اور انکی
درخواست تنخواہ کا جواب صاف اون بہوکون نے پایا - ناچار پرتاب سنگھ جی سے
اپنے مواجب کا سوال کیا - اور مفصل سب تحریراً اپنا احوال کیا - اونکی اس استدعا
سے مہاراج پرتاب سنگھ جی نے بخوشی ادائے تنخواہ سپاہ قلعہ الور کا اقرار کیا -
اور قلعہ کے چھوڑ دینے پر تقسیم مواجب کا اونسے دار مدار کیا - وہ بہوک پیاس مین
اوسپر قناعت کرکے رضامند ہوگئے - اور پرتاب سنگھ جی بخت ورز اس معاملہ
سے خورسند ہوگئے - راو خوشحال رام نے کہین کہین سے روپیہ کا جوڑ توڑ ملایا
اور بہت سی جستجو سے کچھ سلیقہ لگایا - اوسکو لیکر پرتاب سنگھ جی معہ فوج الور مین
گئے - اور سنہ ۱۸۳۲ سمت کو قلعہ الور اپنے قبضہ مین لائے - بعد دخل
قلعہ سب ملازمان سابق بنوایا - کسیکو کچھ دیا کسیکو سیدہا رستہ بتایا -
قلعہ الور کے لیتے ہی بانسور تک سب علاقہ ہاتھ آیا - پرتاب سنگھ جی نے خود



تشریف لیجا کر اوسکا انتظام فرمایا شعر

| ہفت اقلیم اگر بگیرد بادشاہ | ہمچنان در بند اقلیم دگر |
|---|---|

بعدہٗ نشاء دلیری اور خواہش ملک گیری سے جانب بیراٹھ عزم کیا - اور فتح علیخان
سے قصد رزم کیا - وہ بھی سامنے آیا - اور مقابلہ مین اوسنے پاؤن جمایا - چنانچہ
باہم جنگ مغلوبہ ہوا - کہ اپنے بیگانہ کا کسیکو ہوش نہ رہا - جو جسکے سامنے آیا - ایکا
دوسرے کے خون بہایا - چونکہ فتح فیروزی تائید غیبی ہے بران رایت نصرت
پرتاب سنگھ جی بلند ہوا - اور فتح علیخان فتح سے محروم رہکر پریشان پرند ہوا - پرگنات
بیراٹھ اور پراگپورہ وتالاو ہوا وانتاہ ایڑا بھی پرتاب سنگھ جی نے ہتیا لیے -
اور بہت سے خوشیکے منگل گائے - بعد چندے محمد بیگ ہمدانی پرتاب سنگھ جی پر
چڑھ آیا - اور بزور بازوے استواری فوج جرار پرتاب سنگھ جی کو اوسنے نیچا دکھلایا -
ہرچند پرتاب سنگھ جی نے گرم آتش ستیز کی - لیکن جو ہمدانی کو غلبہ کلی رہا ناچار
مقابلہ سے گریز کی - مگر اس ہزیمت پر بیاوری بخت پرتاب سنگھ جی نقصان ملک
ومال سے امین رہے - بلکہ اوسیطرح آمادہ سرکوبی دشمن رہے - یعنی شمشیر ہمت
اونکی بدستور علم رہی - اور تاب ملک گیری اوسمین قایم رہی - چنانچہ سورب سنگھ
نروکہ پر جو لچھمن گڈھ مین دخیل تھا - اور رئیس جیپور اوسکے مہمات کا کفیل تھا -
حملہ آور ہوئے - اور یاوری اقبال سے منصور ومظفر ہوئے - اوسنے دل
چہوڑ کر پیچھا دیکھا نہ آگا - لچھمن گڈھ چہوڑ بہاگا - مہاراج پرتاب سنگھ جی لچھمن گڈھ
پر تصرف پاکر گوپال گڈھ تک دبا بیٹھے - اور بندوبست کامل وہاںکا کرکے الور
آبیٹھے - ریاست کو یون بناکر پرتاب سنگھ جی بھی رئیسون مین شمار ہونے لگے

اور روز بروز ساتھ نام آوری کے نمودار ہونے لگے لیکن سب ہمسریون کو یہ سب ہونا اون کا
ناگوار تھا۔ اور ہر ایک کی آنکھ مین مرتبہ ریاست کو پہونچنا پرتاب سنگھ جی کا خار تھا۔ پر جسے
خدا عزت دے وہ کسی سے ذلیل و خوار نہین ہوتا۔ حاسد کو بجز حسد کچھ نہین ہوتا۔
یہ نتیجہ پاکر جب پرتاب سنگھ جی طرف نگر کے رونق افزا ہوئے اور قریب سیا کی ڈونگری
خیام اونکے نصب ہوئے۔ نواب نجف خان کہ دیگ پر دونیلکار رہا اور نشہ زور و زر سے
مست و سرشار تھا باغوا خوشحال رام کہ جو پرتاب سنگھ جی سے ناراض ہوکر اوسکے پاس چلا گیا تھا
فوج جرار سوار ساتھ لیکر چلا آیا۔ یہان پرتاب سنگھ جی بے خبر تھے۔ اور بہمہ وجوہ مطمئن
و نڈر تھے۔ نواب نجف خان پہونچتے ہی حملہ جلو ریز کردیا۔ اور ساتھ قتل عام کے لاشون
سے جنگل بھردیا۔ اسپر بھی غافلون نے اونکے دفعیہ مین کوشش بیجا کی۔
اور سوال زد و ضرب حریف مین جواب حرب آوری کے خوب تبلیغ کی۔ الا بسبب ازدیاد
لشکر نواب نجف خان کو اونکی دست درازی بازی اطفال ہوئی۔ اور جابکی پر ادرانا
کے لئے وہ چشمک کمال ہوئی۔ پھر تو فوج پرتاب سنگھ جی پر جون شیر دہاڑ کر۔
اور بھیکون کی طرح منہہ پہاڑ کر ۔ پڑے ۔ اور ایک دم مین اون پریشانون کی جمعیت
کو درہم برہم کردیا۔ اور بانکے ترچھون کا بسان تیر سیدہا پیچ وخم کردیا۔ یہانتک
کہ بدحواسی سے سر اور پا کی خبر نہ رکھکر وہ پگڑی اور جوتہ چھوڑ بھاگے۔ افسرون
کو وہ ہراس ہوا کہ سپاہی پیچھے تھا اور سردار آگے۔ جب کھیت ہاتھ سے چھوٹ
گیا۔ تمام سامان پرتاب سنگھ جی کا لٹ گیا۔ اسپ خاصہ پرتاب سنگھ جی کا بھی اُس
لڑائی مین مارا گیا۔ جسکی چھتری وہان موجود ہے۔ اور نشان حربگاہ کی اوس سے
نمود ہے۔ اس لڑائی کی بابت ہنوز راجپوتانہ مین کسی گنوار کا موزون کلام ہے۔



سو جو ہو بہو نقل جسطرح زبان زد عوام ہے یہ دوہرہ

رسیا والی ڈونگری توکو سات سلام ۔ اوڑے کسو نبل پاگڑا لجار کے رام

الغرض پرتاب سنگھ جی یہ شکست پاکر ایسے گھبرائے۔ وہان سے سیدھے راجگڈہ
واپس آگئے۔ سچ ہے جب دن ناقص آتے ہین۔ ایام گردش نئے نئے رنگ کہلاتے ہین
ہنوز اس صدمہ سے پرتاب سنگھ جی کو چین نہ آیا تھا۔ اور چند روز بھی یہ تکلیف اوٹھا کر
آرام نہ پایا تھا۔ کہ ہمدانی فتح سابق کے زعم مین چڑہ آیا۔ اور تھانہ غازی پر اوسنے مورچہ
آلگایا۔ پرتاب سنگھ جی نے اوسکی مدافعت کیواسطے بفور اطلاع دیوان رام سیوک کو
تعینات کیا۔ اور جو ہمراہ گئے آدمی تھے اونکو اوسکے ساتھ دیا۔ دیوان مذکور نے
بیخبر فوج ہمدانی پر پہونچکر شبخون مارا۔ اور جماعت بخت خفتہ ہمدانی کو تلوار کے
گھاٹ اوتارا۔ جسکی اجل آ لی تھی وہ کھیت رہا۔ جو بچا قضا سے بچا بھاگ نکلا۔
اودہر ہمدانی مال و متاع یکسر کھو گیا۔ ادہر منافع غنیمت سے نقصان ہزیمت
سابق کا ہیچ خرچ برابر ہوگیا۔ دیوان رام سیوک کا اس کارنمایان سے پایہ اقتدار بلند
ہوا۔ اور پرتاب سنگھ جی کے دل مین اوسکا اعتبار دوچند ہوا۔ اب حال کارسازی
راو خوشحال رام گوش گزار ناظرین ہے۔ اور وہ از روے تصدیق بتحقیق بایقین
ہے۔ کہ جب شعبدہ بازی سابقہ پربھی اوسکو کس نہ آئی۔ ٹیکسے اکثر رئیس جیپور سے
جا ملا ملائی۔ اور مہاراجہ صاحب جیپور کو اسطرح کا دم دیا۔ اور فریب آمیز باتون سے
افروختہ کیا۔ کہ اونکے کہنے سے ۱۲۰۲ ہجری مین وہ راجگڈہ پر چڑہ آئے۔ مہاراج
پرتاب سنگھ جی یہ دیکھکر گھبرائے۔ کیونکہ شکست لڑائی نجف خان سے قوت اصلی مین
ضعف آگیا تھا۔ اور سامان جنگ لایق مقابلہ رئیس جیپور باقی نہ رہا تھا۔ اسوجہ

میدان داری سے مجبور و ناچار ہوئے - اور پناہ پذیر حصار ہوئے - مہران فوج جیپور نے
چار طرف سے محاصرہ کر لیا - اور شہر راجگڈہ کو مثل نگین انگشتری حلقہ مین دبا لیا -
پرتاب سنگھ جی نے ہر چند تدبیر صلح و اصلاح کی - اور واسطے اوسکے باہم مشورت و صلاح
کی - لیکن اوس سے کچھ سود نہ ہوا - اور آتش مخاصمت کا زور دو چند ہوا - مجبور پرتاب سنگھ
جی نے راو خوشحال رام سے التجا کی - یعنی اوس زغہ سے نکلنے کی استدعا کی - وہ
مرغ زیرک بھی دام طمع کا اسیر ہوا - اور واپس لیجانے رئیس جیپور کا اقرار پذیر ہوا -
اور وہ کہ اوسکو فقرہ بازی و نیرنگ سازی مین کمال تھا - اور والی جیپور اوسکے پیچ بند
مین پھنسا ہوا صید تمثال تھا - مہران راو مذکور نے وہ منتر سحر سامری مارا کہ مہاراجہ
جیپور نے بجز واپسی چارہ نہ دیکھا آخر مہاراجہ صاحب جیپور محاصرہ راجگڈہ چھوڑ کر
واپس ہوئے - اور دخل محالات گڈہ وغیرہ غنیمت سمجھے - واضح ہو کہ یہ خوشحال رام
قوم کا کنڈیل وال مہاجن تھا - تجارت ہلدی سے ہلدیہ اوسکا عرف اور خاص جیپور
وطن تھا - اسوجہ سے ساتھ لقب ہلدیہ کے معروف و مشہور ہوئے تھے - اور اب
وجہ خوشحال رام دولتمند و ذیمقدور ہوئے - چنانچہ راو دولت رام جد خوشحال رام
شخص نام آور ہوا - اور زمانہ ساتھ اوسکے یاور ہوا - اول وکالت جیپور کا اوسنے
کام پایا - پھر شاہ دہلی سے خیر سگالی مین نام پایا - چنانچہ جہانگیر شاہ نے جاگیر
شاہجہان پور جواب علاقہ نیوازی مین ہے اوسکو مرحمت کی - اور بذریعہ اس
عنایت کے کمال عزت دی - اس سے جیپور مین بھی اوسکا بڑا اقتدار رہا حتی کہ
اوس ریاست کا وہ تقسیمی سردار رہا - اوسکی اولاد بھی معزز و نامآور رہی - اور بلحاظ
حوصلہ اونکی ہمیشہ پرجوہر رہی - راو خوشحال رام کا ہی یہ کام تھا کہ بنیاد اوس سلطنت کی



کو بٹھایا - اور جب رئیس نے اوس سے بے اعتنائی کی تو اوسکا مزہ چکھایا - راو مہر بخش بخشی
حال فوج راج الور اوسی خاندان سے ہین اور تعظیم و تکریم مین ویسی ہی آن بان سے
ہین - الحاصل بعد مراجعت رئیس جیپور پرتاب سنگھ جی نے مرہٹون سے طرح اتحاد
ڈالی - اور رئیس جیپور سے بدلا لینے کی راہ نکالی - جب باہم ارتباط بڑہ گیا بامداد مرہٹہ
جیپور پر یورش کی - اور مہاراج مادھو سنگھ جی کو جا کورنش کی - اوسوقت رئیس جیپور سے
بھی بجز اسکے کچھ بن نہ آیا کہ جو پرگنات چھین لئے تھے وہ واپس دیکر پیچھا چھوڑایا -
وہان سے لوٹ کر افواج مرہٹہ و پرتاب سنگھ جی نے گھوساولی کو آمارا - اعنی بوجہ
رنجش ذو الفقار خان کو جا بگاڑا - پوشیدہ نرہے کہ یہ ذو الفقار خان بڑا نڈر
اور خودسر تھا - اپنی دلیری کے - اپنے کسیکو خیال مین نہ لاتا تھا - اور ہمیشہ سبکو اپنے
وہ بے دباتا تھا - چنانچہ جب لیک صاحب بہادر کے مارے مرہٹہ دہلی سے بھا
آئے تھے - ذو الفقار خان نے گھوساولی مین دم بھی نہین لینے دیا اور مار بھگا دئے
تھے - بلکہ ہیرکو کو لکھون سے کوٹ لیا تھا - اور اونکے بدن کا کپڑا تک لوٹ لیا تھا -
اور پرتاب سنگھ جی سے بھی مدام وہ بگاڑ رکھتا تھا - اور ہر طرح کی ہمیشہ چھیڑ چھاڑ رکھتا
تھا - اسلئے مرہٹہ اوس سے بر سر عناد تھے - اور پرتاب سنگھ جی مایل بر فساد تھے
لیکن تنہا کوئی دونون سے اوسپر قابو نہ پاتا تھا - کہ وہ ایک سے مغلوب ہونے والا
نہین آتا تھا - پس اتفاق سے دونون نے کمر ہمت کسی - اور یورش کرکے اوسکو
شکست دی - اکیلی بن مین لکڑی بھی بڑی ہے - اور مین کے گلے پر چھری ہے
گرچہ تنہائی نے ذو الفقار خان کو کھویا - پر اوسکی خود بینی نے فی الواقع اوسکو ڈبویا
تکبر اوسکا حد سے زیادہ گذر گیا تھا - اور دماغ نخوت آسمان سے بالاتر گیا تھا -

مصرعہ تکبر عزازیل را خوار کرد * پہر کیونکر اوسپر نزولہ آفات نہ آتا۔ اور
کسطرح وہ اپنے اعمال بد کی مکافات نہ پاتا۔ الغرض بعد شکست ذوالفقار خان
ہر جگہ سہارا ڈہونڈتا پہرا۔ جیپور گیا بلکہ لکہنؤ تک بہاگتا پہرا۔ مگر کوئی رئیس اوسکے کام نہ آیا
آخر بوندیل کہنڈ جا کر لڑائی مین کام آیا۔ علاقہ اوسکا بہی پرتاب سنگہہ جی کے ہاتہہ
آیا۔ اور اونہون نے گہوساولی کو ویران کر کے گہر بند گندہ بسایا۔ بعدش جو سیوبن نے
سرکشی اختیار کی اوسکے رفع کو پرتاب سنگہہ جی نے کسیکو دام اتحاد مین پہنسا کر ازالہ
کیا۔ کسی پر درستوت و عنایت باز کیا۔ اوس زمانہ مین آمدنی زر محاصل قلیل تہی
چہہ سات لاکہہ روپیہ کی کل علاقہ کی تحصیل تہی۔ اوس سے مصارف راج کا کب کام
نکلتا تہا۔ دست بدست اکثر کاربار چلتا تہا۔ نہ کبہی تہی نہ دربار تہا۔ رات دن دولا
دوش سے کار رہتا۔ اور سامنے سورج مل محل کے پرتاب سنگہہ جی نے ایک مکان بے زینے
قلعہ پر بنوایا۔ اور زینہ چوبی سے اوسپر چڑہنے اوترنے سے کار چلایا۔ جب
دوڑ کر آتے۔ اوسکو لگا کر اوپر چڑہ جاتے۔ پہر زینہ چوبی اوپر کہینچ لیتے۔ اور بخوف
پاسے خواب دست استراحت کو سونپ دیتے۔ اسیطرح وقت اوترنے کے اوسکو
صرف مین لاتے۔ اور دن کو جائے مخفی مین پوشیدہ کر جاتے۔ اور محل واقع قلعہ
نے جو احاطہ پختہ گرد اپنے پایا ہی وہ بہی پرتاب سنگہہ جی کا بنایا ہے۔ اور مکان واقع
شہر تعمیر کردہ پرتاب سنگہہ جی مسمار ہو گیا۔ وہان اب مندر ڈنجی صاحبہ مہاراج شیودان سنگہہ
طیار ہو گیا۔ اور شیخ ہوشدار خان وجیون خان پرتاب سنگہہ جی کے مشیر تہے۔
اور وہ سات بہائی تہے اور سب کے سب بہادر تہے۔ اودن سے بڑے بڑے کام
نمایان ہوئے۔ کہ تحسین اوازین کے وہ شایان ہوئے۔ پرتاب سنگہہ جی [illegible]



پرتاب سنگہہ جی روشن چشمہ چراغ ہے۔ اور اونہین کا لگایا قریب اوسکے چہوٹا سا
باغ ہے۔ فقرای رسول شاہی کے گروہ نے بہی اوسی زمانہ مین نشو و نمو پایا ہے
اور عہد حکومت پرتاب سنگہہ جی ہی مین یہ فرقہ بعرصہ شہود آیا ہے۔ رسول شاہ صاحب
درویش مجذوب اوس گروہ کے پیشوا ہوئے۔ اور انکے سبب سے پیرو اونکے لقب رسول
شاہی سے مسمی ہوئے۔ شاہ صاحب موصوف قدیم سے سید تہے۔ اور مستوطن
بہادر پور اونکے آب و جد تہے۔ میان رحمت اللہ سیالی بہادر پوری سے جو تلمذ وقت
تہے اونہون نے فیض کمال پایا۔ اور ہوائے توجہ مرشد سے آتش عشق حقیقی
کو مجمر دل مین اسقدر بہڑکایا۔ کہ گرمی اوسکی دماغ کو صعود کر گئی۔ اور حالت اونکی مقام
سلوک سے گذر گئی بیت

| آنچنان آمد خم وحدت بجوشش | شور انگند در گوشش عقل و ہوشش |
|---|---|

چنانچہ در عالم مدہوشی مین جو وہ الور کی راہ پا گئے۔ تو وطن چہوڑ کر وہان آ گئے۔ چند
روز تک ادہر اودہر پہر کر ہر جگہ کو دیکہا بہالا۔ بعدہ لادیہ دروازہ باہر جہان [illegible]
ہے رخت اقامت ڈالا۔ اہل دنیا اونکے پاس آنے جانے لگے۔ اور نقد کرامت
اونکی سے فیض پانے لگے۔ بنگ نوشی و مےخواری پر وہ ایسے چڑہ گئے تہے۔
کہ زمانہ کے نشہ بازون سے بڑہ گئے تہے۔ کہ رات دن وہ مخمور رہتے تہے۔ اور
بنگ کو سبزہ اور شراب کو دودہ ہوا کہتے تہے۔ اور مین ولاری ہر ایک سے اونکا
تکیہ کلام تہا۔ مگر خلق کہ مع ہمہ کے ساتہہ عام تہا بیت

| بحسن خلق توان کرد صید اہل نظر | بدام دانہ نگیرند مرغ دانا را |
|---|---|

بہت آدمی اونکے عقیدتگزین تہے۔ چنانچہ پرتاب سنگہہ جی بہی کہے از معتقدین تہے

ایکمرتبہ مولوی محمد حنیف کا جو کنبوہ میرٹھ کے تھے۔ اتفاقاً ادھر سے گزر ہوا۔ اور حال نا مشروعی رسول شاہ سنکر دل اونکا زحد بیزار ہوا۔ جوکہ علمای دین پر گمراہون کی تلقین واجبات سے ہے۔ اور اہل شرع کو بدعتون کی ہدایات ضروریات سے ہے اس لئے مولوی محمد حنیف اونکے پاس اس غرض سے گئے کہ راہ راست دکھلائین او معاصی بادہ پرستی و بنگ نوشی سے توبہ کرائین۔ وہان جاکر جو رسول شاہ سے دوچار ہوئے۔ بیک نگاہ اونکی خود اوسی رنگ مین سرشار ہوئے۔ اور تقوی اور طہارت سے منہ پھیرا۔ چار ابرو کو صفایا بتلایا۔ حلت بنگ کا فتوی دیا۔ اور میخواری کو بجواے اس شعر کے جائز کیا۔ شعر

| این مسئلہ حل گشت ز ساقی کہ امام است | کے مے نوش کند برمن اگر بادہ حرام است |
|---|---|

اور منہ کو خاک ملنا اور سر کو رومال باندھنا دونون کام حنیف شاہ جی سے ایجاد۔ اور درس و تدریس علم طریقت اوس خاندان کی بھی وہی اوستاد۔ حقہ کا پینا اونکے طریق مین ممنوع ہے۔ اور روزہ نماز بھی نا مشروع ہے۔ میان رسول شاہ کی مولوی محمد حنیف سے خوب آبرو بڑہائی۔ اور اونکے علم و فضل کی وجہ سے اس خاندان نے رونق تمام پائی۔ مولوی محمد حنیف نے اپنی مثنوی مین میان رسول شاہ کا وہ مرتبہ بڑہایا ہے۔ کہ کرہ خاک سے اوٹھاکر فوق عرش پر اونکو چڑہایا ہے۔ اور ترقی اس گروہ مین ایسی ہی موفور فرمائی۔ کہ گروہ گروہ خلایق گرد آئی۔ یہانتک اونکی کثرت ہوئی۔ کہ تمام ہند مین اوس خاندان کی شہرت ہوئی۔ حنیف شاہ نے خدام مرشد سے آزردہ ہوکر جھیلی باغ مین سکونت اختیار کی۔ اور وہ جگہ جیسی کہ چاہیے گلزار کی۔ بسنہ ۱۱۹۵ ہجری مین رسول شاہ نے رحلت کی۔ تاریخ اونکے



مرنے کی حنیف شاہ نے یون کتابت کی۔

## قطعہ تاریخ وفات

| چون رسول آن شاہ تسلیم و رضا | ساختہ رحلت ازین دار فنا |
|---|---|
| گفت ہاتف بشنو تاریخ او | یافتہ جا در حریم کبریا |

رسول شاہ کے بعد مولوی محمد حنیف سجادہ نشین ہوئے۔ اور گروہ رسول شاہیون کے ہادی الہدایت و رہبر تلقین ہوئے۔ اور مرزا کابلی الوری نے بھی جنکا ذکر اوپر آیا ہے رسول شاہ سے ایک برس پہلے انتقال پایا ہے۔ تاریخ وفات آن یگانہ روزگار۔ حوالہ کلک داستان گزار۔

## تاریخ

| صورت پر فیض مرزا کابلے | رخ بہ معنی داشت با علم و یقین |
|---|---|
| کرد چون عزم بقا ہاتف بگفت | بود از خاصان رب العلمین |

اور پوشیدہ نرہے کہ پرتاب سنگہ جی اولاد صلبی سے بے نصیب تھے۔ واسطے اونکے داعی درگاہ خداوند مستجیب تھے۔ جوکہ روز ازل سے اوسمین اونکا حصہ نہ تھا۔ تیر دعا اونکا آماج اجابت تک نہ پہونچا۔ ناچار تبنیت گود نشینی کی ٹھیرائی۔ اور واسطے اونکے اولاد اقربا جمع فرمائی۔ ایک مکان مین سامان لہو و لعب و سپہ گری رکھوا دیا۔ اور سب لڑکون کو امتحاناً اوسمین بھجوا دیا۔ تا جو چیز جسکے پسند آئے۔ وہ طفل دستے اوٹھالاوے۔ بمقتضاے سن اکثر لڑکون کو کھلونے پسند ہوئے۔ لیکن بختاور سنگہ جی کنور تھانہ ڈہال تلوار لیکر خورسند ہوئے۔ یہ دیکھکر پرتاب سنگہ جی نے اونہین لایق گود نشینی کے پایا۔ اور بے تامل اپنی گود بٹھلایا۔ بعد رسم گود نشینی تربیت بختاور سنگہ جی

کی عمل مین آئی - تہوڑے دنون مین بہت بڑی لیاقت اونہون نے حصول پائی -
اونکی انصاف پروری کی حکایت عجیب ہے - کہ قصہ نوشیروان سے بہی وہ نقل غریب
ہے - سنا جاتا ہے کہ والد ماجد بختاور سنگہ جی سے کسی عورت پر کچہہ زیادتی وقوع
مین آئی تہی - اور وہ حضور مین پرتاب سنگہ جی کے فریاد لائی تہی - بیشگاہ پرتاب سنگہ
جی سے مقدمہ اوسکا امتحاناً بختاور سنگہ جی کے سپرد کیا گیا - اور اختیار اوسکی
تجویز کامل کا اونکو دیا گیا - بختاور سنگہ جی نے جواز روے تحقیقات ثبوت جرم بذمہ
پدر پایا - بپاداش اوسکے بلا لحاظ حفظ مراتب والدین کو شہر بدر کرایا - بمشاہدہ
اس انصاف پروری بختاور سنگہ جی کے پرتاب سنگہ جی نہایت شاد ہوئے -
اور طمانیت کلی اونکی طرف سے حصول پاکر بند فکر سے آزاد ہوئے - بعدہٗ مورد
اعتبار ہوکر وہ ناظم مہمات اور علاقہ کامان کے نظم ونسق کو تعینات کیے گئے -
وہان جاکر بختاور سنگہ جی نے خوب انتظام کیا - اور عدل وداد وخلق وداد مین
بخوبی نام کیا - ٹہاکر سمرتہ سنگہ کلانوت سکنہ نونیرہ اوسی زمانہ سے بختاور سنگہ
جی کے رفیق - اور بختاور سنگہ جی بہی اونپر بدل شفیق رہے - چنانچہ راجہ بہادر
پسر ٹہاکر مذکور اور جہجان جی ولد راجہ بہادر عہد مہاراج بنے سنگہ جی تک سرمایہ
افتخار رہے - اور اوس ریاست مین وہ بہی نامی گرامی سردار رہے - ماگہہ
بدی تیج سمت ۱۸۴۸ کو پرتاب سنگہ جی نے کوس رحلت بجایا - اور بالاے قلعہ
الور اندر کہولہ کے داغ پایا - وہین چہتری اون کی طیار - اور اوس سے
نام اونکا نمودار ہے



## بیان کارفرمائی مہاراج بختاور سنگہ سوائی

جس روز قضا نے پرتاب سنگہ جی کا پرتاب گہٹایا - سب نے متفق ہوکر بختاور سنگہ جی
کو مسند حکومت پر بٹہلایا - غم اور خوشی باہم ملگئے - فصل خزان اخزان مین شگوفہ
ہاے شادمانی کہل گئے - صداے نوحہ گلبانگ تہنیت ہوئی - آواز رقت تغیر
بخندہ میمنت ہوئی - بلبل فغان نے ترانہ طرب گایا - اور قمری اندوہ نے وصال
سرو خوشی پایا - بختاور سنگہ جی نے مسند نشین ہوکر رام سیوک کو بدستور دیوان اور
متکفل مہمات ریاست مقرر رکہا - اور اوسی کے متعلق جملہ کاروبار بندوبست وسیاست
رکہا - پیشتر ہون کی عزت وآبروئی خوب نبہائی - پہلے سے زیادہ اونکی قدر فرمائی
رام سیوک کسی امر مین رنجیدہ ہوکر بدی سے پیش آیا - اور درپردہ مرہٹون سے
سازکرکے اونکو یہان بلایا - چنانچہ فوج مرہٹہ چڑہ آئی - اور راجگڑہ کو محاصرہ مین
لائی - کئی روز قلعہ راجگڑہ محصور رہا - پر دست تصرف اونکے سے دور رہا -
جب کچہہ قابو نہ پایا سب مرہٹہ ناکام وہ پہر گئے - اور خودہی حصار ندامت وناکامی
مین گہر گئے - زان بعد نسبت مہاراج صاحب معرفت جاگیردار سیکر دختر نیک اختر
سورج مل جی ٹہاکر کچہاسن سے قرار پائی - اور سمت ۱۸۵ مین اونکے بیاہ کی چٹہی
آئی - سب سامان مرتب ومہیا ہوکر برات بڑی دہوم دہام سے بیاہنے چڑہتے
علاقہ الور سے گزر کر جون ہی وہ حد جے پور مین بڑہے - رئیس جے پور نے موقع
پاکر ٹوکا - اور آگے بڑہنے سے روکا - بران مہاراج بختاور سنگہ جی کو سخت مشکل
پیش آئی - اوس وقت نہ موقع قیام تہا نہ ہنگام معرکہ آرائی - مجبور پانچ پرگنہ مفصل

ذیل دیگر مصالحت کی - اور وہان سے جیہا چہوڑ کر آگے کو عزیمت کی - گوڑہ
شیتل - باوری کہیڑہ - دبی - سکرائی - اس وقت سے مہاراج بختاور سنگہ کہاون
آئے - اور رانی صاحبہ کو سلک ازدواج مین لائے - جو کہ جاگیردار سیکر ست
پورن سنگہ جاگیردار کاسلی پر سر عناد تہا - اور ساتہ سیکر والون کے بر سر بیداد تہا - کہ
جاگیردار کاسلی نے سیکر والون کو اس قدر دبایا تہا - کہ سیکر والون کا اونکے دست
ظلم سے ناک مین دم آیا تہا - بران جب مہاراج بختاور سنگہ الور کو سرگرم راہ ہوئے
جاگیردار سیکر اون سے بیداد جاگیردار کاسلی کے دادخواہ ہوئے - مہاراج بختاور سنگہ
نے کاسلی کو فتح کرکے حوالہ جاگیردار سیکر کردیا - اور دامن آرزو اوسکا گوہر مراد سے
بہر دیا - بعد فراغ شادی ہرچند عیش و عشرت سے دل مہاراج صاحب باغ باغ تہا
الا پانچ محال مذکور کا چون لالہ سینہ مین داغ تہا - نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ سے
کیونکر قلق نہو - بلکہ عجب ہے جو اسپر بہی دل شل سینہ گندم شق نہو - بران کا طرانی و لشانٹ
زندگانی مین بہی اس رنج نے دل مین اودہیڑ بن تہی - اور رئیس جے پور سے عوض
لینے کی دہن تہی - لیکن جو رضامندی دینے پانچون محال کی تحریر کر چکے تہے
اس سبب سے کچہہ بن نہ آتا تہا - اور خود کردہ را علاج نیست سمجہکر دل سمجہاتا تہا -
اور اوسوقت شیخون کا بڑا اقتدار تہا - ہر ایک کام کا اونہین پر دار و مدار تہا - وہ عنایتون
مہاراج صاحب سے بہت زور پاگئے تہے - حتی کہ جامہ خودی سے باہر آگئے تہے -
آخر نشہ خودسری سے وہ سر درا ونکو آیا - اور مستی بادہ خویشتن بینی سے یہ سر ہوایا
کہ مہاراج صاحب کو بہی آنکہین دکہلانے لگے - اور ہر امر مین اونپر بہی تعلیہ اپنا جتلانے
لگے - ظاہر ہے کہ نوکر آقا کا ناصح نہین بلکہ فرمانبردار ہے - اور نوکر کو تعمیل حکم



آقا سے سروکار ہے - اگرچہ ارشاد آقا بیجا ہو - اور تعمیل کے وہ سزا نہو - لیکن نوکر کے
عذر بے محابا سے قباحت پیدا ہے - کہ سطوت حکومت کو وہ نہایت بیجا ہے -
ہان شایان نمکخواری یہ ہے کہ جب موقع ہاتہ آئے - قبوحات اوسکے حوزہ گزارش
مین لائے - وہ عقل کے دشمن اسپر کچہہ خیال نکرتے تہے - محل بیمحل جو بات زبان پر آئی
کہہ گذرتے تہے - پہر آقا کو کیونکر ملال نہو - اور تابکے اوسپر خیال نہو - مہاراج صاحب نے
کچہہ دنون تو اونکی حرکات ناشایستہ کو دیدہ و دانستہ ٹالا - اور بنظر اغماض پردہ چشم
پوشی آنکہون پر ڈالا - ایک روز جو ایک کلمہ خود آرائی شیخ الہی بخش کی زبان پر آیا - طبع
مہاراج صاحب نے اوس سے کمال رنج پایا - اور غصہ سے تاب دس رنجش کی نہ لاکر
شیر کیطرح تیور بدل گئے - اور خفا ہوکر تن واحد جانب دلیولہ بہیالہ نکل گئے - بعد رفت
اسکے سب نمکخوار دن نے جاکر حیلہ نشیب و فراز سمجہائے - اور بمشکل تمام مہاراج
صاحب کو واپس لائے - اوس روز سے زنگ عناد شیخون کا آئینہ دل مہاراج
صاحب پر ایسا جاے گیر ہوا - کہ پہر کسی مصقلہ تدبیر سے نہ صفائی پذیر ہوا -
رفتہ رفتہ بہ نیت متخریب شیخون کے مہاراج صاحب نے سب کام اپنے متعلق کرلیا -
اور حیلہ ہا از زبان کو بہی اپنے ساتہ متفق کرلیا - جب اہل قلم و سیف مہاراج صاحب
کی مٹہی مین آگئے - اور اپنی دانست مین ہلاکت شیخون پر وہ قدرت پاگئے -
تو جہیہ پیالہ زہر کے مہاراج صاحب نے بنوائے - اور پاس شیخون کے بہجوائے
حکم اونکے پینے کا دیا کر نوش جان کر گئے - اور چہہ دون بہائی ایک ہی وقت مین
مر گئے - مگر شیخ الہی بخش وکالت صاحبان انگریز پر مامور تہا - اور اوس زمانہ مین الور سے
وہ بہت دور تہا - اسوجہ سے وہ بقید حیات رہا - لیکن صدمہ برادران سے زندگی

بہر بحالت سکرات رہا - مدت بعد اپنی قضا سے وہ فوت ہوا - اور تجارہ مین آکر لقمہ
دہان موت ہوا - قریب لال مسجد تجارہ متصل چاہ اوسکا مزار ہے - حسرت اوس
قبر پر گریان زار زار ہے - پس جب وہ خار نکل گئے طبیعت مہاراج صاحب کو قرار ہوا
اور کدورت دل کا برطرف سب غبار ہوا - تمام امور حسب خواہش ہونے لگے - مہاراج
صاحب اطمینان سے پانو پہیلا کر سونے لگے - اور شجاعت ذاتی نے جو ملک گیری
کی رغبت دی - مہاراج صاحب نے اپنے علاقہ کو اور بہی وسعت دی - رئیس بہرتپور
مرہٹون کے ہاتہ سے ایسا پاگل تہا - کہ اپنا گہر بچانا اوسکو مشکل تہا - مہاراج
بختاور سنگہ جی نے جہانتک پایا - اوسکا علاقہ بہی جا دبایا - چنانچہ فیروزپور جہرا اور
کانٹی اور کوٹ پوتلی کو قبضہ مین لائے - بلکہ بہرپانہ سے محالات دادری و بدہوا
ولوہارو تک جا دبائے - تیزی تلوار مہاراج بختاور سنگہ جی کی اطراف مین کمال
دہشت تہی - ہر دل مین صاعقہ وار اوسکی ہیبت تہی - رئیس قرب و جوار کہ جو اپنی
دلیری پر اکڑتے تہے - خواب مین بہی نام بختاور سنگہ جی سنکر چونک پڑتے تہے -
سنہ ۱۲۱۷ ہجری مین مولوی محمد حنیف نے وفات پائی - سجادے اونکے سجادہ نشینی
میان فدا حسین کے ہاتہ آئی - تاریخ وفات مولوی محمد حنیف - میان فدا حسین
سے یون تصنیف -

تاریخ

| | |
|---|---|
| چونکہ شاہ حنیف نزد رسول | شد ازین دودمان بملک صمد |
| گفت ہاتف بگوش من بردشن | ہست تاریخ او چراغ احمد |

میان فدا حسین مولوی محمد حنیف شاہ کے برادر زادہ تہے - اور زیر پاے اطاعت



عم خود مریدانہ سر نہادہ - مولوی صاحب نے اوسکو لکہایا پڑہایا تہا - اور اپنی جانشینی کالائق
بنایا تہا - اب اصل حال کیطرف رجوع اور وہ یون بوقوع - کہ مہاراج بختاور سنگہ کی جیپور
اور بہرتپور سے ان بن تہی - اور اسیطرح چہوٹی چہوٹی ریاست ہاے مثل نیمرانہ وغیرہ اونکی
دشمن تہی - پس اونہون نے دانائی کو اسطرح کام فرمایا - کہ صاحبان انگریز کو اپنا وسیلہ
بنایا - واضح ہو کہ سنہ ۱۲۱۹ ہجری مین جو مطابق سنہ ۱۸۰۴ع ہوتا تہا ہلکر انگریزون سے
بدلا لینے کو آیا - اور دہلی کو حلقہ محاصرہ مین لایا - جنرل لونی اکٹر صاحب بہادر رزیڈنٹ
دہلی کے پاس اوسوقت صرف آٹہہ سو گورے تہے - مگر یہ میدان شجاعت کے ہنر اور
وہ بہگوڑے تہے - اودہر مہاراجہ نیمرانہ و رئیس بہرتپور مرہٹہ کے مددگار تہے - ایدہر یہہ
ساتہہ قلت فوج کے بے یار و مددگار تہے - پر واہ رے ہمت جنرل صاحب کہ اوس قلیل
جمعیت سے اونکو ایسا مارا - کہ ہر مرہٹہ تاب نہ لا کر رم خوردہ جون چکارا ہوا - ڈیک کو آکر اونہون
نے رمنہ بنایا - لیکن وہان بہی آرام سے چرنے نپایا - کہ وہ شکاری اونکے پیچہے چلے
آئے - اور اونکو شکار کیا بے داو گہات لگائے - تیر و تفنگ جگر تاب ہوا - مرغ دل
بریان بصورت کباب ہوا - زاغ و زغن کی خوب ہنڈیان چڑہین - سگ و شغال
نے بفارغ البال ڈرلاہین گرم کین - جب مرہٹون کے تشنہ ہرن ہوئے - عالم وحشت
مین چوکڑیان بہرتے ہوے فرخ آباد کو ہرن ہوئے - اودہر سے جو لارڈ لیک صاحب
نے آدبایا - تو بجز پیچہے پہرنے کے کوئی راستہ ہلکر نے نہ پایا - لاچار پہر ڈیک کو واپس
آئے - اور فوج انگریزی نے پیچہے سے آدبائے - ہر چند کہ مرہٹہ چندروز ڈیک مین
رہے - الا پانو اونکے اوکہڑے ہوے پہر نہ جمے - اس سبب ہلکر نے ساتہہ اپنے سب سپاہ
لی - اور ڈیگ سے بہرتپور کی راہ لی - مہاراج رنجیت سنگہ رئیس بہرتپور نے اونکو پناہ

دی - اور رسد وغیرہ خاطر خواہ دی - لارڈ لیک صاحب بہادر نے رئیس بہرتپور کو بہت
کچھہ لکھا اور سمجھایا - لیکن وہ کسیطرح جانبداری مرہٹون سے باز نہ آیا - بران لارڈ
صاحب ممدوح نے بہرتپور پر لام باندہا - یہ سنکر مہاراج رنجیت سنگہ نے بہی لڑائی کا انتظام
باندہا - کہ سب بہائی بیٹون کو فراہم کیا - اور فوج مرہٹہ کو بہی شہر مین لیا - اودہر اوسنے
طیاری لڑائی کی - ادہر لارڈ لیک صاحب بہادر نے چڑہائی کی - بران مہاراج بختاور سنگہ
جی نے نواب احمد بخش خان اور ٹہاکر سمر سنگہ بانکاوت کو معہ فوج امداد لارڈ لیک صاحب
بہادر کیواسطے تعینات فرمایا - اونہون نے لارڈ صاحب کے حاضر حضور ہوکر حسن خدمات
سے خیر خواہی مہاراج بختاور سنگہ جی کا جمایا - اور رسد کی لشکر انگریزون مین ریل پیل کی -
اور بعجلت تمام پل بندی جوے رو بار یل کی - لارڈ صاحب بہادر کو اونکی یہہ خدمت
وارادت بدل پسند ہوئی - اور خیر سگالی مہاراج بختاور سنگہ جی سے خاطر نہایت خورسند
ہوئے - چنانچہ پل سے عبور ندی کر کے فوج انگریزی کا سواد بہرتپور مین گزار ہوا -
رئیس بہرتپور بہی خم ٹہوک کر مستعد کارزار ہوا - آخر باہم گرم معرکہ ستیز ہوا - کہ بربا ہنگامہ
رستخیز ہوا - زمین صدائے اوتاپ سے ہلتی تہی - بلکہ گاوٴ زمین تک کی چہاتی دہلتی
تہی - فلک پیر ہیبت سے لرزان تہا - ترک آسمان کی زبان پر شور الامان تہا - گورے
حملہ کر کے جب فصیل شہر پر چڑہ جاتے تہے - جاٹ دست دبغل ہوکر اونکو اوپر سے
نیچے گراتے تہے - اسیطرح انگریز کئی بار حملہ آور ہوئے - لیکن ہر مرتبہ ناکامیاب برابر
ہوئے - جاٹ لڑنے مین چست رہے - اور انگریز اونکے مقابلہ مین ہر بار سست
رہے - بہت سپاہ انگریزی ماری گئی اور افسر کام آئے - نقصان عظیم پاکر لارڈ
صاحب اس مہم سے گہبرائے - اور جب دیکہا کہ سب زور وبل گہٹ گئے - چار ونا چار



لارڈ صاحب فوج لیکر پیچہے ہٹ گئے - بمشاہدہ اسکے مہاراج رنجیت سنگہ نے جو مآل
کار پر نظر کی - تو عقل دوربین کشف الیقین سے بجز تحمل نتیجہ بہتر نہ دیکہی - یعنی یہ بات
صاف صاف چہرہ افروز روشن تر از روشنی روز ہوئی - کہ مقابلہ صاحبان انگریز
مین فتح بمدد غیب ہوئی - اور شکست اونکی ایک امر اتفاقیہ لاریب ہوئی - ورنہ فی زماننا
انگریزون سے کسی رئیس کو یارائے جنگ وپیکار نہین - اور مقابل اونکا آجکل کوئی
زنہار نہین سعدی

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

پس عداوت اون سے موجب زیان ہے - بلکہ نقصان جان ہے جسطرح
ہو سکے اب صلح کرنا صلاح ہے - کہ اسمین بہتری اور فلاح ہے - یہ سوچکر مہاراج رنجیت سنگہ
نے ہلکر کو بہرتپور سے نکال دیا - اور آفت ناگہانی کو اپنے سر سے ٹال دیا - اور
رندہیر سنگہ اپنے نور بصر کو بحضور لارڈ لیک صاحب بہادر بہیجا - اور بامید عفو عذر
تقصیر کیا - لارڈ لیک صاحب بہادر کرم مجسم تہے کرم کی نظر کر گئے - اور جرائم مہاراج
رنجیت سنگہ سے درگذر کر گئے - بیس لاکہہ روپیہ فوج خرچ پر صلح کرنیکی بات چیت ہوئی
وہ لینے سے انگریزونکی ہار جیت ہوئی - جب لارڈ صاحب نے اپنا فوج خرچ پالیا -
تو ساتہہ فتح وفیروزی کے لشکر کو وہان سے ہٹا لیا - اسطرف سے فرصت پاکر سر کوبی
رئیس نیمرانہ کا خیال ہوا - اب ساتہہ دینا مرہٹون کا نبہے سنگہ راجہ نیمرانہ کو وبال ہوا
مگر لارڈ صاحب نے وہانکی لشکر آرائی - اپنے عظم وشان کے لائق نہ پائی - بران مہاراج
بختاور سنگہ جی کو بنظر اتحاد گوشمالی راجہ نیمرانہ کا ارشاد کیا - اونہون نے جاتے ہی نیمرانہ
کو فتح کرلیا - اور گدہ ہیکا ہل بہر دا کر اوس آبادی کو برباد کیا - لارڈ صاحب بہادر بڑے

دوست پرور اور رفیق نواز ہوئے ۔ سب اونکے متوسل اونکی بخشش و عنایت سے
بخوبی سرفراز ہوئے ۔ ریاست جھجر اونھون کے عطا فرمائی ہے ۔ احمد بخش خان نے
نوابی اونہین سے پائی ہے ۔ ریاست الور کے ساتھہ اونھون نے بڑے بڑے سلوک
کئے ہین ۔ تیرہ محال مفصلہ ذیل اونہین کے دئیے ہین ۔ باندن[1] ۔ نیمرانہ[2] ۔ کرنیکوٹ[3]
منڈاور[4] ۔ دربارپور[5] ۔ گستنکڈہ[6] ۔ ٹپور[7] ۔ اسمٰعیل پور[8] ۔ باگہورہ[9] ۔ دادری[10] ۔ بدہوانہ[11] ۔ بہوانی[12] ۔
لوہارو[13] ۔ اور ۱۸۰۶ء مین پرگنات دادری و بدہوانہ و بہوانی ۔ بدل لئے ۔ اور عوض
اونکے تجارہ و ٹپوکرہ و کٹوم عطا کئے ۔ احمد بخش خان قبل ملازمی سرکار الور گوالیار
مین بزمرہ سواران نوکر تھے ۔ اور انہی دال روٹی سے خوشتر تھے ۔ نہ مفلس تھے نہ تونگر
یکایک قسمت کا کچھہ ایسا چکر آنکر پڑ گیا ۔ کہ وہ روزگار اونکا بگڑ گیا ۔ تب وہ گھوڑے
کی سوداگری سے اوقات بسر کرنے لگے ۔ اور ذریعہ اوسکے ہر طرف سفر کرنے لگے
ایک مرتبہ جو گھوڑا لیکر اجمیر شریف کو گئے ۔ تو اوسکے ایک عرصہ تک نہ بکنے سے بہت
تنگ ہو گئے ۔ بران حضرت خواجہ غریب نواز سے دعا کی ۔ اور بہ تضرع و زاری انجاح
مطلب کی التجا کی ۔ جو کہ اوس دربار اقدس سے کوئی محروم نہین جاتا ہے ۔ اور ہر کس
مرادین دلی وہان سے پاتا ہے ۔ احمد بخش خان کی بھی ایسی کچھہ امداد ہوئی ۔ کہ فوراً حاصل
دل کی مراد ہوئی ۔ یعنی گھوڑا اونکا منھہ مانگے دامون بک گیا ۔ اور پالو اٹھا ہوا احمد بخش خان
کا ٹنگ گیا ۔ پہر تو وہان سے پہر کر دہلی کو وہ عازم ہوئے ۔ اثنائے راہ مین مہاراج
بختاور سنگہ جی کے ملازم ہوئے ۔ اور اپنی کارگزاریون سے مہاراجہ صاحب کے
دلمین جگہہ پاگئے ۔ اور خیرخواہیون کی وجہ سے لارڈ لیک صاحب کو بھی خوش آگئے ۔
لارڈ صاحب ممدوح نے پرگنہ فیروزپور جہر معہ پرگنہ نگینہ و نوہانہ احمد بخش خان کو مرحمت



فرمایا ۔ اور یہ ریاست دیکر اونکو رئیس بنایا ۔ اور پرگنہ لوہارو مہاراج بختاور سنگہ جی سے
اونہین عنایت ہوا ۔ پہر تو نواب بنگئے اس عروج پر گرانپایہ عزت ہوا ۔ پر اس ثروت پر بھی
نواب احمد بخش خان مطیع اس ریاست کے بدستور رہے ۔ اور عہدہ وکالت راج پر بطور سابق
مامور رہے ۔ زوجہ اصلی سے نواب احمد بخش خان کے دو پسر ہوئے اور وہ دونون
لائق و فائق تر ہوئے ۔ اونمین بڑے نواب امین الدین خان تھے ۔ کہ وہ جرعہ نوش
شربت ممات ہوئے ۔ اور چھوٹے نواب ضیاء الدین خان جو ہنوز بقید حیات ۔ نواب
امین الدین کے خلف الرشید نواب علاءالدین خان اب پرگنہ لوہارو کے رئیس
باوقار ہین ۔ اور نواب ضیاء الدین خان ہزار روپیہ ماہانہ کے اوس ریاست سے تنخواہ دار
ہین ۔ اور دو لڑکے احمد بخش خان کے مدی طوائف سکنہ تجارہ کے بطن سے
پیدا ہوئے ۔ بڑے باشمس الدین خان نامزد تھے ۔ چھوٹے ساتھہ نام ابراہیم علے
خان کے مسمے اور عہد مہاراج بختاور سنگہ مین قلعدار بالائے قلعہ الور سنہو سنگہ تومر تہا
موضع کہیڑہ متصلہ کوٹ پوتلی مین اوسکا گھر تہا ۔ اور چیلون مین اوسوقت خواص امون
ذی عزت تھے ۔ کہ مہاراج صاحب اونکے حال پر بسر عنایت تھے ۔ یہ رامون قوم کا
کہار تہا ۔ اور ٹھاکر دہمرٹہ کا چیلہ یعنی خدمتگزار تہا ۔ روڑی چیلی پرتاب سنگہ جی پر
وہ عاشق تہا اور عشق اوسکا صادق تہا ۔ جب اوسکو دوری روڑی نے بیتاب
کیا ۔ اور زلف گرہ گیر نے اوسکی زنجیر فراق پہنا کر پابند عذاب کیا ۔ مجبور حق نمکخواری ٹھاکر
دہمرٹہ اوس سے جون خواب فراموش ہوا ۔ اور خط غلامی لکھکر پرتاب سنگہ جی کا حلقہ
بگوش ہوا ۔ پرتاب سنگہ جی نے بھی قدردانی سے آبرو اوسکی اسدرجہ بڑہائی ۔ کہ علاوہ
روڑی کے روپ ساگر نامی ایک چیلی اور عنایت فرمائی ۔ اور موضع چوبرجہ بمصارف

روپ ساگر کو مرمت کیا - اور موضع اندوک خاص خواص راموں کے واسطے دیا -
کہ وہ دونوں گانو ابتک اونکی اولاد مین معاف چلے جاتے ہین - اور آمدنی اون کی
بدستور وہ پاتے کہاتے ہین - چنانچہ بطن روپ ساگر سے خواص راموں کے تین
پسر ہوئے - اور وہ ہر سہ ساتہہ اس تفصیل کے نام آور ہوئے - بنّ جی - شتّو لال جی
گوردہن جی - اور بوجہہ سوء مزاجی دیوان رام سیوک کو مہاراج بختاور سنگھ جی نے بمقام
راج گڈہ قتل کرایا - اور بجاے اوسکے ہرسیوک کو عہدہ دیوانی پر ممتاز فرمایا - اور جو
طیاری مکانات پر مہاراج بختاور سنگھ جی کی طبیعت آئی - الور مین بہت سی عمارت
اونہوں نے طیار کرائی - بیّرا محل جو مشہور ہے - تعمیر اونکی اونہین سے - دیکہنے والے
دیکہنے والے اوسوقت کے کہتے تہے کہ جسجگہہ یہہ محل بنایا گیا پیشتر وہان لساطی
رہتے تہے - اونکو اوٹہا مہاراج صاحب نے لادیہہ دروازہ بسایا - اور اونکے مکانات توڑ
کر محل بنایا - اور بجاے مسکن گاہ قوم چمار - ساگر تالاب بہی مہاراج صاحب نے یادگار
اور گنبد ترنگ سلطان کو بہی مہاراج صاحب نے ترپولیہ بنایا - اور جانب اوسکے چوپڑ
کا بازار لگایا - چونکہ سیدہا کرنے بازار مین مکانات کو ہوڑا گیا - بران مسجد واقع بازار
کا بہی ایک درجہ توڑا گیا - اور ترپولیہ کے اوپر مندر کی نمود - عہد مہاراج بختاور سنگھ
جی سے امر صہ شہود - اور قلعہ پر جو پرتاب بند کے مقابل محل ہے وہ بہی مہاراج
بختاور سنگھ جی کا بنایا ہے - اور زر خطیر اوسکی طیاری مین لگایا ہے - اوس محل کی
دو منزل ہین - اور ہر دو فرحت افزاے دل ہین - اور بختاور و بلدیو پلاٹن مہاراج
بختاور سنگھ جی نے بہرتی کی - اور فرانسیس سیل صاحب کو اونکی افسری دی - چنانچہ
فرانسیس سیل صاحب کے صرف دو دختر پیدا ہوئی - ایک تیپو فارس کو لوسے



دوسری طامس بیسیان سے کدخدا ہوئی - اسے مین یو ویل پلا دعرف مان
صاحب طامس بیسیان کی آل مین - کہ جو عہدہ کپتانی فتح پلٹن پر ہنوز بحال ہین -
اور نواسہ تیپو فارس صاحب کو جسکا نام جوزف نسلی تہا قضلنے لاولد رکہا - اور عین
شباب مین اوسنے ذائقہ مرارت آمود ہلاہل موت چکہا - حاصل مدعا سعی تعمیر مکانات
و درستی سپاہ سے ریاست کی اور ہی ڈہنگ ہوئے - اور رونق سے سطوت و حکومت
کے اور ہی رنگ ہوئے - آبادی شہر نے از سرنو حسن رعنائی پایا - اور بازار رون
کو متاع زیبائی ہاتہہ آیا - لیکن انتظام ملک اوسوقت تک بہت خراب تہا - چیرہ دستی
میوان سے ہر طرف ظلم بیحساب تہا - اوسوقت میوان مین سلائے بہی اکثر آدمی نامی و
سر بلند تہے - یعنی صاحب سپاہ و نقارہ بند تہے - قلعہ اندور پر بہی اونہوں نے دخل
کر لیا تہا - اور خانزادوں کو در ابیون پہ دہر لیا - سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین مہاراج بخبیت سنگھ
رئیس بہرتپور رنگراے عالم بقا ہوئے - بلدیو سنگھ برادر زادہ اونکے بجاے اونکے
مسند آرا ہوئے - اور سنہ ۱۲۲۴ ہجری مین حضور مہاراج بختاور سنگھ جی سے دیوان نند لال
تسخیر قلعہ اندور کو مامور ہوئے - اونکے جاتے ہی صداے مہیب توپ سنگر میو کا فور
ہوئے - تاریخ فتح اس قلعہ کی مولفہ میر ضیا خان ارژنگ تجارہ مین تحریر ہے - مادہ
تاریخ اوسکا یون زبان زد قلم خوش تقریر ہے مصرعہ مبارک باد فتح قلعہ اندور اور
سنہ ۱۲۲۵ ہجری مین اعتقاد مہاراج صاحب کا رسول شاہیون سے ہٹ گیا - اور خرقہ
بزرگی و کرامت میان فدا حسین کا پہٹ گیا - احوال اذیت رسول شاہیان ارژنگ
تجارہ سے مفصل عیان - اور جو جو ستم مسلمانوں پر ہوئے وہ بہی اوسمین سب بیان
اور قلعہ جات دبی دسکرائی مہاراج بختاور سنگھ جی نے پہر دبا لئے - لیکن رئیس جیپور نے

سرکار انگریزی مین نالش کر کے مسترد کرا لیئے - اور جو لشکر انگریزی بہ سرکردگی جرنل مارشل صاحب بہادر الور پر چڑھ کر آیا - اوس سے مہاراج صاحب نے تین لاکھ روپیہ دیکر پیچھا چھوڑایا - کوئی کہتا ہے کہ مسلمانونکی ایذا رسی حکام انگریزی نے وہ فوج تعینات فرمائی تھی - کسیکا بیان ہے کہ دادخواہی رئیس جیپور کی وجہ سے یہ لشکر کشی وقوع مین آئی تھی - الغرض جب مہاراج صاحب نے حکام انگریزی کا زر سے دامن بھر دیا تو جرنل مارشل صاحب بہادر نے بہادرپور سے واپس کوچ کر دیا - اور واسطے تنبیہ میوان شوریدہ سر کے جو بہت زیادتی پر تھے مہاراج صاحب نے جمادار چیلہ و شیو لعل دیوان و مرزا مینا بیگ رسالدار و فراسیس میل صاحب کپتان کو تعین فرمایا - اونہون نے ازراہ دانائی کہین باشتی اور کہین بزور تفنگ امن جمایا - اور مہاراج بختاور سنگھ موسی طوائف پر ایسے والہ و مفتون تھے کہ سوداے اوس رشک لیلی مین وارفتہ و بیہوش مجنون سے تھے - بلکہ یہانتک جوش محبت نے پانو نکالا تھا - کہ باہر سے اوسکو لیجا کر گھر مین ڈالا تھا - مہارانی صاحبہ کا نخل امید بار ور نہ تھا - یعنی اونکے بطن سے کوئی نور نظر نہ تھا - ہان موسی کے صدف آرزو سے جو قطرہ ہاے نیسان مراد پائے - تو یکے بعد دیگر دو گوہر شاہوار اوس سے وجود مین آئے اول دختر سہ پیکر کا جو باسم چاند بائی موسوم کی گئی ظہور ہوا - اوسکے پیچھے ولادت پسر کے کہ نام نامی اونکا بلونت سنگھ جی رکھا گیا کاشانہ مراد پر نور ہوا - وہ دونون بہن بھائی مہاراج صاحب کو نہایت پیارے تھے - اور کیونکر نہو کہ اونکی آنکھون کے تارے تھے - شادی چاند بائی صاحبہ کی ٹھاکر کان سنگھ چوہان سنگلہ جاگیردار تتار پور سے وقوع مین آئی - اور دختر کشن سنگھ چوہان سکنہ جہینڈ ہسے بلونت سنگھ جی نے نسبت مناکحت پائی - اور چونکہ راجپوتون مین رواج



عام ہے - اور یہ دستور خاص ہر گدا مے - کہ عورت غیر منکوحہ کی اولاد نجابت اصلی نہین پاتی ہے بلکہ وہ خواص وال کہلاتی ہے - اس سبب اوسکو وراثت کا حق نہین ہوتا - اور علی الخصوص وہ ریاست کا مستحق نہین ہوتا - بران مہاراج صاحب نے جو بلونت سنگھ جی کو لایق مسند نشینی کے نہ پایا - اسوجہ سے اپنے برادر زادہ بنی سنگھ جی کو اپنی گود بٹھلایا - بنی سنگھ جی و بلونت سنگھ جی بر سر اخلاص باہم تھے - پس یہ سمجھو کہ گویا وہ دونون توام تھے - اور عہد مہاراج بختاور سنگھ جی مین بھی آمدنی خراج کمتر تھی - لہذا راج مین ازبس قلت زر تھی - تاوان اوسوقت کا دستور تھا - ہر جرم مین ڈنڈ لیا جانا ضرور تھا - اور تمامی علاقہ خام تھا - بٹائی کا طریق عام تھا - بے قدری سے زمین کی مٹی خراب تھی - اور بے ترددی سے زراعت کمیاب تھی - تمام علاقہ بنجر پڑا تھا - خار اور گھاس کا بن کھڑا تھا - ہر ایک پرگنہ مین ایک تحصیلدار جسکو عامل کہتے تھے نوکر تھا - اور تیس روپیہ ماہانہ اوسکا مقرر تھا - اور پندرہ روپیہ کا مشاہرہ دار ہر تحصیل مین ایک محرر تھا - بجاے پیشکار فوجداری سایر والون کے سپرد تھی - وہ سایر والونکی علیحدہ ایک بر د تھی - ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ مین ٹھیکہ سایر تھا - اور ہندی کا کل دفتر تھا - زبانی سب مقدمات فیصل ہوتے تھے - اہلکار ترتیب مثل مین کب اوقات کھوتے تھے - اور مہاراج بختاور سنگھ جی سخن کے بھی ماہر تھے - اور ہندی کے اچھے شاعر تھے - یہ پد جسکا مطلع درج ذیل اونہین کا بنایا ہے - دیکھو کیسے مشکل قافیہ کو موزون کر دکھایا ہے پد

تہاری تو انوکھی مٹر جی ✣ تہارے سن لیبی فنسی کی اوڑ جی ✣

اور مہاراج صاحب کے یہان ایک ہرن آفت کا پرکالہ تھا - نہ سنا نہ دیکھا - جیسا وہ لاڈلا تھا - جب وہ مرا مہاراج صاحب نے اوسکی بڑی حسرت فرمائی - اور مالا کھیڑہ دروازہ اوسکو

دفن کر کے چہتری بنوائی - اور راجہ نیمرانہ بڑی کوشش سے نیمرانہ کو مستر د کرا کے دل شاد ہوا - اور بارہ برس بعد اپنے گہر آکر آباد ہوا - پوشیدہ نرہے کہ گوت راجہ نیمرانہ کا چوہان ہے اور پرتہی راج شاہ دہلی سے پیوستہ سلسلہ خاندان ہے - راو منڈا ور ورانا بڑودہ اوسکے یک جدی ہین - لیکن اونہین وہ صاحب گدی ہین - حال مفصل اونکا ارژنگ تیجارہ مین بیان اور ناظرین کو بخوبی اوس سے عیان - اظہار مکرر اوسکا لطف سے خالی ہے - مرغوب طبع نہین جو چیز دیکہی بہالی ہے - الحاصل جب پیمانہ عمر مہاراج بختاور سنگہ جی کا بہر گیا اور مرض موت گلوگیر ہوکر چاہ سے گزر گیا - حالت جان کندنی مین نواب احمد بخش خان کو یاد فرمایا - اور ہاتہ بلونت سنگہ جی کا اونکے ہاتہ مین دیکر ارشاد فرمایا شعر

سپردم بتو مایۂ خویش را ... تو دانی حساب کم و بیش را

اور بعد وصایا سمت ۱۸۷۱ مین دہر ناپایدار سے آخرت کو سفر کیا - اور روضہ جاوید اپنا دار المستقر کیا - وہ کہ شیدا کو بے دلبر قرار نہین - اور عاشق کو چین و آرام بغیر یار نہین - موسی سے غم جانگداز جدائی مہاراج صاحب سہا نہ گیا - اور ایکدن بہی بے دلدار رہا نہ گیا - ہمراہ لاش مہاراج صاحب برسم ہنود جلنے کو وہ طیار ہوئی - اور صورت پروانہ اوس شمع خوبی کے ساتہ جلکر نثار ہوئی - دیوان ہرسیوک و خواص گوردہن نے لب ساگر چہتری مہاراج صاحب کی نہایت عمدہ تعمیر کرائی - اور ذریعہ اوسکے رونق ساگر ایک سے ہزار درجہ بڑہائی - اور جب مہاراج صاحب کا وصال ہوا - یعنی دنیائے دون سے انتقال ہوا محالات بمفصلہ ذیل باقی و برقرار تہے - اور مہاراج صاحب سے یادگار تہے -

بالا کہیڑہ - راجگڈہ - راجپور - ٹہلہ - تہانہ غازی - گڈہی ماموڑ - پرتاب گڈہ - عجب گڈہ بلدیو گڈہ - الور - ڈہیرہ - کہونہٹہ - رام گڈہ - بہادر پور - گوبند گڈہ - پیپل کہیڑہ -



کشنگڈہ - پور - باگہورہ - اسمعیل پور - تجارہ - پتوکرہ - ماندہن - بڑودہ - بہرور - منڈاور - کرنیکوٹ - ہرسورہ - جندولی - تتارپور - حاجی پور - ہمیر پور - رام پور - بانسور - نراین پور - لچہمن گڈہ - کٹومبر - سونکہر - برودہ میو - برودہ فتح خان - موج پور - اور واسطے آگاہی نظارہ گیان اس چمن بہار خیز کے یہہ بہی قابل گوش گزار - کہ محالات متذکرہ صدر کی تفریق حسب ذیل ہے دیس وار - کہ مالا کہیڑہ و راجگڈہ و راجپور - و ٹہلہ - شامل دیس ڈہونڈہار ہین - اور تہانہ غازی - و پرتاب گڈہ - و عجب گڈہ و بلدیو گڈہ - ملک نیٹرہ مین شمار ہین - اور گڈہی ماموڑ - و نراین پور - معہ بانسور - موسوم باسم وال ہین - اور بہرور - و نیمرانہ - و ماندہن - و منڈاور - و بڑودہ - راٹہہ کے شامل حال ہین - اور کٹومبر و سونکہر کانیٹر مین داخل - مابقی جملہ محالات میوات مین شامل -

## بیان زیب دہی مسند ریاست مہاراج بینی سنگہ جی باشوکت

بعد بیکنٹہہ باشی ہونے مہاراج بختاور سنگہ جی کے مہاراج بینی سنگہ جی بہادر سات برس کی عمر مین ماگہہ سدی ۳ سمت ۱۸۷۱ کو رونق بخش مسند ریاست ہوئے - اور بلونت سنگہ جی بہی ساتہ اونکے ہمنشین بشراکت ہوئے - دونون صاحبون مین اوسدم تک نہایت محبت تہی - نہ کسیطرح کا باہم نقیض تہا - نہ عداوت تہی - ایک مسند پر دونون نیرین سعدین کا اجلاس ہوتا تہا - اور جون قران ماہ و مشتری

ایک دوسرے کے پاس ہوتا تھا - لیکن فلک کجرفتار عجب تفرقہ انداز ہے - اوسکی
ہر گردش نیرنگ ساز ہے - کہ دل کسیکا باہم ملا نہین رکھتا - اور اتحاد دلی کو دیکھہ نہین
سکتا - اِن دونونکی محبت اوسکو خوش نہ آئی - آخر اونکے شیشہ اتفاق و اتحاد کو سنگ
تفرقہ و عناد سے توڑنیکی صورت بنائی تفصیل اِس اجمال کی یہ کہ جب دونون صاحب
سن و قوت کو پہونچے - غمازی غمازان سے غبار رنج شیشہ دل مین بہرنے لگے
رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچی کہ ایک دوسرے کا دشمن جان ہوا - اور وہ اخلاص و اتحاد باہمی
بر سر طاق نسیان ہوا - نواب احمد بخش خان اور بہت آدمی بلونت سنگہ جی کے جانب
دار ہوئے - اور اکثر اشخاص مثل اکیے سنگہ بانکاوت و خواص رامون مہاراج بنی سنگہ
جی کے مددگار ہوئے - پہر تو آپسمین خوب چہیڑ چہاڑ ہونے لگی - اور روز بروز
زیادہ صورت بگاڑ ہونے لگی - چونکہ نواب احمد بخش خان بڑے معزز و ذی رتبہ سردار
تھے - اِسلیئے جانب داران مہاراج بنی سنگہ جی کی آنکھون مین خار تھے - ملا پسر رامون
خواص و ردیوان نندلال درپے ہوئے کہ وہ کانٹا کسی سوزن تدبیر سے نکالین
یعنی رائے زن ہوئے کہ نواب احمد بخش خان کو مروا ڈالین - چنانچہ بوعدہ قتل نواب
موصوف ایک میو کو اونہون نے امیدوار فتوح کیا - اوس بد ذات نے دہلی پہونچکر تاریخ
بستم شعبان ۱۲۴۸ سنہ ہجری وقت شب سوتے ہوئے احمد بخش خان کو مجروح کیا -
بدانست خود اوس ملعون نے تمام زندگی کا کام نواب صاحب مین کچھہ باقی نہ چہوڑا تھا -
پر قضا نے رشتہ حیات اونکا نہین توڑا تھا کہ زخمی شدید ہوکر کنارہ گور سے پہر آئے -
اور علاج ڈاکٹر سے تمام زخم اونکے بہر آئے - وہ میو اس کار نمایان پر سرخرو الور آیا -
اور دست طمع دراز کرکے حرف مطلب زبان پر لایا - ملا حیلہ نے دینے انعام مین حیلہ بہانہ کیا



اور ایک حبہ بہی اوسکو نہ دیا - بران باہم اونکے تکرار ہوا - اور افشا وہ سربستہ اسرار ہوا
بلونت سنگہ جی نے جو یہ خبر سنپائی غصہ نے آگ اوسکے سراپا مین لگائی - فوراً اوس
میو اور اوسکے ترغیب دینے والون کو گرفتار کیا - اور بازنجیر گنہگار کیا - رامون خواص
یہ دیکھکر بہاگا - اور نواب صاحب کے پاس دہلی آیا - لیکن نواب احمد بخش خان نے اوسکو
منہہ نہ لگایا - بلکہ اپنے ڈیرون سے نکلوا دیا - اور بہت خفگی سے ذلیل کیا - مجبور
اوسنے منشی کرم احمد سررشتہ دار جنرل لونی اختر صاحب کو ملالیا - اور تین لاکہہ روپیہ
دینا کرکے اپنا بنالیا - منہہ کہائے - آنکھہ لجائے - سررشتہ دار اوسکے حال کا ناظر
ہوگیا - پہر تو ساعی خواص رامون اوس سررشتہ کا ہر محرر ہوگیا - سفارش نواب احمد بخش
خانکا وہ دفتر دریا برد ہوا - یعنی سوال دعوی کہ از جانب بلونت سنگہ جی تہا گاؤخورد
ہوا - جب رامون خواص نے دیکہا کہ اپنے مقابلہ مین نواب احمد بخش خان کی وہ
رسائی نہ رہی - اور بلونت سنگہ جی کے معاملات کی شنوائی نہ رہی - تو نئی کارسازی
کی - یعنی بحضور جنرل صاحب یہ فقرہ بازی کی - کہ بلونت سنگہ جی نے عجب ایک
شور مچا رکہا ہے - اور اونکے مغویان نے ظلم پر ظلم اوٹھا رکہا ہے - اگر چندے یہی
حال رہے - پہر انتظام ریاست محال ہے - بران جنرل صاحب نے حکم دیدیا کہ اونکو
نکالدو - اور ایسے مفسدہ برپا کرنیکی ہرگز نہ مجال دو - یہ اشارہ پاکر رامون خواص
خوشی سے پہول گیا - اور تمامی رنج و آلام کو یک لخت بہول گیا - ڈیرہ پر آکر اوسنے ہرکارہ
الور کو روانہ کیا - اور اپنی طرف والون کو یہ تحریر شادیانہ کیا - اور ساتہہ ہی لکہہ بہیجا کہ
بجز بلونت سنگہ جی اور سب اونکے جانب داران کا جلد تر کام تمام کرو - اور بلا توقف ساعت
انجام یہ کام کرو - اوس چٹھی کے پہونچتے ہی جانب داران مہاراج بنی سنگہ جی نہایت

شادان ہوئے - جہتی کہ جو پیر تہے وہ بہی اس خوشی سے نوجوان ہوئے - جب وہ نوشتہ
چون نوشتہ تقدیر اونکو ہاتہہ آیا - سب نے یکدل ہوکر اوسپر عمل کرنا ٹہرایا - اکہے سنگہ بانکاوت
محل سے مہاراج بنی سنگہ جی کو اپنے مکان مین لے گیا - کہ بلونت سنگہ جی کو اوسکی خبر تک
نہ ہوئی اسطرح دہوکہ دیگیا - اور ٹہاکران نے سب سامان حرب درست کرلیا - اور دروازہ ہائے
شہر کا بندوبست چیست کرلیا - بعد فراغ اس انتظام کے نرغہ کرکے وہ انبوہ محل پر چڑہ آیا
اور طرفداران بلونت سنگہ جی کو بیخبر جا دبایا - جو اونہون نے ملک الموت کو گہیرا اور
قضائے مبرم سر پر دیکہکر ہتیار سنبہالے - اور خانہ غفلت سے میدان ہوش مین پانو
نکالے - اونکے مقابل ہوتے ہی تلوار چلنے لگی - اور آتش کارزار جلنے لگی - ہرچند کہ
داد جوانمردی اونہون نے خوب دی - لیکن جو نصرت نصیب نہ تہی تقدیر نے یاری نہ کی غرض
اکثر لوگ مجروح و زخمناک ہوئے - بلوائیون نے جب اونکو مار لیا - شمشیرین نیام کین اور
قرار لیا - بلونت سنگہ جی بے یار و یار ہوگئے - اور غولون کے ہاتہہ گرفتار ہوگئے اور
حویلی اکہے سنگہ مین اونہون نے لیجاکر اونہین قید کیا - اور اپنے زعم مین حصہ ریاست
سے محروم الارث جاوید کیا - پہر تو مہاراج بنی سنگہ جی بلا مشارکت حکمرانی کرنے لگے
اور دور ہونے خلش خار بلونت سنگہ جی سے دمامہ شادمانی بجنے لگے - جرم مجرد جے
نواب احمد بخش خان مین جو لوگ قید ہوئے تہے رہائی پا گئے - اور زندان خانہ سے
چہوٹ چہوٹ کر اپنے گہر آگئے - اس خبر کو سنکر نواب احمد بخش خان نے دل ہی دل مین
بہت پیچ و تاب کہایا - مگر اوسوقت بدلا لینے کا موقع نہ پایا - جبکہ جنرل لونی لکٹر صاحب
بہادر دورہ کو طرف جے پور کے تشریف فرما ہوئے - اور اوطرف سے فراغ پاکر بعزم
الور گام فرسا ہوئے - تو اثناے راہ مین ایک روز نواب احمد بخش خان نے رہائی



مجرمان جرم مجرد جی خود کا ذکر کردیا - اور باظہار اونکی خودسری کے شیشہ صاف ضمیر
جنرل صاحب کو گرد کدورت سے بہردیا - بران جنرل صاحب انور آتے آتے بہرتور کو پہر گئے
اور خواص رامون و ٹہاکر لکہے سنگہ اونکی نظرون سے گر گئے - خواص رامون نے
ٹہاکر لکہے سنگہ کو بہیجکر ہرچند عذر معذرت کی - اور تا امکان بہت کچہہ منت و سماجت کی -
الا کچہہ سودمند نہ ہوئی - اور کسیطرح خاطر جنرل صاحب درلنسے خورسند نہ ہوئی - بلکہ
جنرل صاحب نے حکم قطعی نفاذ فرمایا - اور خریطہ اسمضمون کا مہاراج صاحب کو بہجوایا -
کہ اگر سرکار سے صلح و آشتی منظور ہے - اور مرکوز خاطر رضامندی حضور ہے -
مجرمان رہا شدہ کو گرفتار کرکے یہان بہیجو - وگرنہ اپنے حق مین بہتر نہ سمجہو - وہ کہ اوس
زمانہ مین رزیڈنٹی راجپوتانہ علیحدہ نہ تہی جنرل صاحب ہی کے متعلق اوسکا سب کاروبار
تہا - اور ہر رئیس راجپوتانہ اونکا ماتحت اور فرمانبردار تہا - بدینوجہ اس حکم کے آتے ہی
خواص رامون گہبرایا - اور مجرمان رہا شدہ کو پہر گرفتار کرکے بحضور جنرل صاحب بہجوایا -
جنرل صاحب بہادر کے حکم سے قلعہ حصار مین وہ قید کئے گئے - خواص رامون یہہ
رنگ پاکر بہت لئے گئے - بعد شس نواب احمد بخش خان در پے اسکے ہوئے کہ بلونت سنگہ
جی کو رہا کرائین - اور بر سر اوج مراد پہونچائین - چنانچہ واسطے اوسکے ہر طرح کی فکر کرنے
لگے - اور قسم قسم کے گلہاے تدبیر کترنے لگے - اور جو بلونت سنگہ جی خواص ول تے -
اسلئے اونکی کامیابی مین رسم و رواج کے موافق اعتراضات کمال تہے - پس اونکے
رفع کو عقل سلیم نے نیا مضمون سوجہایا - کہ نواب صاحب نے اپنے پسران صحیح النسب
کو جاگیر لوہارو دیکر شمس الدین خان کو کہ بلونت سنگہ جی کی طرح بطن طوائفان سے تہا
اپنا جانشین بنایا - بوقوع اسکے معترضون کے خودبخود منہہ بند ہوگئے - اور تمامی

بہ ضامین اعتراضات دل سے کہو گئے۔ پہر توسعی و سفارش بہی بکار جانے لگی۔ اور درستی تقدیر سے تدبیر راست آنے لگی۔ آخر کار نواب احمد بخش خان نے تیر تدبیر کو نشانہ مراد پر پہونچایا۔ اور حسب منشاے دلی مقدمہ بلونت سنگہ جی کا صدر سے حکم اخیر پایا یعنی تقسیم ملک کا بلونت سنگہ جی کو حکم آگیا۔ رامون خواص منشی کرم احمد کے گنڈہ پر رہکر دہوکا کہا گیا۔ پس بصدور اوسکے محکمہ جرنیلی سے آڈر جرنیلی جاری ہوا۔ اور مہاراج بلونت سنگہ جی کو دینے ملک و مال و چہوڑ دینے بلونت سنگہ جی کا ایما سرکاری ہوا۔ لیکن کارپردازان ریاست نے اوسکی تعمیل مین تجاہل اور براہ نادانی وحماقت بجا آوری حکم مین تساہل کیا۔ جرنل صاحب پر جو یہ سرکشی و تمردی ظاہر کی گئی۔ فوج سرکاری جہت تادیب اونکے طیار کی گئی۔ اوسیوقت خبر فساد بہرتپور یکایک آگئی۔ اور ضرورت رفع اوسکی مقدم ذہن رسا جرنل صاحب مین سما گئی۔ اس نظر سے اول اوس جانب منہہ موڑا گیا۔ اور انفصال مقدمہ بلونت سنگہ جی بعد انتظام بہرتپور کے چہوڑا گیا۔ پوشیدہ نرہے کہ بہرتپور مین ایک ہنگامہ عظیم برپا ہو گیا تہا۔ اور نیا ایک مفسدہ کہڑا ہو گیا تہا۔ بیان اوسکا یون مسموع ہوا ہے۔ اور بالتحقیق اسطرح بوقوع ہوا ہے۔ کہ درجن سال جو مہاراج بلدیو سنگہ رئیس بہرتپور کا برادرزادہ تہا۔ اور اگیو متبنی مہاراج رنجیت سنگہ قرار دیکر دعوی ریاست پر دل نہادہ تہا۔ مہاراج بلدیو سنگہ اوس سے ہر وقت خائف و ترسان تہے۔ اور ہر دم اوس درد کے درپے درمان تہے۔ جو کہ ہر جو بندہ یابندہ ہوتا ہے ایکمرتبہ جرنل اوختر لونی صاحب سے مہاراج چارہ جو ہوئے۔ چنانچہ مثل حکیم حاذق اسکے علاج کو وہ نیکخو ہوئے۔ آخر کار اونہون نے رپورٹ کر کے منظوری مسند نشینی بلونت سنگہ جی پسر مہاراج بلدیو سنگہ کی منگادی۔ اور ذریعہ اوس نوشتہ اردو کے



مہاراج بلدیو سنگہ جی کو مرض محلل روح سے شفا دی۔ پس مہاراج بلدیو سنگہ نے اپنے خلف الرشید بلونت سنگہ جی کو اپنی جگہہ بٹہلایا۔ اور تپ اندیشہ درجن سال سے آرام پا کر غسل صحت اطمینان فرمایا۔ الاقضا وقدر سے نصیب اونکے چند روز بہی نہ وہ شربت جمعیت ہوا بلکہ واسطے اونکے وہ غسل صحت غسل میت ہوا۔ اعنی بعد مسند نشینی بلونت سنگہ جی کے مہاراج بلدیو سنگہ جی نے تہوڑے دن پیچہے قضا کی۔ اور معکوس ہوئی تاثیر از بس دوا کی۔ تا حیات مہاراج بلدیو سنگہ جی درجن سال موقع وقت تاکا کیا۔ اونکے مرتے ہی جون سال باہمن سا کہا گیا۔ مہاراج بلونت سنگہ جی کو کہ ہنوز وہ صغیر سن تہے مسند ریاست سے اوتار دیا۔ اور اپنے آپکو رئیس بہرتپور قرار دیا۔ مہاراج بلونت سنگہ جی ناکردہ گناہ اسیر ہوئے اور اپنے ہمنام خلف الصدق مہاراج بختاور سنگہ جی کے ہم صفیر ہوئے۔ درجن سال کا بہائی ناعاقبت اندیش بہائیکو رئیس دیکہکر حاسد ہوا۔ اور براہ کوتہ اندیشی ارادہ اوسکا فاسد ہوا۔ لیکن درجن سال پر تو کچہہ قابو اوسنے نہ پایا۔ قلعہ ڈیک کو جا سجایا۔ اور علم بغاوت بلند کر کے ایک شور مچایا۔ اون دونون کی بانی ہوسے براہ دانائی حکام انگریزی کو صورت خطر نظر آئی کہ مبادا رفتہ رفتہ پنڈارون کا سا حال ہو۔ اور انسداد اوسکا امر محال ہو۔ اسوجہہ سے فوراً اوسطرف لشکر آرائی کی۔ اور عرصہ تین ماہ مین ملک اونکے سب خرخشونکی صفائی کی۔ درجن سال بدمعاش اور اوسکا بانی کندہ ناتراش گرفتار ہو گئے۔ اور مہاراج بلونت سنگہ جی بدستور مسند نشین ریاست باعزت و قار ہو گئے۔ بعد انتظام بہرتپور عساکر نصرت مآثر انگریزی کی سوئی الور عزیمت ہوئی۔ اور واسطے بلونت سنگہ خلف مہاراج بختاور سنگہ کے وہ غنیمت ہوئی۔ کہ ذخیل کاران راج یہ خبر سنتے ہی حواس باختہ ہو گئے۔ اور ہوش اونکے صورت پرند پرواز کو پرداختہ ہو گئے۔ رامون خواص کا اندیشہ سے رنگ فق ہوا۔ اور رعایا کا دہشت جان و مال سے

کلیجہ شق ہوا۔ جو بر دعوی بہادری و سپہ گری مین نامی و گرامی تھے۔ اور مہاراج بنی سنگھ جی کے جان و دل سے مددگار و حامی تھے۔ اونکو بھی دہشت آنے لگی۔ پوست و افیون تاثیر عمل مسہل دکہلانے لگی جب بہت ہی برا حال ہوا۔ اور ہر شخص ضعف کے باعث نڈہال ہوا۔ دلیرون نے بھی ہتیار کہولدئے۔ اور ارادہ ہاے شجاعت فسخ کئے۔ پہر تو بجز اِسکے چارہ کار ندیکہا کہ حکم کی تعمیل کرین۔ اور ایکساعت کی نہ ڈہیل کرین۔ اسپر سب نے متفق الراے ہوکر بلونت سنگھ جی کو رہائی دی اور بخدمت جنرل صاحب روانہ کیا۔ اور توقف تعمیل حکم سابق مین معذرت خواہ ہوکر آیندہ کو دیتے رہنے جایداد مقررہ بلونت سنگھ جی کا حسب مجوزہ سرکار اقرارنامہ لکھدیا۔ بلونت سنگھ جی بہ خدم و حشم راہی ہوکر موضع گگرا بیدپر ملازمت جنرل صاحب سے شرف اندوز ہوئے۔ اور عواطف خسروانہ صاحب ممدوح بحال خود مسند دل پا کر مسرت سے چہرہ افروز ہوئے۔ ہنگام روبکاری مقدمہ ہرچند نواب احمدبخش خان نے واسطے اونکے نصف ملک و مال کی خواستگاری کی۔ پر وکیل راج نے بدلایل ساطع و براہین قاطع اوسمین عذرداری کی بہت رد و قدح کی۔ بعد چار لاکہہ روپیہ سالانہ مصارف بلونت سنگھ جی کی قرار پائی۔ اور منجملہ اونکے دو لاکہہ روپیہ نقد مقرر ہوئے اور عیوض دو لاکہہ روپیہ کے نواب صاحب نے پرگنات تجارہ و پتوکرہ و ماندھن و کرنکوٹ اونکو دلائے۔ اور یہ شرط قرار پائی کہ ہر دو راجہ ہا سے جو لاولد مر جائے۔ ملک و مال اوسکا صاحب ولاد کے ہاتہ آئے۔ جب سب مراتب طے ہو چکے بلونت سنگھ جی کو رخصت ہوئی۔ اور تجارہ کے رہنے کی اجازت ملی۔ وہ وہان سے مرخص ہو کر فیروزپور مین نواب صاحب کے یہان مہمان ہوئے۔ اور اونکی دعوت کے وہان بڑے بڑے سامان ہوئے۔ ایک روز رہکر بلونت سنگھ جی فیروزپور سے تجارہ کو تشریف لائے۔ شمس الدین خان



خلف نواب احمدبخش خان اونکو تجارہ پہونچا لنے آئے۔ اور نواب احمدبخش خان نے بلونت سنگھ جی کی بڑی دہوم دہام سے رخصت کی۔ کہتے ہین کہ جمعیت تین سو پیدل اور کچہہ سوار معہ دو توپ اونکو اپنے پاس سے دی۔ تجارہ مین بلونت سنگھ جی نے محل بنایا۔ اور اوسکے پاس ایک باغیچہ لگایا۔ اور بند کلان تجارہ کا اونسے ہی یادگار ہے۔ اور عمارت قلعہ بھی اونہین کے نام نامی سے نمودار ہے۔ باقی حال بلونت سنگھ جی کا ارژنگ تجارہ سے ہویدا۔ اور اوس نسخہ سے شرح اوسکی مفصل پیدا۔ بعد تصفیہ کامل حقوق بلونت سنگھ جی کے ملا نے بھی اپنی رہائی کی تجویز لگائی۔ اور پانچ قلعہ سرکار انگریزی کو دینے کرکے صعوبت زندان سے نجات پائی۔ مگر ملا حیلہ نے رہائی پاکر براہ دانائی۔ کچہہ دے دلاکر ایفاے وعدہ قلعہ جات کو ٹال بتلائی۔ وہ کہ مہاراج بنی سنگھ جی اوسکے اوس وعدہ پر درد رسیدہ تھے۔ اور اپنے دلمین ملا سے ازبس کشیدہ تھے۔ بران ایکروز بیساختہ مہاراج صاحب نے گلہ فرمایا۔ کہ بہائی مل جی وعدہ دینے قلعون کا کیا سمجہکر تہین پسند آیا۔ یہ سنتے ہی ملا بر سر ملال ہوا۔ اور آتش غصہ سے جلکر لال ہوا۔ اور براہ خودسری وہ خودسر ٹہوڑی مہاراج صاحب پر ہاتہ مارکر بولا کہ تجہے کیا خبر صدمہ اوس ضرب سے گوشہ زبان مہاراج صاحب بہادر دانتون مین دب کر کٹ گیا۔ اس گستاخی پر دل مہاراج بنی سنگھ جی کا بالکل ہی جانب ملا سے ہٹ گیا۔ اور یہ حرکت ناشایستہ ملا کی ٹہاکرون کو بھی بہا تک ناگوار ہوئی۔ کہ باستمزاج مہاراج صاحب بہادر ایک جماعت قتل ملا پر مستعد و طیار ہوئی۔ ایک شب ملا بہت رات تک محل مین قیام پذیر رہا۔ اور غافل محض از نوشتہ کاتب تقدیر رہا۔ جو یہ وقت مردمان آمادہ قتل ملا کو ہاتہ آیا۔ چند کس جری نے زنانہ محل مین چہپکر اوسپر داؤ لگایا۔ جب وہ قضا کا مارا گہر کو جانے لگا۔ حجام آگے آگے

مشتعل دکھلانے لگا - جو ہین ملازمینہ مین آیا - اور کمین گاہ والون نے موقع حربہ وری
پایا - اول ایک شخص کا مشعلچی پر وار ہوا - وہ مجروح ہوتے ہی فرار ہوا - پھر گراہ نامی ٹھاکر
نے کام ملا کا تمام کیا - اور اس کار نمایان سے قتل شجاعان روشن اپنا نام کیا - بعد
فراغ قتل ملا قاتل اور اسکے فرار ہوئے - اور کسی شخص سے وہ نہ گرفتار ہوسکے - مہاراج بنی سنگھ
جی نے قتل ملا کا بہت رنج وغم کہایا - اور اشتہار گرفتاری مجرمان فوراً اجرا فرمایا - گراہ
تجارہ مین آکر پناہ گیر ہوا - اور رئیس تجارہ اوسکا دستگیر ہوا - چند عرصہ تک وہ تجارہ مین
رہا کیا - بعدہٗ بلونت سنگھ جی نے اوسکو کرنیکوٹ بھیجدیا - وہان جاکر قلعہ مین وہ مسکن
گزین رہا - اور ایک مدت اوس مکان مین مکین رہا جب قضا کو سر پر گراہ کے گرانا کوہ
اجل کا منظور ہوا - غیب سے اوسکے سامان کا یون ظہور ہوا - کہ خواص گوردھن برادر
مقتول نے مینہ ہائے شاہجہان پور سے طرح آشنائی ڈالی - اور گرفتاری گراہ کی اون
سے صورت نکالی - مینہ ہائے شاہجہان پور کہ ہمیشہ سرقت و قزاقی مین بڑے نام
آور تھے - اور شرارت ذاتی سے بخوف محض در مطلق نڈر تھے - طمع پاکر درپے گرفتاری
گراہ ہوئے - اور انجام اوس کام کو مصروف تدبیر بہ فکر جانکاہ ہوئے - جوکہ درمیان
شاہجہان پور اور کرنیکوٹ کے سہ کروہ کا فصل ہے - اور باہم مردمان ہر دو جگہہ کے
بوجہ اتصال راہ و رسم اتحاد وصل ہے - مینہ ہائے شاہجہان پور نے ہر چند کرنیکوٹ
مین رہکر گہات لگایا - مگر گرفتاری گراہ کا کسی صورت سے قابو نہ پایا - آخر کار اونہون نے
خود گراہ پر جال مکر کا ڈالا - اور پہندے محبت مین اوسکو پہنسا کر اپنا مطلب لی نکالا -
تفصیل اس اجمال کی یہ کہ مینون نے گراہ سے دوستی جانی کی - اور بڑی بڑی اوسکے
حال پر مہربانی کی - حتی کہ اوسکو مینہ ہا کی خلوص نیت پر یقین کامل آیا - اور امتحان دوستی



مین اونکو اوسنے صادق پایا - جب مینہ ہائے نے دیکھہ لیا کہ گراہ کو ہم سے مغایرت نہین
رہی - اور یقین صدق آشنائی مین اب کچھہ حجت نہین رہی - بہانہ دعوت کے گراہ کو
شاہجہان پور لیگئے - اور عداوت کی راہ سے دہوکہ صریح دیگئے - اور اپنے گہر بیجا کر اظہار
حال نفاق کیا - کہ عیوض مہمانی اوسکو قید بالاتفاق کیا - بعدش گرفتہ و بستہ گراہ کو راجگڈہ
پہونچایا - اور اوسکے صلہ مین انعام مقررہ پایا - ہنگام روبکاری مہاراج بنی سنگھ جی نے
جاوس سے فرمایا کہ یہ کیا تو نے اسے ناشاد کیا - اوسنے بھی بلا تکلف عرض کیا کہ جو
کچھہ حضور نے ارشاد کیا - مہاراج صاحب نے بعذاب سخت اوسکو قتل کرایا - اور نام و نشان
اوسکا صفحہ ہستی سے مٹایا - اور عہد مہاراج بنی سنگھ جی مین سن ابتدا و سمت ۱۸۷۱
لغایت سمت ۱۸۹۲ عہدہ دیوانی پر نو کس ممتاز ہوئے - اور یکے بعد دیگرے بدین تفصیل
خلعت دیوانی سے سرفراز ہوئے - سالگرام سیل وال - بالمکند ٹھسیل وال - نندلعل مہاجن
ہر سیوک مہاجن - رام لعل مہاجن - جیسی رام مہاجن - بالمکند ٹونگرہ - بیجنا تھہ کایتھہ
جواہر لال کایستہ - لیکن انتظام ملک اون سے بخوبی نہ ہوا وہ دیسی تھے دیس کی
چال کرتے رہے - اور علاقہ کو لوٹ کر اپنا گہر بہرتے رہے - آمدنی کو حساب خرچ مین
ڈالا کئے - اور ٹوٹا ہر سال نکالا کئے - اوس خسارہ پر ابتر حال کارخانہ جات تھا - شور و غل
فاقہ ہر دن رات تھا - حتی کہ تنخواہ ملازمان عالم بالا پر تھی - اور خورد و نوش کی قرض
دام سے گذرتی تھی - دواب تک کا اکثر ناغہ ہوتا تھا - چارپایونکو شدت بہوک سے طاریہ
وار مراغہ ہوتا تھا - خزانہ بالکل خالی تھا - ٹکہ تھا نہ ٹکسالی تھا - اور توشک خانہ مین نہایت
بے سامانی تھی - ہر جنس کو عنقا سے ہمخانی تھی - جب دہلی مین دربار گورنری ہوا -
اور مہاراج کا تہیہ تشریف بری ہوا - کچھہ سامان توشک خانہ سے نہ ملا - کہ نہ پوشاک عمدہ

نکلی نہ جواہر لائق نہ زیور طلا۔ بران روز دربار مہاراج صاحب نے دانائی کو کام فرمایا۔ کہ بجائے
پوشاک اور زیور کے زرہ اور چار آئینہ اور خود ہتیارون سے آپکو سجایا۔ خوبی اقبال سے وہ
اوسوقت ایسا موزون ہوگیا۔ کہ ہر رئیس حاضر دربار اونکی زیبائی کو دیکھکر شرمندگی سے
سرنگون ہوگیا۔ اور سب مین یہ چرچہ عام تہا۔ اور کس و ناکس باہم ہمکلام تہا۔ کہ رئیس الور بڑا
مردانہ ہے۔ ایسے بہادر کو لائق یہی بانا ہے۔ سامان راجپوتی نہ زنونکا سنگار ہے
عورتون ہی کو سزا اور زیور مرصع کار ہے۔ اور عہدہ دیوانی بیجناتہ مین تہیدستی سے
ہاتہہ مہاراج صاحب بہادر کا ایسا بندہوا۔ کہ پیسہ بہی قیمت مین اشرفی سے دوچند ہوا
ایک روپیہ کا سودا بذات خود مہاراج صاحب کسی سے نہ کرسکتے تہے۔ اگر کوئی چیز
خرید کرلیتے تو اوسکی قیمت کیواسطے دیوان کا منہہ تکتے تہے۔ ایکمرتبہ کسی بساطی سے مہاراج
صاحب نے دو چار روپیہ کا اسباب لیا۔ دیوان نے باوصف حکم مہاراج صاحب ایک حبہ اوسکو
نہ دیا۔ مجبور مہاراج صاحب نے وہ سامان واپس کیا۔ اور رنج اوسکا دلمین از بس کیا۔
الغرض ایسی ایسی تکالیفات سے ضمیر منیر مہاراج صاحب پر غبار اکہٹا ہوگیا۔ اور دیسیون
سے نہایت درجہ دل کہٹا ہوگیا۔ بران پردیسیون کی طرف دل چلایا۔ اور معرفت آغا صاحب
کسی لائق پردیسی کے بلانیکو فرمایا۔ واضح ہو کہ یہ آغا صاحب انگریز تہے۔ اور فہم و
فراست مین نہایت تیز۔ بران اسلام قبول کرکے سکونت دہلی اونہون نے اختیار کی۔
اور حصول علم و فنون مین کوشش بسیار کی۔ بانک مین وہ کمال حاصل کیا تہا کہ فرد تہے
اور بڑے بڑے اوستاد اس فن کے سامنے اونکے گرد تہے۔ اور میر پنجہ کش سے خوشنویسی
کی تعلیم پائی۔ اونمین بہی کمال لیاقت بہم پہنچائی۔ بعدش الور آگئے۔ اور مہاراجہ
بنی سنگہ جی کی خدمت مین بار پاگئے۔ مہاراج صاحب نے بانک کا اونکو اوستاد بنایا



اور بہت کچہہ اونکا اعزاز و افتخار بڑہایا۔ جب آغا صاحب سے مہاراج صاحب نے منشا دلی اپنا
ظاہر کیا۔ اور اپنے تنگ آجانے کے حال سے اونکو ماہر کیا۔ تب آغا صاحب نے منشی
امو جان کو دہلی سے طلب کیا۔ اور منشاء مہاراج صاحب کا تحریر سب مطلب کیا۔ وہ کہ
منشی امو جان مرد سنجیدہ اور کارگذار تہے۔ قبل آنے الور کے محکمہ فریزر صاحب بہادر مین
نائب سررشتہ وار تہے سمبت ۱۸۹۴ مین حسب الطلب وہ الور مین آئے۔ اور مہاراج صاحب نے اونہین
عہدہ دیوانی پر مقرر فرمائے۔ مرزا اسفندیار بیگ بہی اونکے ساتہہ آیا۔ اور اپنا نائب منشی
امو جان نے اوسکو کرایا۔ یہ شخص بانس بریلی کا رہنے والا تہا۔ اور جوڑ توڑ معاملات دنیاوی کا
مین آفت کا پرکالا تہا۔ اول وہ ضلع مظفر نگر مین مامور بعہدہ نیابت سررشتہ داری
فوجداری رہا۔ وہان سے علیحدہ ہو کر نواب شمس الدین خان کے یہان آکر منصرم مختار کاری
رہا۔ جب نواب موصوف نے بقصاص فریزر صاحب بہادر پہانسی پائی۔ مرزا اسفندیار
بیگ کے الور آنیکی نوبت آئی۔ اور دار پر کہینچے جانے نواب شمس الدین خان کا سبب خاص
دعای بد میان ستان شاہ ہے۔ اور وہ مفصل یون بر سر افواہ ہے۔ کہ شمس الدین خان
نے قلعہ مین کوٹہی بنائی تہی۔ اور بہت شوق سے وہ طیار کرائی تہی۔ ہنوز وہ تعمیر کو نہ پہنچی
تہی کہ چونہ سب صرف مین آیا۔ اور شہر مین بہی کہین دستیاب نہوا ہرچند تلاش کرایا۔ تکیہ
میان ستان شاہ مین کچہہ چونہ طیار پڑا تہا۔ اور یہ شمس الدین خان بداعتقاد بڑا تہا۔ اور جنے
ہی حال اوسکا سن پایا۔ اور خود جاکر اوس چونہ کو اوٹہا لایا۔ ان مہاراج صاحب کی زبان سے
نکل گیا کہ فقیر کا چونہ جسنے کہین لگایا ہے۔ وہ مکان آباد ہونے نہین پایا ہے۔ وہ کہ
میان ستان شاہ قطب زمان تہے۔ اور برہنہ شمشیر و سیف زبان تہے۔ فوراً اوس کلمہ نے
اثر اجابت پایا۔ اور خیال قتل فریزر صاحب بہادر شمس الدین خان کے دلمین آیا۔ چنانچہ

قصد قتل فریزر صاحب نے اونکو یہ دیوانہ کیا۔ کہ واسطے انجام اوسکے شمس الدین خان نے
کریم خان و واصل خان وانیا میو کو سوے دہلی روانہ کیا۔ آخر واصل خان کے ہاتہہ سے
وہ کار نمایان ہوا۔ اور بعد حصول مقصد ہر ایک وہان سے گریزان ہوا۔ ہنگام تحقیقات بالاٰ
انیا میو کے اس راز سربستہ نے صورت اصلی دکہلائی۔ اور بپاداش اوسکے نواب شمس الدین
خان و کریم خان نے پہانسی پائی بعد طیاری و زعیدہ کوٹہی واسطے اجلاس کے شمس الدین
خان نے سجائی تہی۔ لیکن پانو رکہنا بہی اوسمین نصیب نہ ہوا کہ اوسیدن نماز عید مین
گرفتاری شمس الدین خان وقوع مین آئی تہی۔ اور در بارہ رہائی نواب شمس الدین خان
مرزا اسفند یار بیگ نے اپنی ذوفنونی کی بہت کچہہ گہوڑے دوڑائے۔ پر کوئی تدبیر راست
نہ آئی دست ندامت کے خوب دہکے کہائے۔ اس رنج مین مرزا نے دستار باندہنی ترک
کی اور ہمیشہ سر کو دوپٹہ باندہا کیا۔ اہل نور نے مرزا پینٹھے باز اوسکا نام رکہہ لیا۔ العرض عہدہ
دیوانی پاکر منشی اموجان نے روپیہ سیٹہہ متہرا سے قرض منگایا۔ اور تنخواہ سپاہ
کی جو کئی ماہ کی چڑہی ہوئی تہی جہگڑا چکایا۔ بعدش آمدنی کو ساتہہ بندوبست کے سنبہالا
اور مصارف کیواسطے طریق واجب نکالا۔ چند عرصہ مین روپیہ کی ایسی ریل پیل ہوئی کہ خزانہ
بہر گیا۔ اور فلاکت راج کا زمانہ گذر گیا۔ پہر تو یہ فراخ دستی ہوئی۔ کہ جملہ سامان ریاست
کی درستی ہوئی۔ توشک خانہ ہر جنس کا بازار ہوا۔ یہانتک کہ جواہر اور اسباب نفیسہ کا
انبار ہوا۔ اصطبل کو گہوڑوں برق خرام سے رونق کمال ہوئی۔ فیلخانہ مین کثرت فیلان
کوہ تمثال ہوئی۔ اسیطرح فراشخانہ اور سلح خانہ و شترخانہ و بگہی خانہ اور رتہہ خانہ نے کمال
عروج پایا۔ اور خیمہ و خرگاہ شاہانہ اور ہتیار نوادر زمانہ اور شتران صبا رفتار و بگہیون و
رتہون زرنگار سے ہر کارخانہ نے عجب حسن صورت دکہلایا محل مردانہ کا زنان خانہ کے



برابر مکانات خوش قطع سے وہ بیچ بو یا گیا۔ کہ جسکی منازل سیس محل اور سیتل نواس
و جیب نواس کی چہب دیکہکر گلشن ارم کہو یا گیا۔ اور فرش تکلف اور شیشہ آلات
عجیبہ و تصاویر غریبہ سے جو اسنے تزئین پائی۔ قصر فغفور چین نے بہی چین مانگا اپنی نیرنگی
کی آنکہہ چرائی۔ مدعا یہ کہ راج مین کسی چیز کی کمی یا کوتاہی نہ رہی۔ اور کسی کارخانہ مین کچہہ
تباہی نہ رہی۔ انتظام فوجداری کی ابتری دیکہکر ہر تحصیل کی جگہہ تہانہ بٹہلائے۔ اور اونکی
نگرانی کو محکمہ فوجداری قایم ہوکر ملازم سلک ملازمت مین آئے۔ اور اہل کمال کا
مہاراج صاحب کو بہت شوق ہوا۔ اور مردمان پرہنر کا ازبس ذوق ہوا۔ بران ایسے آ
آدمی جمع کئے جو ہندوستان مین انتخاب تہے۔ اور اپنا جواب نرکہتے تہے گویا لاجواب تہے
چنانچہ علماء سے مولانا فضل حق خیر آبادی کہ آفتاب ہند مشہور۔ اور اونکے شاگرد رشید
مولوی نور الحسن کاندہلوی نور علی نور۔ جو علوم مین کامل اور شناور دریاے معانی
تہے۔ خاصکر علم منطق مین لاثانی تہے۔ اور پنڈتون مین پنڈت لچہمن دہر کمیر کے باشندہ
بیدکش کے بدر انوار جوتش کے مہر تابندہ۔ اور اہلکارون مین منشی اموجان و مرزا
اسفندیار بیگ کہ دونون آزمودہ کار تہے اور اپنے وقت کے وحید عصر و فرید روزگار تہے
ایسے ہی خوشنویس آغا صاحب جو درگاہ مخدوم صاحب مین مدفون۔ کہ تاریخ وفات اونکی
محتوی بدین مضمون۔

## تاریخ

| | |
|---|---|
| روح آغا چون سوی فردوس رفت | قدسیان گفتند اورا مرحبا |
| از پئے تعظیم و تاریخ وفات | گفت رضوان سیر زا آغا بیا |

اور اونکے شاگرد میان رحیم اللہ صاحب کہ جنکے خط نستعلیق ایسے چہرہ افروز۔ کہ کتبہ ہاے

یاقوت خانی سا رہنے اونکے مشق لوآموز۔ اور حکما سے حکیم وزیر علی صاحب اکبرآبادی
جو بڑے درجہ کے طبیب تھے۔ اور علاج اونکے مثل معجزات عجیب غریب تھے۔ اور سید
امیر علی سکنہ گنج پورہ پٹہ باز بیمثال۔ شیخ ولی محمد قرلوی اور نظام علی دہلوی تیر انداز صاحب
کمال۔ اگر تیر اونکا تودہ طوفان تہا۔ تو پٹہ اونکا برق دمان تہا۔ اور پہلوانون مین
صدیق پنجابی امرت سر کا رہنے والا جسکا زور خداداد رستم سے دوبالا تہا۔ سکہدیو
جیٹھی کو اوسنے مارا۔ ورنہ کبہی وہ کسی سے نہین ہارا۔ اور یہ سکہدیو الور مین لاجواب
تہا۔ شاہ دہلی سے حاصل اوسکو یہ خطاب تہا ؎

صورت رستم ست تیر گیو ۔۔۔ یکتا گرد مہا سکہدیو

اور شیخ ابراہیم شمشیر ساز۔ کہ گہاٹ اور کاٹ تلوار کو اونپر فخر ہے اور ناز۔ اور جیو انجا
ایسا صاحب کمال تہا۔ کہ طیاری میز سے جو ہنوز موجود ظاہر اوسکی کاریگری کا حال تہا
اور عبد اللہ کتھک رقاصی مین بےنظیر۔ جادو سے زیادہ تہی اوسکے گشت کی تاثیر۔
اور میر ناصر احمد بین کار جسکی ہر مینڈہ پر نہ دلمین صبر تہا نہ جان کو قرار۔ اور رحیم حسین ستاریہ
جسنے ایسا ستار بجایا۔ کہ اوسکے موجد کو گت پر نچایا۔ علیٰ ہذا ہر فن کا آدمی اوستاد بیمثال
سرکار مین نوکر تہا۔ اور علی قدر لیاقت وظیفہ اوسکا مقرر تہا۔ اور باغات بہی عہد مہاراج
بنی سنگہ جی مین بکثرت نصب پائے اور اکثر باغ اہلکارون نے لگائے۔ چنانچہ
باغ منشی اموجان و میان مفضل و مرزا اسفندیار۔ اور گلشن دلکشا نامی منصوبہ ممن
جیا بکسوار۔ اور مہاراج صاحب نے بہی بہت سے باغ مثل بجی باٹ۔ دہنی بلاس وغیرہ
طیار کرائے۔ لیکن موتی ڈونگری نے سب نے باغ رشک کہائے۔ مخفی نرہے کہ زبان
اس ملک مین ڈونگری پہاڑی کا نام ہے اور وہ زبان دخاص نہین بلکہ عام ہے۔ پس



جو پہاڑی شہر الور کے جانب جنوب ہے۔ اور فضا اوسکی ہر دلکو مرغوب ہے۔ وہ صاحبہ
اسم موتی ڈونگری کے نام نہاد۔ اور ایک بنگلہ پر تکلف اوسپر مہاراجہ صاحب نے ایجاد۔
اوسکے شرق مین مہاراجہ صاحب نے ایک باغ نہایت وسیع لگایا ہے۔ بوجہ قریب ہونے
ڈونگری کے موتی ڈونگری اوسنے نام پایا ہے۔ وہ باغ نمونہ جنت ہے۔ اوسکی ہی وہکی
زیب زینت ہی۔ جو بیہ شعر سنا جاتا ہے۔ اوسکے بیان مین صادق آتا ہے **شعر**

اگر فردوس بر روے زمین است ۔۔۔ ہمین است وہمین است وہمین است

اوسکے روشونکی خوش اسلوبی اور چمنون کی حسن و خوبی عجب نیرنگ دکہا رہی ہے
جسطرف نظر جاتی ہے قدرت خدا نظر آرہی ہے۔ ہر روش دلہاے صافی ضمیران
کی طرح صاف۔ پٹریان اوسکی آئینہ دار صفا و شفاف۔ چمنون کے بیچمین روشین
اسطرح جلوہ نما۔ جیسے مانگ خوبان رعنائی افزا۔ اور ہر ایک چمن محبوبان گلشن
سے بہر رہا ہے۔ اور اپنے اپنے جوبن کی نیرنگیان دکہا کر شوخیان کر رہا ہے۔
وہ کوئی شجر نہین کہ اوس بوستان غیرت جنان مین نہین۔ اور کوئی ثمر نہین جو اوس
باغ فردوس نشا نمین نہین۔ ہر طرح کا درخت کیا ہندی کیا ولایتی اوسمین نصب ہے
اور میوہ بہی دیسی پردیسی سب ہے۔ کشمش اوس باغ مینو سرشت کی ذائقہ مین نہایت
خوشتر ہے۔ اور انگور سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور پہولونکی اور ہی بہار ہے۔ ہر تختہ
باغ کا گویا گلزار ہے۔ بوٹے سنگار کیئے ہوئے صورت دولہن ہین۔ رنگ برنگ
کے پہول خندہ زن ہین۔ بنگلون مین گلہاے زعفران حسن آرا۔ اونکی رعنائی قابل
تماشا۔ مہاراج صاحب نے کمال شوق سے مٹی کشمیر سے منگائی تہی۔ اوسمین زعفران
لگائی تہی۔ وہ گلکاری اور نزہت آبشاری کیفیت غریبہ دکہاتی ہے۔ بو ریاحین

سے دماغ کو اور سبزہ سطرہ سے دیدہ بصیرت کو تازگی آتی ہے - جسنے وہ فضاے
مجادو فریب دیکھی بلبل وار عاشق نار ہوا - اور ہواے شوق شمشا دروان اوس روضہ
بہشت آئین مین طوق تگلو قمری کردار ہوا - وسط اوس گلزار خلد بہار مین محل عالیشان تعمیر
اوسکی تعریف کی نہ زبان کو طاقت یاراے تحریر - آگے باغ کے باوڑی بنائی ہے -
اوس سے اور ہی زیبائی ہے - اور سیلی سیڈہ کا بند پختہ بنایا - اور اندر اوسکے جل
محل طیار کرایا - اوس بند سے تالو رنہر نکالی ہے - سرسبزی باغ کو اوس سے بحالی
ہے - اور ترپولیہ سے مالا کھیڑہ دروازہ تک بازار کہ بہت اونچا تھا ہموار کرایا - اور
گھوگھس لال دروازہ کا طیار کرایا - اور شہر پناہ خام کی مرمت کرائی - اور خندق
از سر نو بنوائی - چنانچہ درمیان شہر پناہ و خندق کے وسعت اسقدر ہے کہ چھاونی
رسالہ جات کی اوسمین مقرر ہے - بعد اطمینان جوعیش عشرت کا دھیان ہوا - دل کو طرب
و نشاط کیطرف میلان ہوا - بران خوب دل کھولکر عیش و کامرانی کی - اور محمد شاہ سے
بہتر بسر زندگانی کی - مہاراج بنی سنگہ جی جوان قوی ہیکل تھے - اور وجاہت و
صباحت مین بیمثال و بیمثیل تھے - اول دختران جاگیر دار کیسر ولی سے شادی کی -
پھر صبیہ رئیس شاہپورہ کی بیاہ سے خانہ آبادی کی - اور بردیت پاترونکی شمار نہ تھی
اور اوسمین ایسی کوئی نہ تھی کہ طرحدار نہ تھی - اور پاترون کو گانے بجانیکی وہ تعلیم
دلائی تھی - کہ رقص و سرود مین اونہون نے دستگاہ کامل پائی تھی - سارنگی پکھاوج
مین ستار - سب باجون کے بجانے مین وہ پوری ہوشیار تھین - اور گانا ناچنا تو
اونکے حصہ مین آیا تھا - اس فن مین ادن ذوفنون نے زہرہ کو بھی شرمایا تھا - اللہ
وہ حسن گلوسوز اونکا در تہ جوہر رقص و نوا - خوبی پر خوبی تھی جلوہ افزا محل اوس



مجمع پریون سے اندر کا اکھاڑہ تھا - اور اونکے جلسہ نے رئیس واجد علیشاہ لکھنوی کا
رنگ روبگاڑا تھا - مہاراج صاحب بہادر کو اوس تماشا مین دن عیدرات شبرات تھی -
کہ جشن جمشیدی سے بہتر وہ دن اور رات تھی - مہاراج صاحب کو خاطر مہارانی
صاحبونکی بہت عزیز تھی - اور اونہین بھی اطاعت مہاراج صاحب مین بڑی تمیز تھی -
کہ بجز رضا جوئی مہاراج صاحب اونکو دوسرا کام نہ تھا - اور بغض و حسد کا باہم اونکے
نام نہ تھا - مہارانیصاحبہ کیسر ولی والی سے ولادت بہور بائیصاحبہ کی ظہور مین آئی -
مہاراج صاحب بہادر نے اونکی مولود مسعود کی نہایت خوشی فرمائی - اور جب ہمیر سنگہ
تومر قلعدار قلعہ الور کا انتقال ہوا - تو بجاے اوسکے بل جی راٹہور عہدہ قلعداری پر
بحال ہوا - پوشیدہ نرہے کہ قلعدار قلعہ الور کی ساٹھہ روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر ہے
اور کاسہ خرچ مین اوسکے موضع حاجی پور متصلہ قصبہ ڈڈیکر ہے - اور پانچ گانو
کی سرکار سے جاگیر مرحمت - عوض اوسکے بائیس گھوڑونکی چاکری مقرر بے حجت ہے
اور بالاے قلعہ مہاراج بنی سنگہ جی نے کوئی مکان نہین بنایا ہے - اکمر تبہ ڈنڈا
سورج کنڈ گر گیا تھا البتہ وہ تعمیر کرایا ہے - اور فقراے رسول شاہی جو اس ریاست
مین جلاوطن ہو ہوا گئے تھے - زمان نصفت دوران مہاراج بنی سنگہ جی مین وہ
بھی سب آگئے - اٹھارہ محرم سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو میان فدا حسین نے الور ہی مین رحلت پائی -
تاریخ اونکے مرنے کی یہ ہے جو کسی اوستاد سے ضبط تحریر مین آئی -

## تاریخ

حیف صد حیف عارف کامل  
نام نامی او فداے حسین

رفت زین دار بے بقا بہ بقا  
واقف سر مخفی کونین

| | |
|---|---|
| فکر تاریخ رحلتش کردم | گفت ہاتف کہ اے محب حسین |
| از پئے فکر گوئیت کہ بگو | گشت واصل بحق فدا حسین |

بعد میان فدا حسین شاہ کے شاہ توکل حسین اونکے جانشین ہوئے دو برس پیچھے اون کے
رنگ علیشاہ اوس مکان کے مکین ہوئے - سال تاریخ وفات رنگ علیشاہ بزرگوار -
تاریخ مندرجہ تحت سے آشکار۔

## تاریخ

| | |
|---|---|
| جناب رنگ علیشاہ پیر و مرشد دین + | چو رو بہ گلشن فردوس آن ولی کردہ |
| بسال رحلت او زد رقم قلم تاریخ | رسیدہ بگو ئے جنان شاہ رنگ علی کردہ |

زان پس کچھ دنون صادق حسین سرگروہ رسول شاہیان ہوئے - آخر بار اوسکا نہ اوٹھا سکے
چھوڑکر چلدیئے۔ بعد ازان سجادہ نشینی میان اکبر حسین کی باری آئی - اون سے ہنوز
چنبیلی باغ کو رونق اور زیبائی - اور مہاراج بنی سنگہ جی و بلونت سنگہ جی کی زندگی
بھر چھیڑ چھاڑ رہی - اور باوصف علور کی ملک حکومت ہمیشہ صورت بگاڑ رہی - جب
بروئے سند لارڈ لیک صاحب بہادر بلونت سنگہ جی نیمرانہ کے دعویدار ہوئے - تو
مہاراج بنی سنگہ جی رئیس نیمرانہ کے مددگار ہوئے - اور صدر لین صاحب بہادر سے
راجہ نیمرانہ کی سنی فرمائی - اور بلونت سنگہ جی کو اوس مقدمہ مین اوس سے زک دلائی -
پھر چند بلونت سنگہ جی نے بہت کچھ زور مارے - پر آخر وہ مقدمہ ہارے - اور بطلان
دعوی اونکا واسطے آیندہ کے بھی نظیر ہو گیا - اور حق مین رئیس نیمرانہ کے وہ اکسیر ہو گیا -
وقت ارتحال بلونت سنگہ جی کہ بتیجہ جانکاہ رحلت مہاراج کنوار و رانی صاحبہ سمت ۱۵۰۱ مین بوقوع آیا
حسب شبہ ایطا ملک و مال اونکا بنی سنگہ جی نے پایا - بران واسطے نیمرانہ کے پھر مہاراج



بنی سنگہ جی نے بہت کچھ تدبیر فرمائی - مگر وہ ہاری ہوئی بازی ہاتھہ نہ آئی - پچھلا کیا
آگے آیا - جو دیا تھا وہی پایا - پھر سال ایکہزار نوسو ایک بکرمی مہاراج صاحب بہادر
کو نہایت مسعود ہوا - کہ اسی سمت مین بطن مہارانی صاحبہ شاہ پورہ والی سے بھادون
سدی ۱۴ کو مہاراج شیودان سنگہ کا مولود ہوا - حصول ملک و مال بلونت سنگہ جی اور
ولادت مہاراج شیودان سنگہ جی سے شادی بر شادی تھی - اور ہر طرف سے صدائے
تہنیت و ندائے مبارکباد تھی - اور مخفی نرہے کہ پیدائش شیودان سنگہ جی سے پہلے
انکا ایک اور بھائی پیدا ہوا تھا - لیکن اوسکی عمر نے وفا نہ کی صغیر سن ہی وہ موا تھا -
اس وجہ سے مہاراج صاحب نے اپنے برادر زادہ ہردیو سنگہ جی کو گود لینے کی تجویز فرمائی
تھی - لیکن مسند نشینی ریاست ازل سے اونکے حصہ مین نہین آئی تھی مہاراج شیودان سنگہ
جی کی ولادت پر وہ ناکام رہے - اور مستحق جانشینی مہاراج بنی سنگہ جی بہادر کے
مہاراج شیودان سنگہ بہادر عالیمقام رہے - اور منشی اموجان نے عہدہ بخشی گری اپنے
بھائی انعام اللہ خان کو دیا تھا - اور فضل اللہ خان برادر خورد خود کو کاروبار متعلقہ دیوانی
مین شریک کیا تھا - یہ شخص فضل اللہ خان بڑا فسادی تھا - اور شر کا ابتدا سے عادی تھا
مرزا کامگار بیگ کو اوسنے عہدہ تحصیلداری کٹومبر سے معزول کرکے باہم منشی اموجان
و مرزا اسفندیار بیگ کے نفاق کرایا - اور قطع رشتہ سلوک و اتفاق کرایا - اسپر مرزا
چون شمشیر انہی جوہر اوگلنے لگا - اور منشی اموجان پر چوٹ چلنے لگا - آخر در پئے منشی اموجان
کو لے ہی ڈالا - اور مثل مگس شیر کے نکالا - عہدہ دیوانی سے معزول ہوکر مورد غضب
ہوئے - اور دس لاکھہ روپیہ ڈنڈ کے اونسے طلب ہوئے - اور جسقدر اونکے متوسل
تھے سب گرفتار کئے گئے - اور بہت ذلیل و خوار کئے گئے - وصول زر تاوان کا اون سے

ممن چاکمسوار کو ارشاد ہوا۔ وہ تیغ تشنہ کہ پہلے کنیز انکی سر پر یعنی جلاد ہو سبیل ریزین
اوسنے بہت تیزی کی۔ اور اوسکے آدمیون کی کمال آبروریزی کی۔ گلاب سنگھ کہتری
جو منصرم بیوتات تہا اس صدمہ سے زہر کہا کر مر گیا۔ اور غیرت وارون مین نام اپنا کر گیا
مہاراج صاحب نے عنایت نعش اوسکی سربازار کہنچوائی۔ اور حد سے زیادہ مٹی خوار
کرائی۔ یہ بے آبروئی اپنے متوسلان کی نعش اموجان نے مشاہدہ کر کے تین لاکہ روپیہ
دیئے۔ اور سب اپنے آدمی چھوڑا لئے۔ اور جسطرح سے بنا سامان و زیور بیچ کے
اوسکی سبیل کی۔ بہیر کسیطرح کا عذر درمیان نہ رکہا اور نہ کچہ ڈہیل کی۔ سمت ۱۹۰۵ مین مرزا
اسفندیار بیگ کو خلعت ہوا۔ اور عہدہ دیوانی مرحمت ہوا۔ سمت ۱۹۰۷ سے سرشتہ
پٹوارہ کی سزا نے تجویز نکالی۔ اور نگرانی حساب کتاب دیہات کی بنیاد ڈالی۔
سمت ۱۹۰۹ مہاراج صاحب بہادر کو جو از سر نو انتظام عمال ضروری ہوا۔ فضل احمد خان
وبالمکند سہیل وال دیوان ثانی کئے گئے اور مرزا اسفندیار بیگ دیوان حضوری ہوا۔
اور یہی ممن چاکمسوار سے نسبت ہور بائیصاحبہ ساتہہ مہاراج سردار سنگہ رئیس بیکانیر
سے قرار پائی۔ اور سمت ۱۹۱۲ مین بڑی دہوم دہام سے شادی وقوع مین آئی۔ چار لاکہ
روپیہ نقد علاوہ سامان جہیز کے مہاراج صاحب نے اوس شادی مین صرف کیا تہا۔
اور کہتے ہین کہ سنہلا اوسکے دو لاکہ روپیہ روپ ساگر زوجہ رامون خواص نے دیا تہا۔
یہ عورت بڑی دانشمند تہی۔ اور فکر و ہمت اوسکی نہایت بلند تہی۔ موجی رام کا کٹڑہ جو
مشہور ہے وہ اوسیکا بنایا ہے۔ کہ در پردہ اوسنے معرفت موجی رام مہاجن کے اوسکو
طیار کرایا تہا۔ اور عہد مہاراج بنی سنگہ جی مین میان بہادر شاہ و نوز شاہ فقر سے زبردست
تہے۔ مہاراج صاحب کمتر خود اونکے اعتقاد رہت تہے۔ میان بہادر شاہ کا مرض فالج

مین



بیماری مہاراج انتقال ہوا۔ جب وہ مرے لوگون کو تاسف کمال ہوا۔ آخر عمر مین حوادث زمانہ
طبیعت مہاراج صاحب بہی بمرض فالج مبتلا کی۔ اور بقول مومن خان طبی مرض بڑہتا گیا جون
جون دوا کی۔ یہ حالت علالت مہاراج صاحب بہادر مین مرزا اسفندیار بیگ کا خوب داو لگا۔ اور
جو فتنہ کہ اوسکے آغوش نہاد مین خوابیدہ تہا جگا۔ خواص سیدجی کو اوسنے افسری پٹوارہ دی
اور وہ عنادیکہ پیچ کہی ممن چاکمسوار کی فکر کی۔ یعنی جب بار احسان سے خواص مذکور غلام بنایا
تو ذریعہ اوسکے اپنا کام بنایا۔ چنانچہ خواص سیدجی نے جو مرزا کا ایما پایا۔ حضور مین مہاراج
صاحب کے یون سرعرض پہنچایا۔ کہ آپکو جو بیماری ہے۔ وہ بوجہ سحر کاری ہے۔ کہ ممن
نے کوئی جادوگر بلایا ہے۔ اور حضور پر سحر کرایا ہے۔ مہاراج صاحب بہادر ہر چند کہ بڑے
دانشمند جہان دیدہ تہے۔ پر بیماری سے حواس خستہ اونکے پریدہ تہے۔ ہران اوسپر
اشتباہ کامل ہوا۔ بلکہ وہ ساتہہ یقین کے مبدل ہوا۔ بموجب اوسکے حکم گرفتاری ممن اصدار
پایا۔ مرزا نے فوراً اوسکو پکڑوا منگایا۔ اور باہر وا ہر تہی قید کیا۔ سامنے تک مہاراج صاحب
کے نہ جانے دیا۔ اور چند تو مہیا احمد ایک تپلا مصنوعی بیٹھ کر اسکے اوس دفع کو فروغ دلایا
اور ساتہہ اسی افتراء کے ممن کو بعد ایک چہتری و گنیش ہیلیہ کے گردن مروایا۔ اور اس
ضمن مین واسطہ سیدجی سے دو ایک مولویون کی بہی گردن جہاڑی گئی۔ اور شہرہ عام ہے
کہ اچہی طرح اونکی آبرو بگاڑی گئی۔ درگاہ مخدوم صاحب مین زیر دیوار مسجد ممن کا مزار ہے
اور بیگناہ قتل ہونے سے شہادت کے وہ سزاوار ہے۔ سنہ ۱۲۷۴ ہجری مین مطابق
سمت ۱۹۱۴ بکرمی تہا بغاوت فوج انگریزی سے اسقدر بڑا آشوب تمام ہندوستان ہوا۔ کہ گہر
گہر اور گاؤن گاؤن اور شہر شہر اور ملک ملک بے امن و امان ہوا۔ اس ریاست مین بہی
اوسنے اثر اپنا دکہلایا۔ کہ میوان نے مجتمع ہو کر ہر طرف ایک شور و غوغا مچایا۔ اگرچہ انکی

سرکوبی کو فوج راج سے بہیجی گئی۔ لیکن وہ آگ اوسکے منطفی نہ ہوئی۔ چار سوا ایک ہنگامہ اوٹھائی تہی۔ اور ہر میہ کو بصورت دیو خود نمائی تہی۔ رعایا برایا کا مال تو کیا مال تہا۔ مال سرکاری تک اونکو اکل حلال تہا۔ جب فوج راج معتینہ تہیکرہ نے باغیان کو جوادہر آنکلے تہے دبایا۔ اور باغیون نے دلیرانہ پہرکر فوج راج کو مار بہگایا۔ تو میوان نے لشکر راج ہی پر ہاتہہ صاف کیا۔ اور گہوڑا و اسباب اونکا جو ہاتہہ لگا اوٹ لیا۔ اور تجارہ کی باگر گہاس جلا گئے۔ اور نرگاوان سرکاری لے لوا گئے۔ یہ حال دیکہکر بالاے قلعہ پر مہاراج صاحب نے جلس اکہٹی کرائی۔ اور واسطے تیاری آرہوا چلکی لگائی۔ اس اثنا مین پیشگاہ حکام انگریزی سے طلب امداد کا اشارہ ہوا۔ اور اوسکا تعمیل کرنا واجب براہ شوری و استخارہ ہوا۔ بران اچہے اچہے گہوڑے اور اچہے سوار بیانٹے گئے۔ اور اونکو نئے نئے سامان اور چیدہ چیدہ ہتیار بانٹے گئے۔ ٹہاکر جیماجی ولد راجہ بہادر کو اوس سپاہ کا سالار کیا۔ اور خواص سیدجی کو بہی ساتہہ اونکے مختار کیا۔ اور جو راجپوت چوٹی کے تہے اور نمودار جیسے لاوہ کے سردار وہ سب ہمراہ دئے۔ اور سوے اکبرآباد اونہین روانہ کئے۔ اودہر سے جاکر اچنیری پر اوس لشکر کا مقام ہوا۔ اور ادہر سے اکر کمینو باغی نصیرآباد کا کچہہ فاصلہ پر قیام ہوا۔ فوج باغی نے جو حال قیام لشکر الور کا سن پایا۔ بہت خوش ہوئے کہ لقمہ خوب چرب ہاتہہ آیا۔ صبح ہوتے ہی باغیون نے الورون کو آگہیرا۔ اور باطمینان تمام اونپر ہاتہہ پہیرا۔ تمام خیمہ خرگاہ۔ اور جامہ وکلاہ۔ اور گہوڑے و بیل۔ اور توپ و جزیل۔ اور تمامی ہتیار۔ کیا بندوق کیا تلوار۔ غارتگری مین آیا۔ جس کسی نے ایستادگی کی سعنت اپنی جان دی اور کیا پایا۔ خواص سیدجی کی سب سے زیادہ آبروریزی ہوئی۔ اور خوب ہی گت مکت ہوئی۔ یہ مثل واقعی ہے اور



است۔ کہ گردوکہ نیافت۔ باغیون نے اوسکو ٹکرہ ٹکرہ کیا۔ اور عضو تناسل اوسکا کاٹکر اوسکے منہہ مین بہر دیا۔ جو قتل سے بچے تہے جب وہ لٹے لٹائے آگئے جب مہاراج صاحب کو دریافت اونکا حال ہوا۔ تو بحالت بیماری مین نہایت ملال پر ملال ہوا۔ ٹہاکر جیمان جی باغی ہوکر باغیون کا ساتہی و مددگار ہوا۔ راج سے اوسکی گرفتاری کا اجرا اشتہار ہوا۔ اور ہنگام غارتگری فیروزپور جہرکہ جو دست تظلم میوان سے ظہور مین آئی تہی باجازت حکام انگریزی مہاراج صاحب نے انتظام میوات کو تعیناتی منشی امو جان کی فرمائی تہی۔ وہ بہی معہ سپاہ علاقہ فیروزپور جہرکہ مین قیام پذیر تہے۔ اور تادیب و گوشمالی میوان مین سرگرم تدبیر تہے۔ ناگاہ مہاراج بنی سنگہ جی نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال کیا۔ کل متعلقان و ملازمان نے اونکے غم مفارقت مین پیٹ پیٹ کر اپنا برا حال کیا۔ جو یہ اخبار ہوش ربا شایع اطراف عالم ہوا۔ منشی امو جان اور اونکے ہمراہیون کو بہی نہایت غم ہوا۔ اور اس صدمہ سے کمر ہمت اونکی ٹوٹ گئی اور باگ قرار کی ہاتہہ سے چہوٹ گئی۔ حالت پریشانی مین اون کو پاکر میو گرد آگئے۔ اور مثل مورد ملخ اون کے دل چہاگئے۔ سپاہ راج کو وہ ہجوم بند خار ہوا۔ کہ چہپا چہڑانا اون سے دشوار ہوا۔ بمشکل تمام منشی امو جان اوس شہر دین کے چہتہہ سے نکل کر تجارہ آگئے۔ اور بخیر و عافیت الور ہوپنچکر شکر حلال مشکلات بجا لائے۔ مہاراج بنی سنگہ جی نے بیالیس برس خوب حکمرانی کی۔ اور بعیش و عشرت بسر زندگانی کی۔ جو لطف سرداری کا اونہون نے اوٹہایا۔ کسینے اب تک ایسا مزا نہین پایا +

# حال دادہی سلالہ دودمان مہاراج
# شیودان سنگھ جی حاکم زمان

قاعدہ مستمرہ عام ہے۔ اور دستور مقررہ علی الدوام ہے۔ کہ باپ کے بعد بیٹا بزرگ
پاتا ہے۔ اور خلف کو عروج جد ہاتھ آتا ہے۔ چنانچہ بعد رحلت مہاراج بنی سنگھ
کے ساون سدہ ۹ سمت ۱۹۱۴ یوم پنجشنبہ کو بساعت سعید و آوان حمید مہاراج سوائی
شیودان سنگھ بہادر نے بعمر سیزدہ سالگی راج تلک پایا۔ اور بجائے پدر والا
قدر زینت بخش مسند حکمرانی ہوکر تکیہ شادمانی پر پہلو لگایا۔ مسند پر اونکے جلوہ افزا
ہوتے ہی صدائے دف و دہل آواز قرنائے جلاجل سے غلغلہ فرحت بلند ہوا۔ اور
سلک اتوپ سلامی و گلگ نقارہ ہائے شادکامی سے شور مسرت دہ چند ہوا۔
تہنیت خوان ہر زبان تھا۔ اور کلمہ مبارکباد سب کے برزبان تھا۔ چنانچہ مسند نشینی سے
دو ماہ بعد خواص موہن لال ابن شو لال کو خلعت مصاحبت عنایت ہوا۔ اور چار مہینہ
پیچھے سمتی مگسر سدی دہمین منشی اموجان کو عہدہ نیابت ملا۔ اور مہاراج صاحب
بہادر منشی اموجان سے ایسے مانوس ہوئے۔ کہ تمامی امورات ریاست اونہین کی
رائے پر موقوف ہوئے۔ جب منشی اموجان نے یہ اعزاز پایا۔ تو بوجہ عناد سابق
مرزا اسفندیار بیگ کو سبقت دبایا۔ اور اتمام لال کایتھ و بھودر کلال اور گوردھن سنگھ
سہیل وال آور دیگران مرزا پر الزام اخوائے فوج لگایا۔ اور بپاداش اوسکے اون
ناکردہ گناہوں کو قید کرکے قلعہ پر چڑھایا۔ بعد شش ماہ حویلی اکھے سنگھ کی جسمین مرزا رہتا



تھا۔ منشی اموجان نے استدعا کی۔ وہ عرض بھی اونکی مہاراج صاحب بہادر نے
پذیرا کی۔ اور اوس حویلی کے خالی کردینے کا مرزا کو حکم صادر فرمایا۔ مرزا نے اوسکی
بجا آوری مین چند روز حیلہ بہانہ بتلایا۔ اور اوس تھوڑی مہلت مین بہت بڑا کام کیا۔
کہ نسبت مہاراج صاحب بہادر ایک نیا اتہام کیا۔ یعنی ٹھاکران کو اغوا کردیا کہ مہاراج
صاحب اپنا دھرم کھونے کو ہین۔ اور ترغیب اموجان وغیرہ سے مسلمان ہونے کو ہین
وہ کہ مہاراج کو ساتھ اونکے ربط ضبط زیادہ تھا۔ حتیٰ کہ اونکے زنانہ تک درآمد و رفت کرتا
تھا۔ بران ٹھاکران کو اس تہمت پر یقین کلی آیا۔ اور کچھ شک و شبہ اونہون نے باقی
نہ پایا۔ موٹی سمجھ تھی جیسا بہکایا بہک گئے۔ اور طبل براجس طرح چکایا چمک گئے۔
قتل منشی اموجان اور اوسکے متعلقان پر مرزا نے اونکو مستعد ہونک کر جما دیا۔ اور خود
الگ رہا۔ لکھمیر سنگھ کو سرغنہ بنا دیا۔ جب اس صلاح نے پختگی پائی۔ اور ٹھاکران
نے اوسپر قربان تلوار اوٹھائی۔ گیسے منشی اموجان و فضل احمد خان کو بھی اسکی خبر جا دی
اور حرف بحرف باتین اوس مشورہ کی اونکے گوش تک پہونچا دی۔ مگر وہ بزعم عنایت
مہاراج صاحب بہادر اس زور مین بھرے تھے کہ مطلق اوسپر باور نہ کیا اور قول
دشمن حقیر و بیچارہ تصور کرکو مثل خواب فراموش برباد دیا۔ وہ تو اس سے نخوت و
غرور مین تہے کہ ہمسے کون آنکھہ ملا سکتا ہے۔ اور کوئی نہین کہ ایسا خیال بھی اونمین
لاسکتا ہے۔ اور ٹھاکران ساون بدی تیرس سمت ۱۹۱۴ کو ڈیڑھ پہر رات گئے جمع ہوکر
دروازہ ہائے شہر کو اول قابو مین لائے۔ بعدہٗ یورش کرکے اونکے مکانات پر چڑھ
آئے۔ جب بہرائی سے روک ٹوک ہوئی منشی اموجان دیوار پھاند کر فرار ہوئے۔
ایک چیلی اونکے پاس تھی وہ اور بدرالدین چوبدار زخمدار ہوئے۔ اور سار

خدمتگار اونکا نکردہ گناہ مارا گیا - اونکا تن سر سے اوتار گیا - اور فضل اللہ خان ولد انعام اللہ خان بھی ہنگامہ پردازون کے ہاتھہ نہ آئے - بھاگ کر جہان جا پائی چھپ گئے اور جی بچائے - بان محمد نصیر پسر فضل اللہ خان تیر اجل کا نشانہ ہوا - اور نقد جان قابض ارواح کو دیکر سوے عالم بقا روانہ ہوا - مہاراج صاحب نے جو یہ حال سنا غم و غصہ سے نہایت سرد ہوا - چونکہ وقت چارہ ہاتھہ سے نکل گیا تھا کچھہ تدبیر اسلوبی کا رہن نہ آئی - آخر بذریعہ ہیوت سنگھ ٹھاکر سکنہ لادہ ٹھاکران سے یہ شرط قرار پائی - کہ اون سبکو بعزت آبرو نکالدیا جاوے - اور معہ مال و اسباب بحفاظت تمام روانگی دہلی کیا جاے کسیطرح کا کسیکو اون سے سروکار نہو - اور کوئی مزاحم او نکا نہ رہنو - چنانچہ ویسے ہی ظہور مین آیا - سو مزاجی مہاراج صاحب بہادر کے خوف سے کسی نے مزاحمت منشی اموجان اور اونکے متوسلان کو معہ مال و اسباب دہلی پہونچادیا - اور کسی قسم کی مزاحمت کا اون سے ارادہ نکیا - میجر نکسن صاحب بہادر اوس زمانہ مین بعہدہ ایجنٹی بہرتپور مقرر تھے - اور نگران حال ریاست اور تھے - خبر اس ہنگامہ کی بگوش لورڈ صاحب لائے - اونکی رونق افروزی سے ٹھاکر بہت گھبرائے - اور مہاراج صاحب بہادر کو بہت بڑا اطمینان تھا - کہ اتحاد صاحب بہادر سے اونکو اپنی رعایت کا گمان تھا - جو کہ صاحب بہادر انصاف پرور تھے - اور رعایت و مروت سے سرافراز آنا ہر تھے بلا رو رعایت کارفرما ہوئے - اور تحقیقات خفیہ و علانیہ سے واقف حال اہل دعا ہوئے - بوجہ بلواے عام ہنگامہ پردازونکا انتقام مصلحت نہ جانکر اونکو صاف بچایا - اور مہاراج صاحب پر جرم بدنظمی بوجہ صغیر سنی عاید رکھکر ریاست کو کورٹ آف وارڈس کرایا - بران مہاراج صاحب بیدخل اور بے اختیار کئے گئے - اور



محکمہ پنچایت قایم ہوکر ٹھاکر ہنونت سنگھہ جی و لکھمیر سنگھہ و دیوان سکٹ مل ممبر و سردار کئے گئے - اور میجر اپنی صاحب بہادر ریاست کے ایجنٹ مقرر ہوگئے کا تک سدی بارس سمت ١٩١٥ کو وہ رونق بخش لور ہوئے - منشی گوبند سنگھہ و منشی کالکا پرشاد نے کہ آوردگان منشی اموجان تھے اخراج پایا - اور عدالت فوجداری پر منشی رشنک لال اور محکمہ ڈپٹی کلکٹری پر طامس مڈبلی صاحب کا تقرر وقوع مین آیا - چند عرصہ بعد ٹھاکر ہنونت سنگھہ جی اور دیوان سکٹ مل بھی محکمہ پنچایت سے دور ہوئے - اور ٹھاکر پدم سنگھہ عرف راجہ بہادر و پرتھی سنگھہ چوہان و بھارت سنگھہ نروکہ کونسل مین مامور ہوئے - اور بنا بر تجویز بندوبست سرسری کے موازنہ بائی شاہی سے موضع وار رقبہ بقید قسم سنبھالا گیا - اور اوسط وصول پچسالہ گذشتہ سے جمع کا مرتبہ ڈالا گیا - جس گانو مین جو شرح چاہی اور دو ٹہری و بارانی کی آئی - اوسی حساب سے حالت رقبہ پر نظر کرکے ساتھہ کمی و بیشی کے جمع اوسکی تجویز فرمائی - مین ابتدائی سمت ١٩١٦ بندوبست سالہ تمامی دیہات خالصہ کا عمل مین آیا - اور کل زر محاصل مال بہ تعداد ١۴٢٩۴٢٥ روپیہ سالانہ وصول طلب قرار پایا - سمت ١٩١٧ مین لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتانہ رونق افزاے الور ہوگئے راجہ بہادر و بھارت سنگھہ برطرف ہوکر پنڈت روپ نراین صاحب اجلاس کے ممبر ہوئے - اور طامس ہڈبلی صاحب بھی کہتری چلے گئے - اور ڈپٹی کلکٹری کو استعفا دیگئے - پنڈت رام نراین کشمیری جو انگریزی مین منصف تھا کسی صاحب کی چٹھی سفارشی لیکر آیا - اپنی صاحب بہادر نے اونہین ڈپٹی کلکٹر مقرر فرمایا - اور مرزا اسفندیار بیگ کو بھی اپنی صاحب نے نکالدیا - اور بلاے بیدہ مان کو سرٹالدیا -

اور پانچ تحصیل دیگر پرگنات مین شامل ہوکر بابۂ تخفیف مین آئین - اور کل سترہ
تحصیلات تمام ملک محروسہ کی قرار پائین - اور ایشری سنگہ رئیس نیمرانہ کو اوسکے تمرد
کا ایسا مزہ چکھایا کہ تا زیست اوسنے آرام و چین نپایا - تفصیل اوسکی یہ کہ نام گرفتہ
نے عدول حکمی حکم ایجنٹی سے خود اپنی خرابی کی تھی - یعنے بھیجنے آسامیان فوجداری مین
باوصف طلب سرتابی کی تھی - بران میجر اپنی صاحب بہادر نے اوسکی گوشمالی کو لشکر
بھیجا - وہ فرار ہوکر چلا گیا - اور علاقہ اوسکا ضبط سرکار رہا - اور وہ عمر بھر خستہ و
خوار رہا - ملازمان راج نیمرانہ مین تعینات ہوئے - پیشکار و تھانہ دار مقرر جہت
سبیل زدہ انسداد واردات ہوئے - اور فرش کرچ ہائے شہر و بازار - میجر
اپنی صاحب بہادر سے یادگار - اور مکان کچہریات متصل دروازہ محل بھی انہین
کا بنایا ہے - اور قریب گھوڑا پیر کے تالاب پختہ اونہون نے تعمیر کرایا ہے - اور
شفاخانہ کی نیو جمائی - سڑکون کی درستی کرائی - اور سمت ۱۹۱۸ مین مہاراج صاحب
بہادر کا بیاہ رچایا - اور سب سامان شادی مہیا کرایا جشن کدخدائی مہاراج صاحب
بہادر کی اگر شرح کیجائے - تو یقین ہے کہ داستان بے پایان اوسکی دفتر مین
بھی نہ آئے - الحاصل بڑے کروفر سے مہاراج صاحب بہادر واسطے شادی کے
تشریف فرما ہوئے - اور برات بہت بھاری لیکر جہالاپاٹن پہونچے - چنانچہ رانا صاحب
جہالاواڑ نے بھی صرف شادی دختر مین صرفہ نہ کیا - اور ہر طرحکے خاطر و مدارات برات
کی اور بہت کچھ دان جہیز دیا - بیاہ کرکے خوش خوش مہاراج صاحب بہادر واپس
تشریف لائے - اور اس تقریب خوشی کے سب نیک چار رسمائے - اور بعد اختتام
ٹھیکہ سالہ صاحب ایجنٹ بہادر نے سمت ۱۹۱۹ سے دس برس کا بندوبست دوسرا



مقرر فرمایا - اور دو لاکھ نوے ہزار چار سو پچاس روپیہ جمع ٹھیکہ گذشتہ سے بڑھایا -
درستی امور ریاست مین میجر اپنی صاحب بہادر ہمیشہ سعی کار رہے - لیکن مہاراج صاحب
بہادر اونسے بہ سر رنجش و تکرار رہے - کج خلقی نہ مہاراج صاحب بہادر کی طبیعت مین
تھی اور نہ میجر اپنی صاحب بہادر اوسکے عادی تھے - باعث نفاق باہمی دونون
صاحبون کے مردمان فسادی تھے - کہ ادنی ادنی باتونکو وہ بڑہا بڑہا کر لگاتے تھے -
اور ہر دو آتش کینہ کو بادغازی سے بہڑکاتے تھے - اور دہلی والون کی طرف مہاراج
صاحب کا ذہن میلان تھا - اور میجر اپنی صاحب کی راے مین اوس سے بڑا نقصان
تھا - بران صاحب ممدوح نے منظوری صدر منگا کر منشی امو جان کو معہ اونکے بھائیون
کے دہلی سے نکلوایا - اور ضلع خارج کراکے بنارس اونکو بھجوایا - اس سے زیادہ مہاراج
صاحب بہادر رنجیدہ ہوگئے - اور میجر اپنی صاحب بہادر سے کشیدہ ہوگئے - الغرض
روز بروز ایسی ایسی باتون سے رنج و عناد بڑہتا رہا - اور دس غصہ پر بل چڑہتا رہا -
نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ مزد خیر خواہی ایام غدر ۱۸۵۷ع سے ریاست الور محروم و ناکام رہی -
اور کوشش خیر سگالی مہاراج بنی سنگہ جی بہادر صلہ داد سے بے نیل و مرام رہی - ورنہ
سرکار انگریزی ایسی احسان فراموش نہین کہ جس کسی نے حق اپنا ثابت کیا - اوسکو جاگیر
یا لقب یا خطاب سے کچھ نہین دیا - دیکھو پرگنہ کوٹ قاسم جو شاہ دہلی کی جاگیر تھا صلہ
خیر خواہی ایام غدر مین جے پور دیا گیا ہے - اور علاقہ جہجر غفلت عبد الرحمن رئیس سے
ضبط ہوکر ٹکڑہ ٹکڑہ کیا گیا ہے - پرگنہ نارنول مہاراج پٹیالہ نے صلہ مین پایا - اور
بادل و کانٹی رئیس نابہ کو عطا فرخ نگر مفتی تفضل حسین کے حصہ مین آیا - اور ضمیر شائقین
پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ بنیاد جہجر نجابت علی خان کی جہالی ہوئی تھی - اور عوض حسن

خدمات عمدہ رسالداری لارڈ لیک صاحب بہادر سے پائی ہوئی تھی۔ اور علاقہ پاٹودی
بھی اسی ریاست سے باہر آیا تھا۔ فیض طلب خان نے جہیز میں نجابت علیخان سے
وہ پایا تھا۔ اور یہ نجابت علیخان قوم سے پٹھان تھے۔ اور شہر سامانہ کے رہنے والے
اور عالی خاندان تھے۔ اور علاقہ پاٹودی ہنوز بدستور برقرار ہے۔ اور پچاس ہزار روپیہ
سالانہ کی آمدنی سرکار ہے۔ حاصل کلام بغاوت پیشیوں کو آخر کار سرکار نے پامال
کردیا۔ و مرد خیر سگالی میں خیرخواہوں کو مالامال کردیا۔ بجز اس ریاست الور کے کوئی
ایسا نہوگا کہ جسنے فرد خیرخواہی بنایا ہو۔ اور گل کامرانی اونکے ہاتھ میں نہ آیا ہو۔
کاش مہاراج صاحب بہادر بھی اپنی صاحب بہادر سے نارسائی نہ کرتے تھے۔
تو ممکن نہ تھا کہ شربت کامیابی صلہ خیرخواہی غدر نہ چکھتے۔ سمت ۱۹۲۰ میں بیحبر اپنی صاحب
بہادر تشریف فرما سوے ولایت ہوے۔ اور بجاے اونکے میجر ہلٹن صاحب بہادر
ایجنٹ ریاست ہوئے۔ یہ صاحب بڑے سیدھے سادے تھے۔ اور عقل و
دانش میں جو ایک زین پہ نسبت اونکے اوسے تھے۔ مہاراج صاحب نے اونکو خوب
ڈورے پر لگایا تھا۔ اور مثل ہندوستانیوں کے یار بنایا تھا۔ اور مہاراج صاحب بہادر
فہم و فراست میں یکتاے زمانہ تھے۔ یعنی نہایت درجہ عاقل و فرزانہ تھے۔ اسپر
شیرین زبانی اور خوش بیانی کا وہ جوہر پایا تھا۔ کہ ایک گوہر تابندہ گویائی گویا ہاتھ
آیا تھا۔ وہ در مکنون جس کسیکے آویزہ گوش ہوا۔ تا مدت العمر وہ اونکا حلقہ بگوش
ہوا۔ طوطی کو حضور اونکے نطق کی مجال نہ تھی۔ بلبل بستان کی جو تیغ بند تھی قدرت
مقال نہ تھی۔ جس بزم میں وہ چہچہہ زن ہوتے تھے۔ عالم سکوت میں ہر اہل سخن ہوتے
تھے۔ دربار آگرہ میں اونکی شیرین گفتاری سے حاضرین نے ایسی حلاوت تازہ



کہ مصری و قند میں بھی تا زیست کبھی وہ لذت نہ آئی۔ اور جناب نواب ویسراے
کشور ہند کو بھی مزہ آگیا۔ اور ہر کلمہ خوش ذائقہ مہاراج صاحب بہادر دل کو بھا گیا۔
جناب محتشم الیہ کو دانائی وزیر کی مہاراج صاحب بہادر پر یقین کامل ہوا۔ اور اونھی
راے میں اونکو اختیار دہی کے قابل سمجھا۔ چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ کہ سمت ۱۹۲۱
میں مہاراج صاحب بہادر نے اختیار کلی حاصل پایا۔ حصول اختیار کی بڑی خوشی
ہوئی۔ گھر گھر آراستہ بزم شادی ہوئی۔ عمدہ افسری محکمہ جات کو ساتھ اسم گرد یاوری
کے زینت دی گئی۔ اور پنڈت روپ نراین صاحب کو اوس خدمت سے عزت دی گئی
اور محکمہ اجلاس خاص میں کشمیریوں کا دور ہوا۔ پنڈت شنبھوناتھ و بیران ناتھ و مادھو جی
کے زمانہ کا کچھ اور ہی طور ہوا۔ ٹھاکر لکھدھیر سنگھ خوف مہاراج صاحب بہادر سے
ایسے گھبراے۔ کہ پانو جمانے کی تاب نہ لاے۔ اور خوف سے ایسے مضطربانہ ہوے
کہ تیرتھ کا بہانہ کرکے الور سے روانہ ہوئے۔ ٹھاکر جواہر سنگھ سچاوت ساکن گیتر لی
مصاحب خاص ہوئے۔ اور معتمدوں میں بڑے باختصاص ہوئے۔ منشی مصاحبان
بھی جوڑ توڑ لگاکر بنارس سے دہلی آگئے تھے۔ اور پھر اوسیطرح توجہ مہاراج صاحب
بہادر سے کاروبار ریاست میں گھر بیٹھے مداخلت پاگئے تھے۔ یعنی ہر امر میں مشورہ
اونکا بذریعہ تحریر لیا جاتا تھا۔ اور تمامی نظم و نسق ریاست اونہوں کی راے پر انجام
دیا جاتا تھا۔ عبدالحکیم خان انکی جانب سے بطور وکیل تھے۔ اور مزاج مہاراج صاحب بہادر
میں بہت دخیل تھے۔ اور جواہر سنگھ و عبدالحکیم خان دانت کاٹی روٹی کھاتے تھے
اور باہم ایک جان دو قالب کہلاتے تھے۔ کشمیریوں نے بھی اون سے راہ رسم
نکالی۔ اور اچھی طرح سے طرح خلت ڈالی۔ اور وہ سب ملکر ایک مجموعہ ہوا۔ اور عطر دون کا

اگرچہ ہوا باہر تو کچھ اور ہی بو آنے لگی۔ اور شمیم نوطرز مشام فلک تک جانے لگی۔ تھوڑے
ہی دنون مین وہ ایسے رنگ لگے کہ نہال ہو گئے۔ اور گٹھڑیان کی گٹھڑیان مار مار کر
مالا مال ہو گئے۔ دماغ اونکا فلک ہشتم سے بھی بالا تر تھا۔ اور پائے نخوت اونکا بالائے
سر تھا۔ مرد آدمی کا اون تک گزر دشوار تھا۔ اگر کوئی جا بھی پہونچا تو اونہین بات کرنا عار
تھا۔ لیکن خود آرائی خدا سے لڑائی ہے۔ فلاح اونہین کسینے نہین پائی ہے۔ جسنے
تکبر کیا خراب ہوا۔ اور مورد لعنت و عذاب ہوا۔ کچھ بھی دن نہ گذرے تھے کہ سب نے
اپنا کیا پایا۔ اور جو تخم بویا تھا اوسکا پھل کھایا۔ جو کہ اونکو کسی کا ڈر تھا نہ خوف بال تھا
آنکھین بند کر کے کھانے سے خیال تھا۔ اور ایسے نمک حرامیون پر آگئے تھے۔ کہ مال
سرکاری نگل کھا گئے تھے۔ مہاراج صاحب اوس وقت تک خواب غفلت سے بیدار تھے
اور انجام دہی کام ریاست کو خود مستعد رہا کرتے تھے۔ تمامی حرکات ناشایستہ اونکے
ضمیر منیر پر عیان ہوئے۔ اور بروئے تحقیق و تصدیق نہایت بوجوہات بیکران ہوئے
بران حضور معلی نے آنکھون سے اونہین گرایا۔ اور ایک ایک کو مکافات عمل کا مزہ
چکھایا۔ جب پنڈت شنبھو ناتھ کی پنشن ہو گئی۔ اور پران ناتھ موقوف کئے گئے۔
اور مادہو جی تخفیف تنخواہ سے بے توقیر کئے گئے۔ الور کے لوگون نے اوس
مضمون کو حوالہ قافیہ و ردیف کیا۔ اور یہ دوہرہ اوسکے اعلان کو تصنیف کیا دوہرہ
پران ناتھ کو بران نکس گئے تھا ہو رہو گیو آدہو    شنبھو ناتھ کی بہوت بگڑ گئی ہر ج لو بیا سادہو
اور میان جان چابک سوار جو مین مقتول کا بھائی لگتا تھا۔ مہاراج صاحب بہادر کے
بہت منہ لگا تھا۔ اوسنے نہ معلوم کس لالچ سے نسبت مہاراج صاحب بہادر موضع
سان کوٹرہ علاقہ جے پور کرائی تھی۔ اور مہاراج صاحب بہادر نے باستماع اسکے



کہ رئیس جے پور کی ہمشیرزادی ہے اوسکو منظور فرمائی تھی۔ جب شادی
وقوع مین آئی اسکا کچھ ظہور نہ پایا۔ بران ہوائے نفس نے آتش غصہ حضور کو بھڑکایا
سان کوٹرہ سے واپس کرا دیا اور اوس ناکردہ گناہ کو قلعہ مین بلوا کر ملازمان خاص کے
ہاتھہ سے تہ تیغ کرایا۔ اور نام اوسکا صفحہ ہستی سے مٹایا۔ بعد قتل اوسیطرح کمر بستہ
اوسکو جا جم مین لپٹوا کر دبوا دیا۔ اور مارا جانا اوسکا دست ٹھاکران سے بوجہہ تکرار
باہمی مشہور کیا۔ اس وقوعہ کی خبر پا کر ہملٹن صاحب بہادر راجگڈہ تشریف لائے۔
اور تحقیقات و تحریر رپورٹ مین مروت سے وہی ناچ ناچے جو مہاراج صاحب نے
نچائے۔ ناچار زوجہ مقتول بڑے صاحب بہادر کے یہان دادخواہ ہوئے۔
اور صاحب موصوف کے نزدیک اونکی نالش سے صورت اشتباہ ہوئی۔ چنانچہ
از راہ نصفت نوشیروانی بڑے صاحب بہادر نے چار صاحب مامور تحقیقات فرمائے
وہ چار دن کہ نکسن صاحب بہادر بھی اونہین تھے بہ تقرر تاریخ راجگڈہ آئے۔ جو
لاش میان جان کو اوسکے مدفن سے اونہون نے نکلوایا۔ اور دفن اوسکا کمر بستہ
و پارچہ پوشیدہ خلاف رسم اہل اسلام پایا۔ اسیر راز نہفتہ آشکارا ہوا۔ ان صاحبان
کی رپورٹ صحیح پر ہملٹن صاحب بہادر مارے گئے۔ یعنی اوج منصب عہدہ ایجنٹی سے
اوتارے گئے۔ اور نیز ایجنٹی بھی یہان سے اوٹھائی گئی۔ اور سرپرستی اس ریاست
سے چشم پوشی فرمائی گئی۔ مہاراج صاحب بہادر برخاستگی ایجنٹی کو تائید غیبی سمجھے
اور رعایا اور اہلکار مہاراج صاحب کی خوش نصیبی سمجھے۔ کسینے اوسکے مآل کار
پر نظر غور و امتیاز نہ کی۔ ایسی غفلت چھائی کہ کچھ تمیز نشیب و فراز نہ کی۔ اونہین روزون
ہنگام قیام راجگڈہ علاقہ شاہپورہ سے دو ڈولہ مہاراج صاحب کو آئے تھے۔

اونکو بہی مہاراج صاحب بہادر سلک ازدواج مین لائے تہے - جب دکہنتی اوٹہ گئی
دغدغہ دور ہوا - دہلی والون کا بہی ہم وہراس کافور ہوا - پہر توجوق جوق وہ آنے لگے
اور خدمات عمدہ پانے لگے - کوئی ندیم ہوا کوئی مشیر - اور وہ سمجہے گئے صاحب
تدبیر - بنگ نوشی اون نے ہی سرکار کو سکہلائی - اور مضحکات کی بہی مسخرون نے
رغبت دلائی - امرت گشتہ بنگ نے نام پایا - اور ضلع وجگت نے رواج عام پایا -
شام کو نشہ کرکے مہاراج صاحب بہادر ایسے متوالے ہوجاتے تہے - کہ صبح تک پہر
ہوش مین نہ آتے تہے - یار لوگ موقع تکے رہتے تہے - اوس وقت وہی منظور
ہوتا جو وہ کہتے تہے - لوگون کے بخوبی کام نکلتے تہے - اور منہہ مانگی مرادین پاکر
گہی کے چراغ اونکے جلتے تہے - جب مہاراج صاحب بہادر شاہ پورہ اپنی ننیال
کو تشریف لیگئے - پنڈت روپ نراین صاحب کو اختیار کار بار ریاست دے گئے
اثناے راہ مین ایڈن صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتانہ مہاراج صاحب بہادر سے
ملکر ٹہاکر لکہہ ہیر سنگہ کے ساعی کار ہوئے - اور مہاراج صاحب بہادر مغالطہ دہی
خلف غلام محی الدین خان سرشتہ دار رزیڈنسی سے اوسمین بر سر انکار ہوئے -
اسپر بڑے صاحب بہادر کو از حد ملال ہوا - اور لکہہ ہیر سنگہ کو وہ یورش علاقہ الور
کیواسطے وسیلہ بحال ہوا - چنانچہ مہاراج صاحب جے پور کی امداد سے ٹہاکر موصوف
نے بلوہ ارائی کی - اور اول قصبہ نراین پور پر جمعیت کثیر لٹیرون سے چڑہائی کی
نراین پور کو اونہون نے لوٹ کر ویران کردیا - اور قلعہ لال پورہ لیکر قایم اپنا نشان
کردیا - جب الور سے فوج اگئی اونہین مار کر نکالا - اور بلاے ناگہانی کو علاقہ راج
سے ٹالا - بہاگتے بہاگتے گماشتہ باندہ ول پر پہر کہیہ اونہون نے بندر گہر کی دکہلائی



لیکن شیران بیشہ جلاوت عساکر سرکار کے مطلق خیال مین نہ آئی - اور ایسا
اونکو مارا کہ چیخ چیخ کر فرار ہوئے - اور اکثرون کے سر اشجار نیزون کے اثمار ہوئے -
اسطرف سے جاکر ہیرہ گوالا کے پاس پر آئے اور قصد ستیز کیا - اوس جنگ مین فتح و
فیروزی نے لوہا اونکا تیز کیا - اور سپاہ راج ایسی گہبرائی - کہ ہتیار چہوڑ کر بہاگ آئے
جب الور کی منہ پائی تو قوی دل ہوئے - اور واپس جاکر اون سے مقابل ہوئے -
پہر وہ کب ٹہہر سکتے تہے چل نکلے - اور تکلہ کیطرح سب اونکے بل نکلے - مہنڈ گہاٹہ
جاٹ کا اسقدر انتظام وقوع مین آیا - کہ پہر اونہون نے اس علاقہ مین دخل نہ پایا -
اسی عرصہ مین مہاراج صاحب بہادر نے بہی شاہ پورہ سے معاودت فرمائی - اونکے
تشریف لانے تک مکمل انتظام بخوبی بعمل آئی - مہاراج صاحب بہادر نقصان کہتی لاکہہ روپیہ
کے جے پور پر دعویدار ہوئے - اور مدت اوسکی تحقیقات مین زیر بار ہوئے - لیکن
سوے مزاجی بڑے صاحب بہادر سے کچہہ کاربرآری نہوئی - اور سرسبز وہ کشت
دعویدار نہ ہوئے - بعد انطفاے آتش لکہہ ہیر سنگہ بازار مخبری واہوا - اور
باہم تہہم ایک پر دوسرا ہوا - کہ فلان لکہہ جی سے ملا ہوا ہے - اور پہلی چاٹ پر لگا
ہوا ہے - اور اوس شخص کے پاس تو ہمیشہ چٹہی آتی ہے - اور ایسے پیر سے
بہی اوسکی پاتی جاتی ہے - بہت آدمی ناکردہ گناہ اوسمین مورد عقاب ہوئے -
اور فقرہ باز بذریعہ ایسے فقرون کے سزاوار مرحمت وخطاب ہوئے - دریا دلی
مہاراج صاحب بہادر سے اندوختہ مہاراج بنی سنگہ جی بیکنٹہ باشی اور میجرانی صاحب
بہادر صرف مین آیا - کہ اوس حاتم سخا نے چندہی روز مین ٹہکانہ لگایا - خراج ملک
اوس خرچ وافر کو وفا نہ ہوتا تہا - اور کسیطرح مہاراج صاحب بہادر کا بندوست سخا نہ ہوتا تہا

جب خزانہ خالی اور خراج ملکی مین بہ نسبت اخراجات قصور ہوا۔ تو قرض کا لینا بہ مجبوری
وقت ضرورت پہ ضرور ہوا۔ بیشی خرچ اور کمی آمدنی سے وہ بڑہتا رہا۔ اور سود اوسکا رات
دن چڑہتا رہا۔ تشریف بری شاہ پورہ اور سیر کلکتہ و شہرہاے پورب مین لاکھون
روپیہ کا خرچ پڑگیا۔ اور حد ریاست مین لشکر قرضہ کا جھنڈا آ گڑ گیا۔ اور وہ کہ رئیس
نیمرانہ مدتون سرگردان پھر کر حکم فیصلہ اپنے دعوی کا بڑے صاحب بہادر کے نام لایا
تہا۔ اور صاحب ممدوح نے اوسکی پریشان حالی پر رحم فرما کر دلا دینے علاقہ نیمرانہ کا
اوس سے اقرار فرمایا تہا۔ اوس عقدہ کی گرہ کشائی کی۔ جب مہاراج صاحب بہادر
شاہ پورہ کو تشریف فرما ہوئے۔ اور اجمیر پہونچکر سرگرم سیر و تماشا ہوئے۔ رزیڈنٹ
صاحب بہادر سے ملازمت حصول کر کے منشی اموجان کی استدعا کی۔ صاحب ممدوح
نے خوشنودی مزاج مہاراج صاحب بہادر کو وہ پذیرا کی۔ پھر جو در بارہ الیشری سنگھہ
رئیس نیمرانہ کے بڑے صاحب بہادر سے سلسلہ جنبانی ہوئی۔ مہاراج صاحب بہا در
کو گریزد نا گریز اوسپر مہربانی ہوئی۔ تین ہزار روپیہ سالانہ کا مہاراج صاحب بہادر نے
منظور نذرانہ کیا۔ اور یہ تحریر راضی نامہ واگذاشت علاقہ نیمرانہ کیا۔ یہ مقدمہ پا کر
الیشری سنگہ کو بارش خوشی چون تگرگ ہوئی۔ اور وہ شادی اوسکو شادی مرگ ہوئی
مسند ریاست پر وہ بیٹھنے بہی نہ پایا۔ کہ ملک الموت نے اوٹھا کر عدم کو پہونچایا۔
بعد اوسکے گدی اوسکے بہائی بہیم سنگہ کو نصیب ہوئی۔ اور بڑی دہوم سے اوس
خوشی کی تقریب ہوئی۔ اور جس طمع سے مہاراج صاحب بہادر نے وہ نقصان اوٹہایا
اوسکا دارومدار ہی رہا اوس کام نے انجام کچہہ نہ پایا ۱۲۸۲؁ ہجریہ مین میان نور شاہ درویش
نے وفات پائی۔ اہالی الور نے اونکے درد فراق سے رو رو کر جان گنوائی قریب



توپخانہ دفن اونکا وقوع مین آیا۔ مہاراج صاحب بہادر نے مقبرہ بنوا کر یہ قطعہ تاریخ اوسپر
نصب کرایا۔

## قطعہ تاریخ

| | |
|---|---|
| چون نہا شد قطب عالم را مزار | آنکہ تابان نور او چون مہر و ماہ |
| گفت ہاتف سال تاریخش چنین | واقف اسرار یزدان نور شاہ |

پنڈت رام نراین ڈپٹی کلکٹر معتوب ہو کر معزول ہوئے۔ منشی چندی پرشاد اوس
عہدہ پر مامور و مقبول ہوئے۔ لیکن منشی اموجان نے اونکے پانو جمنے نہ دیئے۔
اور چند عرصہ بہی تہمنے نہ دیئے۔ بعد اونکے حکیم سلطان سنگہ دہلی کے کہتری بہر خواص
گردہر لال چرخہ رشتہ مال کا ہلائے گئے۔ اور مقدمات تکلہ کیطرح بل پر بل کہائی
گئے۔ اور مہاراج صاحب بہادر نے ترک نشہ بنگ فرما کر دختر رز کو منہہ لگایا۔ اوسنے
بقول ذوق عمر بہر چہپا دیا۔ شعر

اے ذوق دیکہہ دختر رز کو نہ منہہ لگا — چہٹتی نہین ہے منہہ سے یہ کافر لگی ہوئی

اور کیفی ہو کر مقدار اوسکی بڑہانے لگے۔ تہوڑے ہی دنون مین ہر روزہ کئی بوتل برانڈی
خالص کی چڑہانے لگے۔ مستی بادہ پرستی مین وہ شربت کیفیت چکہا۔ کہ حیلہ کار وبار
ریاست کو بالائے طاق رکہا۔ مقدمات ہر قسم واسطے تجویز کے دہلی جانے لگے۔
اور وہین سے سب احکام چڈہ کر آنے لگے۔ اونہون نے جو لکہدیا پتہر کی لکیر ہوا۔
بلکہ لوگون کے حق مین چون نوشتہ تقدیر ہوا۔ اور کل نوکرون اور اہل مقدمات کی
اوسیطرف رجوعات تہی۔ یاوری بخت اونکی مثل کرامات تہی۔ جو دونا نذر و نیاز وہان
چڑہا آیا۔ چند روز بڑیان منت کی بڑہا آیا۔ اور جسنے اوسمین کوتاہی کی۔ آپ اپنی
خرابی دیتا ہی کی۔ اسیطرح یہ علاقہ لٹ رہا تہا۔ اور کوئی پرسان حال نہ تہا۔ مہاراج صاحب بہادر

بچشم اوسکو دیکہتے تہے مگر کچہہ خیال نہ تہا۔ ہان لہو لعب پر خوب طبیعت مایل تہی۔ اور سیر و تماشہ کے طلبگار و سایل تہے۔ کبوتر یا پتنگ اوڑانا کام تہا۔ اور بلبلین یا لعل لڑانا دستور عام تہا۔ ایک گتیا جیپسی نام سے بڑی محبت تہی۔ اور آدمیون سے بہی زیادہ اوسکی قدر و منزلت تہی۔ بغیر پالکی وہ موتنے کو بہی نہ جاتی تہی۔ سواری مین بہی اوسکو سواری ملتی تہی۔ جب وہ مری خاصہ حضور نے نوش نہین فرمایا۔ اور چبوترہ پختہ اوسکا متصل چہتری ہرن تعمیر کرایا۔ اور ایک رجمنٹ اور ایک پلٹن مہاراج صاحب بہادر نے ملازم جدید کی۔ اور سوار بوڈی گارڈ کے بہرتی اوسنے مزید کی۔ اور خاص چوکی کو جسمین ٹہاکران تہا اپنے پاس سے علیحدہ کیا۔ اور سپاہے اوسکے بوڈی گارڈ کو اردلی مین لیا۔ اور سواران بوڈی گارڈ کو ایسا منہہ لگایا۔ کہ دماغ اونکا ساتوین آسمان پر پہونچایا۔ اس عنایت مہاراج صاحب بہادر پر مغرور اونکے ایسے چلگئے۔ کہ اپنی حیثیت سے وہ باہر نکلگئے۔ حالات اونکے ناگفتنی ہے۔ کہ واقف اوس سے ہرکہ و مہ۔ کیونکر نہووے کہ کمینہ تہے۔ اسوجہہ سے بے قرینہ تہے۔ اور قلت زر و کثرت خرچ کی وجہہ سے فصل ہی شروع ہونے نہ پاتی تہی۔ کہ تحصیلدارون کو سبیل زر قسط کی تاکید ہوجاتی تہی۔ زمیندار اپنا گلا بند پاتے تہے۔ اور قرض دام سے کام چلاتے تہے۔ سمت ۱۹۲۵ مین تخفیف سے خرچ کو گہٹایا۔ دیوان جی گوپال ستونی دفتر نے لوگون کے گلے پر خنجر چلایا۔ تنخواہ ملازمان نہایت درجہ کم ہوئی۔ خیرات موقوف یکقلم ہوئی۔ غلہ فقیران تک باقی نہ چہوڑا۔ نہ معافیات کو معاف کیا۔ بلکہ جاگیرون پر بہی ہاتہہ صاف کیا۔ اسپر بہی صرف کمتر نہ ہوا۔ یعنی جمع خرچ برابر نہ ہوا۔ پنڈت روپ نراین صاحب براہ دانش یہ حال دیکہکر کنارہ کش ہوگئے۔ اور منشی ہنک لعل



فوجدار عہدہ گرداوری کے ذایقہ چشش ہوئے۔ شیخ عبدالرحیم کو دہلی والون نے فوجدار کرایا۔ اور شمشاد علی بیگ کو عہدہ ڈپٹی کلکٹری پر مفتخر فرمایا۔ اور وہ کہ سمت ۱۹۲۵ مین قحط سالی تہی کہ آٹہہ سیر کا غلہ بکگیا۔ بران رفاہ عام کو کمپنی باغ بنایا گیا۔ اور اوسکی طیاری کو چندہ سب ملازمان پر بقدر تنخواہ بست روزہ لگایا گیا۔ لال دروازہ کیطرف لب سڑک وہ گلشن پر بہار منصوب۔ اور فضائے جنت نظیر اوسکی عالم کو مرغوب۔ اور زریعہ مزدوری اوسکے جو کال مین محتاجون نے پیٹ بہر کر کہایا۔ مہاراج صاحب بہادر کے حق مین دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات اوٹہایا۔ چنانچہ اوسکی اجابت کا فوراً اثر ہوا۔ کہ نخل امید مہارانی صاحبہ جہالی جی بارور ہوا۔ بران دن شمار ہونے لگے۔ اور طرح طرح کے بجا ہونے لگے۔ چارسو نغمہ خوشی کا دفور تہا۔ مہاراج صاحب بہادر کو ازبس سرور تہا۔ لیکن اوس عالم مین ٹہاکر منگل سنگہ جاگیردار گدہی سے مہاراج صاحب بہادر نے چہیڑ چہاڑ کی۔ اور چہیڑ چہاڑ بہی وہ کہ بالکل ہی صورت بگاڑ کی۔ حال مفصل اوسکا یون ہے [illegible] ہے۔ اور عوام مین بصحت تمام اسطرح مشہور ہے کہ بروز جشن دسہرہ ٹہاکر منگل سنگہ کو واسطے بیٹہنے خواصی جسونت سنگہ خواص وال کے ارشاد ہوا۔ یہ امر اونکو بوجہہ کسر شان ناگوار حد سے زیادہ ہوا۔ بران بغیر اطلاع و اجازت سرکار وہ محل سے چلدئے۔ اور اپنے جانے کے بارہ مین ہر ایک کو ہر ایک طرح کے جہل دئے۔ مہاراج صاحب بہادر نے ہرچند اونکا تعاقب کرایا۔ مگر اونکا کسی نے پتہ بہی نہ پایا۔ جب اونہون نے اپنی جاگیر پر جاکر گدہی جا سنبہالی۔ مہاراج صاحب بہادر نے بہی فوج اونپر تعینات فرمائی۔ ایک عرصہ فوج کا محاصرہ رہا۔ اور اہل گدہی کو بہت کچہہ مخاطرہ رہا۔ اسی اثنا مین مہارانی صاحبہ جہالی جی نے وضع حمل فرمایا۔

اور بوقت سعید و اوان حمید چون خورشید بختیاری مہاراج کنور صاحب نے تشریف
ولادت پایا۔ اونکے انوار ضیا گستر سے روشن گھر کا چراغ ہوا۔ مہاراج صاحب بہادر
کا دل شادمانی سے باغ باغ ہوا۔ خوشی پیدائش فرزند دلبند مین مہاراج صاحب بہادر
نے حد سے زیادہ روپیہ اور اشرفی لٹایا۔ اور فقیرون اور مسکینون کو اوس خوان یغما سے
تونگر بنایا۔ جو مستحق انعام تھے اونکے بھی خوب گھر بھرے ہوئے۔ کہ اجسام ہر ایک کے
پائی زیور طلا سے سنہری ہوئے۔ اور عطائے خلعت ہائے فاخرہ سے مثل گل
ایک ایک کا غنچہ دل کھلایا۔ اور اس بخشش عام سے باد بہار کو شرمایا۔ اور سفرہ عام
دعوت بچھایا گیا۔ اور ادنی اور اعلی کو طرح طرح کا کھانا کھلایا گیا۔ ہنود کی شیرینی اور
لوزیات اور پوری و کچوری اور حلوا و مربا و اچار سے دعوت ہوئی۔ اور مسلمانونکی زردہ
پلاؤ بریانی مطنجن قلیہ قورمہ شیرمال باقرخانی سے ضیافت بالطافت ہوئی۔ اور
اس شادمانی کا وہ جشن عالی ترتیب پایا۔ کہ چرخ دوار کے بھی ساتھ اس پیرانہ سالی
کے دیکھنے مین نہ آیا بیت

بیاراست جشنے کہ خورشید و ماہ
نظارہ شدند اندران جشن گاہ

محل مین ہر طرف ہنگامہ رقص برپا تھا۔ اور باہر راگ و رنگ کا چرچا تھا۔ اور روشنی
کی بڑی آرائش سے طیاری تھی۔ کہ محل سے تا موتی ڈونگری سڑک کے دو رویہ
ٹٹیان نصب ہونے سے چمن کی طرح گل کاری تھی۔ اسی اثنا مین یکایک
نوید تشریف آوری ہند شاہزادہ صاحب بہادر ڈیوک آف اڈنبرا جو پائی۔
مہاراج صاحب بہادر نے اوس سامان کو ملتوی چھوڑ کر واسطے استقبال کے جانب
کلکتہ نہضت فرمائی۔ وہان پہونچکر شاہزادہ صاحب ممدوح کی ملازمت حصول کی۔



اور حسب استدعاء مہاراجہ صاحب بہادر شاہزادہ صاحب موصوف نے وعدہ
تشریف آوری الور فرما کر دعوت راج قبول کی۔ اس قدر افزائی شاہزادہ صاحب بہادر
سے شادمان ہو کر بعد حاصل پانے نقدر رخصت کے مہاراج صاحب بہادر نے سوے
الور قدم رنجہ فرمایا۔ اور یہان پہونچتے ہی سامان طیاری روشنی کو بعجلت تمام بحد انصرام
پہونچایا۔ چند روز بعد شاہزادہ صاحب بہادر سیر و تماشہ اشتہار ہند کا کرتے ہوئے
رونق افزا ہوئے۔ اور ڈیگ سے کوچ کر کے موضع ساپور مین قیام فرما ہوئے۔
دوسرے روز سیلی سیڈ آئے اور شکار شیر کر کے وہان سے الور تشریف لائے۔
ایک روز الور مین مقام رہا۔ اور محل موتی ڈونگری جا سے قیام رہا۔ بہار باغ اور محل
موتی ڈونگری چشم بصیرت کو فصل بہار تھی۔ کہ رنگ برنگ کی سیر جو فلک نیرنگ ساز کو
تماشا دکھلا کر بوجچیا بنائے نمودار تھی۔ بساط رنگین اور فرش قالین سے ہر منزل لالہ زار
تھی۔ اور میزان و کرسیان و کوچون سے جو قرینہ بقرینہ لگی تھی بہار پر بہار تھی۔
اور جھاڑ دن اور فانوس اور ہانڈیون اور آئینون وغیرہ آلات آرائش سے وہ ہنگامہ
تماشا گرم تھا۔ اور وفور نشاط سے دل سنگین تماشائیونکا گل بوٹون کی طرح نرم تھا۔
وقت شب روشنی نے دوالی کا دوالہ نکالا تھا۔ اور بیش ضیا راوس لیلۃ القدر کے
دن کا منہ کالا تھا۔ جب شاہزادہ صاحب بہادر دعوت کھانے محلسرا مین تشریف
لے گئے کیفیت چراغان نے یہ کیفیت دکھلائی۔ کہ مردم دیدہ کو اوسکے دیکھنے کی تاب
نہ آئی۔ موتی ڈونگری سے تا محل جو ٹٹیان نصب تھین۔ چراغون سے روشن سب
کی سب تھین۔ اونکے دیکھنے سے چکا چوند آتی تھی۔ نظر سبکی اوسطرف جاتے ہوئے
چکراتی تھی۔ اور قلعہ پر روشنی کا عجب سامان تھا۔ کہ پہاڑ کا پہاڑ سر و چراغان تھا۔

اور سامان محل کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ پیر ولی ترجیب رہتا ہے۔ کہ نہ قلم کو تحریر کی طاقت
اور نہ زبان کو یارائے طاقت۔ کہ ہر در و دیوار سے تجلی انوار کا ظہور تھا۔ اخضر کیطرح
وہ قصر عالی کواکب تصاویر سے معمور تھا۔ اور آرائش اسکی آرائش ارم کا جواب تھی
بلکہ اوسمین جو صورت خطا تھی اوسکی اصلاح کو وہ کلک صواب تھی۔ طوائف مہر رخسار
اور طفلان قمر دیدار کا پروین وار ہجوم تھا۔ اور اونکے رقص و نوا سے دل گداختہ مثل
موم تھا۔ اور نغمہ داؤدی مطربان خوش آہنگ سے فقط روح تان سین و بیجو باورے
کو نہ بیکلی تھی۔ بلکہ چھتیسون راگنیون کو بصورت عشاق تاملی تھی۔ سازیر آواز چون
طاوس طناز بر سر ناز تھے۔ آگے اونکے دم بخود بتان عشوہ گر غمزہ پرداز تھے۔ شاہزادہ
صاحب بہادر نے بہت محظوظ ہوکر خاصہ نوش جان فرمایا۔ بعدش تماشائے آتشبازی
کی طرف میلان فرمایا۔ آتشبازی نے نظر نظار گیان مین طرفہ گل کھلایا۔ کہ وہ
باغ طلسم جو کبھی نہ دیکھا تھا مشاہدہ کرایا۔ بہار اوس گلشن رنگین کی جو لوٹنے لگی۔
بلبل حیرت کے منہ پر ہوائیان چھوٹنے لگی۔ گلدستہ داؤدی پہلجڑی تھی۔ بان سے
خوشنما بان کی چھڑی تھی۔ مہتاب نے وہ چاندنی کھلائی۔ کہ رات کو دھوپ نکل آئی
الغرض آتشبازان پر ہنر نے ایسا جوہر کمال دکھلایا۔ کہ اونکی عجائب و غرائب صنعتون
سے صورت چرخ ہر تماشائی چکر تعجب مین آیا۔ وقت ترخیص مہاراج صاحب بہادر نے
تحائف بے بہا نذر شاہزادہ صاحب والاشان کئے۔ اور موافق رسم رخصت دیگر
طور پان کئے۔ صباح کوچ فرماکر شاہزادہ والا بہادر نے خردہ میو مقام کیا۔ مولف
نے بشرکت تحصیلدار صاحب لچھمن گڈہ و رام گڈہ وہان کی رسد کا انتظام کیا۔ مہاراج
صاحب جسونت سنگھ جی رئیس بہرتپور بھی بطریق سیر شاہزادہ صاحب بہادر کے ہمراہ



آئے تھے اور ساتھ ہی تشریف فرما ہوئے۔ مہاراج شودان سنگھ صاحب بہادر
اپنی حد تک مشایعت پذیر ہوئے۔ شاہزادہ صاحب بہادر کو پہونچا کر سواری سری
حضور واپس آئی۔ اور بہ فارغ البالی تمام مہاراج صاحب بہادر نے توجہ سوئے
عیش و نشاط فرمائی۔ کارپردازان جلسہ نے موتی ڈونگری مین چھپر چھا لئے۔ اور اہل
طرب نے سایہ درختون مین بستر لگا لئے۔ رات دن ہنگامہ رقص و سرود برپا رہنے لگا
اور دیدۂ جشن مثل نرگس شب و روز وا رہنے لگا۔ روشنی ٹٹیون کی بھی بدستور
جاری تھی اور نقارخانون کی وہی طیاری رہی۔ موتی ڈونگری کے سامنے اور کمپنی باغ
کے برابر نقارخانہ بنے تھے۔ اور تصاویر کے لگائے جانے اور نقش ارژنگ کے
ترتیب پانے سے وہ نگارخانہ بنے تھے۔ اور انگریز بازیگر طلسم ساز بھی اس جلسہ مین
آئے۔ اور وہ تماشے عجیب جو دید تھے نہ شنید اونہون نے دکھلائے۔ اور آوازہ
قدردانی مہاراجہ صاحب بہادر جو آویزہ گوش عام ہوا۔ کلکتہ اور لکھنو اور دہلی اور گردپیش
کی رنڈیون کا ایک اژدحام ہوا۔ نقالون اور کلاوتون اور نانونکا شمار نہ تھا۔ اور دربار
مین کسی کیواسطے کچھ انکار نہ تھا۔ پس یہ اجتماع ہوا کہ جسطرف نگاہ جاتی تھی۔ رنڈی ہی رنڈی
نظر آتی تھی۔ اور بساط اس جشن انبساط کی ایسی کشادہ ہوئی۔ کہ مدت قیام بیرون
از اندازہ ہوئی۔ خزانہ پہلے ہی سے خالی تھا۔ موجودات مین روپیہ کلدار تھا
نہ حالی تھا۔ خراج ملک پر گذراوقات تھی۔ چودہ لاکھ روپیہ سال کی وہ کل کائنات
تھی۔ صرف بیجا کو خزانہ قارون بھی قلیل ہے۔ اور تھوڑی سی پونجی سے فضول خرچی
کی ناممکن سبیل ہے۔ پھر وہ تھوڑی آمدنی کہان تک وفا کرتی۔ اور ایسے خرچ بیشمار کو
تابکے اکتفا کرتی۔ آخر لاکھون روپیہ وام ہوا۔ اور کار مرجوعہ کا مشکل انجام ہوا۔ اودہر

نہ ملنے تنخواہ سے فوج بہوکی مرتی تہی - اور فاقہ پر فاقہ سب پاہ کرتی تہی - جو بارگیران
رسالہ جات نے مجبور ہوکر تنخواہ کا سوال کیا - مہاراج صاحب بہادر نے اونکا باغی ہوجانا
خیال کیا - بران ستر رسالہ موقوف کرئے گئے - اور گہوڑے بارگیرون سے لئے گئے
جاگیردارون کو جو بوجہ ضبطی جاگیر ہا ناراضی تہی مدد خداداد ہوئی - وہ سب فوج برخاست شدہ
ساتہ اونکے برسر اتحاد ہوئی - جب اونکا ایک گروہ ہوا - تو بغاوت پیشہ ودا انبوہ ہوا -
چنانچہ آتش فسادون فسادیون نے ایسی لگائی - کہ مہاراج صاحب بہادر نے کوئی
تدبیر اوسکے انطفا کی نہ پائی - میجر جی بلیر صاحب بہادر نے بہی تشریف لاکر بہت کچہہ سمجہایا -
مگر مہاراج صاحب بہادر کے کچہہ خیال مین نہ آیا - بعدہ انگی صاحب موصوف باغیون
نے چون خزان غارتگری پیش نہاد کی - اور گلبن عافیت رعایا برایا صرصر دست برد سے
برباد کی - مہاراج صاحب بہادر نے بصلاح مشیران بے تدبیر تجویز ناراست فرمائی
کہ سرکار انگریزی سے اونکے تدارک کی درخواست فرمائی - قضائے کردگار سے
اسی عرصہ مین میجر بلیر صاحب بہادر نے قضا کی - اور مرض مخلل روح سے وہ جانبر
نہ ہوئے ڈاکٹر ہاروی صاحب نے ہر چند کہ دوا کی - بجائے اونکے عہدہ ایجنٹی بہرتپور
پر میجر کیڈل صاحب بہادر وہی تہی مقرر ہوئے - اور واسطے انتظام امور کے مامور بحکم صدر ہوئے

## بیان انتظام میجر کیڈل صاحب بہادر وہی تہی
## ورحلت مہاراج شیودان سنگہ جی

جیٹہہ سدی ۳ اسمت ۱۹۲۶ کو میجر کیڈل صاحب بہادر الور مین تشریف لائے - اور جملہ حالات
بنظر انصاف ملاحظہ فرمائے - ممانعت غارتگری کا حکم نفاذ کیا - اور سرکشون کو طلب کرلیا



حکم پاتے ہی وہ سب حاضر ہوئے - اور دست برد سے قاصر ہوئے - صاحب والاشان
نوشیروان زمان نے اودہر اونکو دہمکایا - ادہر مہاراجہ صاحب بہادر کو دوستانہ سمجہایا -
اور صفائی مابین مین کوشش حد سے زیادہ کی - لیکن مہاراج صاحب بہادر نے اوسکے
انکار مین استبداد کی - ناچار صاحب ممدوح حکام بالا سے خواہان استمزاج ہوئے -
اور ایما پاکر خود منتظم مہمات راج ہوئے - جلہ کو برخاست کرایا - تنخواہ دارونکا جہگڑا چکایا -
ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سیٹہہ متہرا سے اور دس لاکہہ روپیہ بنگ سرکار سے بطور قرض لیا -
اور قرض خواہان ریاست کا فیصلہ کیا - اور بہرتی جدید کو موقوف کیا قلم کہا - اور رسالہ جات
قدیم کو بدستور قایم رکہا - اشتہار دیکر بارگیران معزول کو بلوایا - جو حاضر ہوا اوسکو ملازم
فرمایا - اور جاگیرداران و معافی داران پر بہی عنایت کی - کہ جو معافی و جاگیر ضبط ہوئی تہی
واگذاشت کی - اور مسٹر طامس ہارلی صاحب کو بہرتپور سے بلاکر ڈپٹی کلکٹری دی -
اور پنڈت روپ نراین صاحب اور ٹہاکر لکہدہیر سنگہ کو جے پور سے طلب فرماکر اجلاس
کونسل کی ممبری بخشی - اور جو ٹہاکران نے نسبت مہاراج صاحب بہادر اتہام سلمان
ہونیکا لگاکر چاہا تہا کہ وہ مسند ریاست سے اوتارے جائین - اور مہاراج کنوار
شو پرتاب سنگہ جی بجائے اونکے راج تلک پائین - وہ مراد اونکی بر نہ آئی - اور پوری
یہ آس ہونے نہ پائی - کہ قبل ظہور اوسکے مہاراج صاحب کنوار نے خارستان دنیا
سے طرف گلشن جاودان کے منہہ موڑا - اور قالب عنصری کو شل بخت تہی قسمتان
خالی چہوڑا - مہارانی صاحبہ سری جہالی جی کا اوس رنج نہانی سے کلیجہ منہہ کو آنے
لگا - اور نخل حیات وہ غم جان گزا ارہ صفت کہانے لگا - آخر یہ صدمہ سہا نہ گیا -
اور بے دیدار نور بصر رہا نہ گیا - چند عرصہ بعد ہی شربت ممات نوش فرمایا - اور اپنے لخت جگر

کو چہاتی سے جا لگا یا۔ روز استحال اونکے مہاراج صاحب بہادر بہمراہی میجر رک صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتانہ ڈیگ مین رونق پذیر تہے۔ اور درستی مقدمہ بے اختیاری خود مین سرگرم تدبیر تہے۔ ناگہان خبر اس حادثہ کی جو پائی۔ گریان و نالان الور کو مراجعت فرمائی۔ اور ایک عرصہ تک سوگوار رہے۔ اور درد ہجران مہارانی صاحبہ سے نہایت بیقرار رہے۔ جب کارج مہارانی صاحبہ کا ہوچکا۔ صاحب ایجنٹ بہادر نے علاقہ کا دورہ فرمایا۔ اور بعد تحقیقات غارتگری ستم زدونکا غارتگرون سے راضینامہ کرایا۔ اور اہلکاران مفصلات کا بہی امتحان لیا گیا۔ جو ناقابل تہا وہ معزول کیا گیا۔ اور امور بیجا کا خوب انسداد ہوا۔ کہ رفع کل طریق بیداد ہوا۔ جانب وایسرائے کشور ہند سے ملاحظہ رپورٹ اس انتظام کے صاحب ایجنٹ بہادر کو چہٹی خوشنودی مرحمت ہوئی۔ اور مہاراج صاحب بہادر بیدخل محض کئے گئے کورٹ افوارڈس یہ ریاست ہوئی۔ اور ایجنٹی کی منظوری آئی۔ ٹہاکرون نے بڑی خوشی منائی۔ اور ٹہاکر ہردیو سنگہ جی اور ٹہاکر منگل سنگہ و ٹہاکر مہتاب سنگہ کونسل مین بہرتی کئے گئے۔ بمشاہدہ اسکے رشک و حسد کہانیوالے بہت سے گئے۔ اور مہاراج صاحب بہادر کا پندرہ ہزار روپیہ مواجب ماہانہ ہوا۔ اوسمین شامل اونکی ذات کا سب کارخانہ ہوا۔ ٹہاکر مہتاب سنگہ نے جاگیر کہورہ پائی۔ مدتون مین یہ اونکی مراد برائی۔ اور ملازمان کی بہی خوب قدر دانی ہوئی۔ کہ علی قدر لیاقت اضافہ سے فیضرسانی ہوئی۔ تحصیلدارون کو دیوانی و فوجداری و سرسری تفویض کی گئی اور اجازت سزادہی بیس روپیہ جرمانہ و قید یکماہہ دی گئی۔ اور وہ کہ کلدار روپیہ انگریزی پر بٹہ لگایا جاتا تہا۔ اور بوجہ اسکے زمیندارون کو ہر فصل سواحبہ روپیہ سیکڑہ بٹہ دینا آتا تہا۔ اوس سے غریبون کو بچایا۔ اور کلدار کو برابر حالی سکہ راجگڈہ کے چلایا۔ اور چلن



فلوس راوشاہی کو بہی جو اٹہارہ ماشہ کا تہا بدل دیا۔ بجائے اوسکے پیسہ ڈبل کلکتہ سے منگا کر جاری کیا۔ اور سیر و گز بہی انگریزی چلائے۔ کارخانہ رڑکی سے وہ بنواکر منگوائے اور جو ماہ لوند ملازمون سے وضع کیا جاتا تہا وہ بند ہوا۔ واسطے تنخواہ کے حساب انگریزی مہینون کا پسند ہوا۔ اور ۴ ہم اپریل ۱۸۸۱ع کو ہنگام شب خانہ شماری تمامی علاقہ کی وقوع مین آئی۔ مسٹر طامس ہڑلی صاحب بہادر نے بڑی کوششش اوسمین فرمائی تعداد مردمان کل ریاست کی درج ذیل ہے۔ اور ضمن مین تفصیل حسب ذیل ہے۔

| نمبر | نام قوم | تعداد | کاشتکار | غیر کاشتکار |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | برہمن | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۲ | راجپوت | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۳ | جاٹ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۴ | اہیر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۵ | گوجر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۶ | بقال | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۷ | مینہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۸ | اہل پیشہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| نمبر | نام قوم | تعداد | کاشتکار | غیر کاشتکار |
|---|---|---|---|---|
| ۹ | ہنود متفرق | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۰ | میزان | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

## تعداد مسلمان

| نمبر | نام قوم | تعداد | کاشتکار | غیر کاشتکار |
|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | میو | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۲ | خانزادہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۳ | راجپوت | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۴ | اہل پیشہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۵ | دیگر مسلمان متفرق | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۶ | میزان | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

اور جو بارہ گانو راج جے پور کی شرکت مین تہے وہ بہی صاحب ایجنٹ بہادر نے تقسیم
کرا لئے - اور جملہ تنازعات سرحدات کے فیصلہ اونہین کی سعی سے ظہور مین آئے - اور
اور بندوبست آئین نہم کی تجویز نکالی - پیمایش تختہ سطح کی بنیاد ڈالی - پہیر یا ولٹ صاحب بہادر



کو سپرد اوسکا انصرام ہوا - اور بندوبست کا اجراے کام ہوا - اور بوجہ اختتام ٹہیکہ دہ سالہ
تا تجویز بندوبست آیندہ تین برس کے واسطے بندوبست سہ سری فرمایا - ایک لاکہہ
چونتیس ہزار دو سو چوراسی روپیہ جمیع ماضیہ پر پڑ ہا یا - اور سرشتہ ڈاک کی بہی درستی کی -
ہر کارون کی دور کا بہی درستی کی - ڈاک مفصلات ہر روزہ صدر مین جانے لگی - اور
اوسیطرح تحصیلات مین اوسے آنے لگی - چٹہیات خانگی پر محصول لگایا - اور کٹارڈا ک
ٹکٹ چلایا - اور وہ روپیہ جو ضرورتاً قرض لیا تہا سب ادا کر دیا - اور لاکہون روپیہ تعمیر
عمارت مین صرف کیا - بیرون لال دروازہ مدرسہ کیا عالی بنوایا ہے - سولہ ہزار روپیہ
اوس عمارت کے صرف مین آیا ہے - اور کوتوالی اور چہاونی رسالہ قواعدی اور اصطبل
کی قایم بنیاد کی - اور بندات مفصلہ ذیل کی تعمیر سے کشت آرزو زمینداران سرسبز و
بامراد کی - تفصیل بندات - بند کہوہ - بند راجپورہ بند بابریہ - بند بگہری - پل ندی
تجارہ - بند منڈانہ - بند باگہور - اور خاص طویلہ مین جو گہوڑے ضعیف تہے یا ناکارہ
وہ سب نکالدئے - اور رسالو نمین بہرتی کئے - صرف تہوڑے سے گہوڑے مہاراج
صاحب بہادر کی سواری کے لئے - اچہے اچہے دیکہکر انتخاب کر لئے - اونمین ایک
گہوڑا جسکا نام اسپ حور تہا - بمثل و لاثانی مثل حور تہا - اور واقعی رعنائی اور زیبائی
اوسکی پریون کو شرماتی تہی - اور چلت پہرت رقص مہرویون کا عالم دکہاتی تہی -
اگر اوسکے سرو پا کی توصیف کیجاے یقین ہے کہ دفتر مین بہی نہ آسکے - افسوس
چشم بد زمانہ اوسے کہا گئی - اور باگ اوسکی دست قضا مین آگئی - جسنے اوسکو دیکہا تہا -
اوسکے مرنے کا نہایت غم کیا - اور مہاراج صاحب بہادر نے تو کیا کہون کیسا الم کیا - باغ
شاہ جی کے سامنے دفن اوسکا وقوع مین آیا - اور مہاراج صاحب بہادر نے بجاے قبر

چبوترہ اوسکا پختہ بنوایا بتفصیل ذیل گرد آب - ریج ترمیں سے بعد انتخاب - گوزیان گئی کی
مار - بہادر گوریان مالامت نیل لے - نرگاو سامولے شتر الگ ہے مادہ گاؤ
الگ ہے - ماہ اپریل ۱۸۸۰ء میجر بیڈل صاحب بہادر رسی ٹی سمعول رخصت ڈیڑھ
سال ولایت کو تشریف لیگئے - اور میجر پاولٹ صاحب بہادر کو جو عوض خدمت اونکے ہوے
چارج دیگئے - اور بندوبست کا علیحدہ دفتر سے کام ہوا - کپتان ایبٹ صاحب بہادر
کے تفویض اوسکا اہتمام ہوا - میجر پاولٹ صاحب بہادر نے بہی کاروبار ایجنسی کو خوب
سنبھالا - اور محکمہ جنگ انتظام کا بوجہ احسن ڈالا - بیگار کا سلسلہ توڑا - اور شکستہ
راحت غربا کو ساتھ ترحم کے جوڑا - اور نادرسی رعایا کو محکمہ مال و فوجداری اور دیوانی پکیم
اپیل مقرر کیا - اور منشی رام دیال صاحب کو حاکم اپیل اور منشی ہیرا لال صاحب کو دیوانی کا افسر کیا - مہاراج صاحب
بہادر کو اپنی بے اختیاری کا زبد ملال تھا - اور کاہش شبانروزی سے بُرا حال تھا
نہ بھوک لگتی تھی نہ نیند آتی تھی - شدت غم و غصہ سا تدین ستاتی تھی - ہجوم الام نے
ہر طرف سے گھیر رکھا تھا - جمعیت خاطر کو دانہ دانہ کر کے بکھیر رکھا تھا - سچ ہے جب دن برے
آتے ہیں - ایام ہر طرح ستاتے ہیں - بعد انتقال مہارانی صاحبہ جیا لال جی کے ڈیڑھ
سال کو ٹرہ ور اٹھو جی تے ہی یکے بعد دیگرے رحلت فرمائی - اور آتش رنج مہاراج
صاحب بہادر کو سوا سے انقلاب زمانہ نے اور بھڑکائی - جب مہری مانجی صاحبہ معظمہ نے
ہردوار جی سے معاودت کی - اور چھتارہ تشریف لاکر محل مین استقامت کی - مہاراج صاحب
بہادر اونکی پیشوائی کو بذوق افروز ہوئے تھے اور کئی روز چھتارہ مین قیام فرما ہوئے تھے -
مواف نے جو اونکو دیکھا مثل ہلال خمیدہ تھے - اور بصورت کاہ کاہیدہ تھے - غم نے اونکو
چرلیا تھا اور فکر نے اپنا کام کر لیا تھا - چنانچہ چھتارہ سے تشریف لیجا کر چند روز بعد ہی بیمار ہوے



پہر اوس مرض بد سے جانبر نہ ہوے - حکیم برکت علی صاحب اکبرآبادی نے
ہرچند درمان کیا - پر دوا نے اثر اپنا پنہان کیا - قبل بیماری مہاراج صاحب بہادر نے
گانے والون کو طلب فرمایا - اتفاقاً کوئی گویا اوسوقت محل مین موجود نہ پایا - بجز کمین
مہرالنسا - اور یہ شعر غالب ہان پڑھائے **شعر**

ہو چکیں غالب بلائین سب تمام ۔ ایک مرگ ناگہانی اور ہے

مصرعہ اول تو صاف پڑہا - مصرعہ ثانی کے واسطے منہ کھولا ہی نہ گیا - اور ایسی زبان
بند ہوئی کہ پھر بولا ہی نہ گیا - حکیم صاحب نے حال ردی دیکھکر علاج سے ہاتھ اوٹھایا -
بیدون نے ناڑی دیکھی اور کاڑھہ پلایا - ادویات حارہ نے جسم مین ایک آگ بھر دی -
اور امید زندگی بالکل منقطع کر دی - دہم اکتوبر ۱۸۸۰ء مطابق خوابیدہ ماہ رس ۱۵۳۱
۲۹ شعبان ۱۲۹۷ھ ہجری یوم شنبہ کو رات کے دو بجے زہرہ مہر منیر اوج سروہی خسوف اجل
مین آیا - فلک نے اس غم سے آفتاب کو بہی اوس روز کسوف زدہ چھپایا - دو نیر و نکا
ایک شب گہن مین آنا - خلق نے ہنگامہ قیامت جانا - خواب و خور سبکو حرام ہوا -
شہر مین عجیب طرح کا برپا کہرام ہوا - کوئی روتا تھا کوئی چلاتا تھا - کوئی سینہ آسا چپکے چپکے
دل جلاتا تھا - وہ شب ایسی طولانی ہوئی کہ کاٹے نہ کٹتی تھی - اور اسکے طول پر روز حشر
سے بہی زیادہ تھا - لوگون کی چھاتی پھٹتی تھی - محلسرا مین یہ شور و شغب تھا - کہ سنا
اوسکا قہر و غضب تھا - مستورات کی سینہ زنی و سر کوبی دیکھی نہ جاتی تھی - دیکھنے والون کو
بہی رقت آتی تھی - ملک الموت بہی اوس ماتم کدہ مین جاتی ہوئی روتی تھی - جو
اندر جاتے تھے رو رو کر جانین کہوتے تھے - بین آفت رسیدون کے دل و جگر ہلاتے
تھے - سننے والون کے کلیجے منہ کو آتے تھے - اور سوگوارونکے رونے کا تار تہا -

کہ آبرو میں بھی اوس سے شرمسار تھا - صبح ہوتے ہی زنونگار زنانہ مین اور مردو نگار مردانہ
مین اژدحام ہوا - اور تجہیز و تکفین مہاراج صاحب بہادر کا سامان بصد احترام ہوا -
جب برسم راجگان محل سے باہر حضور کا سکھپال ہوا - مین کیا کہون کہ محل مین کیا حال
ہوا - ماںجی صاحبہ و رانیصاحبہ اور حرمین اور پاترین اور کنیزین بال بکھیر کر چوڑیان
توڑ کر پکارنے لگین کہ ہے ہے آسمان پھٹ گیا - اور تخت کامرانی ہمارا اولٹ گیا -
لوگو ہم لٹی جاتی ہین - اور اپنے وارث سے چھٹی جاتی ہین - ہائے سرپرستی ہماری
کون کریگا - ہائے اب نازبرداری کا کون دم بھریگا - اور بشدت بیقراری اور آہ و زاری
سے کوئی لوٹتی تھی - کوئی سر کے بال کھسوٹتی تھی - کسی نے سر دیوار سے مار کر توڑا -
کسی نے پیشانی کو ٹکرا ٹکرا کر پھوڑا - کسی نے طمانچون سے گال پیٹ کبود کئے - اکثرون
نے کوٹ کوٹ کر سینے بصورت ودنہ کئے - اسیطرح باہر ہنگامہ شور برپا تھا - ہر شخص
بسر فریاد و بکا تھا - وہ کوئی نہ تھا جسکا آنسوؤن منہ - اور ایسا کوئی نہ تھا کہ گریان نہو
و فرط رقت سے بات کر سکے تاب نہ تھی - ہر ایک کو اسقدر ہچکی لگی تھی کہ باہم طاقت سوال
جواب نہ تھی - میجر پاولٹ صاحب بہادر بھی اسقدر روئے - کہ کئی ایک رومال آنسوؤن سے
بھگو دئے - اور نوکرون چاکرون اور رعایا برایا کا اس غم سے سینہ فگار تھا - اور ہر کس
و ناکس اشکبار تھا - اور سامان جلوس سے عجب حسرت ٹپکتی تھی - رونق اور آرایش سے
افسوس برستی تھی - تو بہیا گرہ مہاراج صاحب بہادر کو داغ دیا گیا - اور کاج بھی اونکا اچھا کیا گیا

## بیان آرایش و سادہ آرائی حکمرانی مہاراج منگل سنگھ جی لا ثانی

بعد رحلت مہاراج شیودان سنگھ بہادر ہر شخص نے دامن حرص پھیلایا - ایک انار



صد بیمار کا معاملہ پیش آیا - بابت مسند نشینی مین ایک جھگڑا پڑ گیا - اور نفاق باہمی سے
دختر خشہ طول پکڑ گیا - کہ جسونت سنگھ میراث پدری کا ایک طرف امیدوار تھا - اور ٹھاکر
لکھدھیر سنگھ ریاست کا علیحدہ دعواستگار تھا - اودھر ساوول سنگھ جاگیردار بارہ بسیر
خود کیواسطے سلسلہ جنبان - ادہر مہاراج منگل سنگھ بہادر بنظر استحقاق راج کے
خواہان - ٹھاکر منگل سنگھ جاگیردار گڈہی اور ٹھاکر مہتاب سنگھ جاگیردار کمورہ مہاراج
منگل سنگھ بہادر کے پیروکار تھے - اور اکثر جاگیردار ٹھاکر لکھدھیر سنگھ کے اور ساوول سنگھ
کے جانبدار تھے - اور ماںجی صاحبہ و مہارانی صاحبہ کی راے نسوانی تھی - ہر سو نظر
اونکی نظر مہربانی تھی - اور چونکہ مہاراج منگل سنگھ جی بہادر کا بلند نیر اقبال تھا - بران
صاحب ایجنٹ بہادر کو بھی بتحریر سابقہ میجر کیڈل صاحب بہادر کا خیال تھا - کہ وہ بعہد
حیات مہاراج شیودان سنگھ بہادر واسطے مہاراج منگل سنگھ جی کے محرک ہو چکے تھے
اور تجویز اس مرشدنی کا پہلے ہی ہو چکے تھے - پس میجر پاولٹ صاحب بہادر نے ماںجی صاحبہ
و مہارانی صاحبہ کو نشیب و فراز سمجھایا - اور رضامندی گود نشینی مہاراج منگل سنگھ بہادر
کا اونسے اقرار لکھوایا - اور تحقیقات کامل دعوی بوالہوسان فرماکر رپورٹ ارسال صدر کی
اور بائین ساطع و براہین قاطع استحقاق مہاراج منگل سنگھ بہادر کو ترجیح مزید تر دی -
برطبق اوسکے مسند نشینی مہاراج منگل سنگھ بہادر منظور ہوئی - اور استدعا اہل ہوس صفحہ
اجابت سے دور ہوئی جب حکم منظوری نے شرف نفاذ پایا - صاحب ایجنٹ بہادر نے
مہاراج منگل سنگھ جی بہادر کو مہارانی صاحبہ کے گود بٹھلایا - اور ۲۰ دسمبر ۱۸۷۵ء مطابق
مگسر بدی دسمی سمت ۱۹۳۱ یوم جمعہ کو بساعت سعید سوا پہر دن چڑھے مسند نشینی مہاراج
صاحب وقوع مین آئی - فرمانبرداروں نے حاضر دربار ہوکر نذرین گذرانین اور خوشی

بے اندازہ منائی - صداے توپ سلامی اور آواز کوس شادمانی سے مخالفون کے
دل دہڑکتے تھے - اور شعلہ ہاے آتش انفعال سینہ مین بہڑکتے تھے - میجر پاولٹ صاحب
بہادر نے پہر بہی براہ غربا پروری اون جاہلون کو نمایش نندگی اور سمجھایا - لیکن وہ ایسے
خر شیطان پر سوار ہوے کہ ہرگز اونکے خیال مین کچہہ نہ آیا ماسپر ٹہاکر لکہمن سنگہ معتوب
ہوکر نکالے گئے - اور دیگر راندگان درگاہ بہی ساتہہ اونکے ٹالے گئے - بعد ازین ہر چند
اونہون نے لندن تک خاک اوڑائی - پر وہ ہاری ہوئی بازی پہر نہ ہاتہہ آئی - اور ٹہاکر
لکہمن سنگہ جے پور کے نکالے اجمیر گئے - اور چند عرصہ بیمار ہوکر وہین داعی اجل نے اور
جے پور مین روانگی عالم بقا کو پانو پہیلائے - اور مہاراج صاحب بہادر مسند آرا ہوکر نوشت
و خواند مین مصروف ہوئے - پنڈت من پہول ونکے اتالیق و سبق دہی مین مشغول ہوئے
اور چند عرصہ پیچہے اجمیر جاکر علم انگریزی کے شاغل ہوئے - اور میو کالج مین داخل ہوئے
اور منتظمی میجر پاولٹ صاحب بہادر کی خارج از بیان ہے - قلم اونکی توصیف مین بریدہ
زبان ہے - اونہین کا کام تہا کہ اوس آتش فساد کو آب تدبیر سے بجہایا - اور خانہ آرزو
ناعاقبت بینون کا چون شمع سوزان جلایا - وگرنہ ایسی آگ مین یہ ملک شرارہ مفسدہ سے
جلکر خاک سیاہ ہوجاتا - اور انکال امن و امان کا ڈہونڈنے سے بہی کہین پتہ نہ پاتا -
شروع [illegible] مین میجر کیڈل صاحب بہادر وتی سی بخیر و عافیت ولایت سے معاودت
فرماکر رونق افروز ہوئے - تمام ریاست کے آدمی اونکی تشریف آوری سے شادمانی
اندوز ہوئے - اور آتے ہی اپنے عہدہ کا وہ بدستور کام کرنے لگے - اور میجر پاولٹ صاحب
بہادر کا بندوبست انصرام کرنے لگے - پیمایش کل ہوچکی تہی - اور کاغذات بہی بنگئے تہے
تجویز جمع فرماکر بندوبست کو صاحب ممدوح نے بحد انتظام پہونچایا - اور اونکی کوشش بلیغ



و جانفشانی جہد سے بہت جلد اس کام نے نظام پایا - ازروے ٹوپوگرفی کلمرو پانسو
سوا سات میل یہ علاقہ محدود ہے - اور تین ہزار چہبیس سوا تیرہ چیتانگ میل مربع رقبہ
مزروعہ معہ شور و بنجر ہے - اور پیمایش بندوبست حال مین پیمائش گز سی جریب سے جو
رقبہ پیمودہ - تعداد اوسکی بالتفصیل شرح مندرجہ تحت سے مشہود -

| اراضی مزروعہ | ممکن الزراعت | غیر ممکن | میزان | معافی عطیہ سرکار |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] لاکہہ [illegible] بگہے | دو لاکہہ [illegible] بگہہ | معہ لاکہہ [illegible] بگہہ | [illegible] لاکہہ [illegible] بگہہ | [illegible] بگہہ |

اور جمع سالانہ مال - درج ذیل ہے مجوزہ حال -

| سمت ۱۹۳۳ | سمت ۱۹۳۴ | سمت ۱۹۳۵ | سمت ۱۹۳۶ | سمت ۱۹۳۷ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] |

| سمت ۱۹۳۸ | سمت ۱۹۳۹ | سمت ۱۹۴۰ | سمت ۱۹۴۱ لغایت سمت ۱۹۴۳ | ابتداء سمت ۱۹۴۴ لغایت سمت ۱۹۴۸ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] | [illegible] لاکہہ [illegible] فی سال |

اور تعداد مواضعات جو اس بندوبست مین قایم ہے معہ جاگیر و انعام مفصل ذیل مین ارقام
[illegible]

| خالصہ | جاگیر | استمرار | معافی | پٹن | دیہات نیمرانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

اور جو اس ریاست مین بارہ تحصیل ہین۔ نام اونکے بتفصیل تعداد رقبہ پیمایشی و جمع بندوبست شانزدہ سالہ بہین تفصیل ہین۔

| نام تحصیل | تعداد رقبہ | تعداد جمع اخیر سال |
|---|---|---|
| الور | دو لاکھ [illegible] بگہ | دو لاکھ [illegible] |
| راجگڈہ | دو لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| تجارہ | دو لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| رام گڈہ | ایک لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| لچھمن گڈہ | ایک لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| گوبند گڈہ | [illegible] بگہ | [illegible] |
| کٹھومبر | ایک لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| تھانہ غازی | دو لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| بانسور | [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| بہروڑ | دو لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| منڈاور | ایک لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |
| کشنگڈہ | ایک لاکھ [illegible] بگہ | ایک لاکھ [illegible] |



اور میجر کیڈل صاحب بہادر ہی کی غربا پروری و عدالت گستری سے رعیت
بخوبی مرفہ الحال ہوئی۔ شہر الور کی صفائی اور روشنی سے آرایش بدرجہ کمال ہوئی۔
آبادی کو یہ افزونی ہے۔ کہ بہ نسبت سابق اب دونی ہے۔ آبادی شہر کی اکتیس محلون
پر تقسیم ہے۔ کٹھو باڑہ۔ حکیم شہید۔ حرجر باڑی۔ ڈھکپوری۔ شیوا باڑی۔ بھیرون تمام
محلہ بیرن۔ منشی باڑہ۔ قصبہ کنج کی گلی۔ کہیٹا باڑی۔ نائک باڑی۔ گلی رنگ ہیریا۔
کھٹیک باڑہ۔ توپ باڑہ۔ محلہ مہر بخش۔ محلہ لادیہ۔ گنڈی باڑہ۔ چیلا باڑی۔
محلہ ہزاری۔ محلہ دیبی داس۔ محلہ بیچ۔ مندریا باڑی۔ منشی باڑہ۔ دیگیانہ باڑہ۔
کاتیہ باڑی۔ گلی گیسانہ۔ گلی بل جی ترا ہنور۔ چوک دہلی دروازہ۔ مندر باڑی۔ کہورہ
شیدی پورہ۔ اور بیرون شہر جانب ہر پنج باب آبادی سے کئی ایک محلہ معمور۔
وہ دروازہ ہا کے نام سے معروف و مشہور۔ اور کل آبادی اوسکی جو تیس ہزار دو سو چونسٹھ
گھر کی ہے۔ اور باون ہزار تین سو ستاون شمار مردمان شہر کی ہے۔ اور چوپڑ کا بازار
ہے اور وہ نہایت وسیع و طرحدار ہے۔ بازارون کے بیچ مین ترپولیہ ایسا خوشنما۔
کہ ہر چہار بازار اوس سے رونق افزا۔ اور مدرسہ کے سامنے صاحب ایجنٹ بہادر نے
جو کٹرہ بنوایا ہے۔ دہلی کے چاندنی چوک کو اوس سے شرمایا ہے۔ اور اوسکے پاس ایک مہمان سرا ہے۔ نہایت
خوش قطع اور نئے انداز کی تعمیر ہے۔ کس عمارت سے اوسکو شباہت دون بے نظیر ہے۔ الحق میجر کیڈل
صاحب بہادر سا حاکم عالی ہمت بلند حوصلہ دریا دل پیدا نہین۔ اور اگر پیدا ہے تو یہ
امارت اور خوبی اور شوق اوس سے ہویدا نہین۔ کیون نہون کہ عالی خاندان ہین۔
اور سلالہ دودمان۔ اوصاف اونکے مشہور و معروف۔ کہ ہمہ صفات وہ موصوف۔
صاحب فراست۔ خداوند کیاست۔ نوشیروان عدل۔ حاتم بذل۔ نیک خصال

راست اقوال - مجمع اخلاق و منبع اشفاق - بے کینہ - صاف سینہ - کرم طراز - رفیق نواز
خطا پوش پوزش پذیر - درماندگان کے دستگیر - بحر علم - قلزم حلم - جوہر شناس - ہنر پرور - انتہا
گہر سنج گوہر فروشان - کارگذار - دیانت دار - منشی بیدل - صاحب بے مثل - الحاصل
وہ کوئی صفت نہین جو اوس مجموعہ صفات مین نہین - اور وہ کوئی خوبی نہین کہ جو
اوسکی ذات مین نہین - اس ریاست کو تو اوس برگزیدہ صفات نے بنا دیا - اور سب
مراد مندون کو بسر مراد پہونچا دیا - اوسکے فیض سے علاقہ آباد - اور رعایا از بس
دل شاد - طیاری چاہات سے زمینداروں کو نہال کر دیا - کہ مالوہ کیطرح آب ریز ہر محال
کر دیا - اب تردد سے کوئی زمین خالی نہین - بجز پہاڑون کے وہ کوئی اراضی نہین -
کہ زمینداروں نے جوت ڈالی نہین - اور نام خدا سری مہاراج صاحب بہادر بہی چہوٹی
سی عمر مین بڑی لیاقت رکہتے ہین - اور عقل و حافظہ کی نہایت طاقت رکہتے ہین -
روز و شب حصول علم سے کام ہے - لکہنے پڑہنے کے آگے چین نہ آرام ہے -
قریب ہے کہ لایق و فایق ہو جائین - اور رئیسوں مین اپنی ذی لیاقتی سے نام پائین
اور یاوری بخت عیان ہے کہ زیر پا سر دشمنان ہے - اور جو اوصاف رئیسون کو چاہئین
وہ سب ذات والا مہاراج صاحب بہادر مین موجود - بلکہ اون سے بہی کسیقدر افزود -
جامع کمال - صاحب اقبال - دانشمند - حق پسند - داوگر - بندہ پرور - عیب پوش
جرم فراموش - قدردان - فیض رسان - مہر مروت - ماہ فتوت - حاتم سخا - معدن عطا
دلیر شہسوار - کوہ وقار - جب وہ سن بلوغ پائینگے - مرزبان عہد مہاراج بنی سنگہ جی بہادر
کو بہول جائینگے - اور ہر کارخانہ راج کا لاجواب ہے - اور جو چیز ہے وہ انتخاب ہے
پر دو شیلی تو بے مثل و بے بہا ہین - گوہر درخشان اور لعل بدخشان سے بہی سوا ہین



ایک قرآن - دوسری گلستان - قرآن مہاراج بنی سنگہ جی کا پیدا کیا ہے - وہ پانچہزار
روپیہ مین ہدیہ لیا ہے - تعریف اوسکی زبان خامہ سے بیان نہین ہو سکتی - اور بیان تو
مین گویا زبان نہین ہو سکتی - خط اوسکا ایسا پاکیزہ ہے - کہ دیدہ نہ شنیدہ - گویا پرکار
سے حروف بنائے ہین - اور صفحہ قرطاس پر اونکو جمائے ہین - اور حروف پر جواب زر کا
بالا دیا ہے - اوسمین بہی نئی صنعت کا کام کیا ہے - کہ درمیان ہالہ اور حروف کے دو دیدہ
سفیدی مینہ کو بصورت حروف بنایا ہے - اور ہر حرف واحد کو مثلث کر دکہلایا ہے
سطور مشکین اوسکی زلف مسلسل سنبل صفت ہین - اور بین السطور سلسبیل صفت ہین رباعی

حروفش چہرہ آرائی گلستان | سطورش رونمائی سنبلستان
ثنائے آب تابش گہر گوید | زبان از چشمہ خورشید شوید

اور جدول مطلا نے چہار طرف یون احاطہ کیا ہے - گویا سونے کی چار دیواری نے
باغ ارم کو چہین لیا ہے - اور حواشی مذہب و مینا کار - بہار افزا ہین اونکے نقش
و نگار شیرازہ جمعیت خاطر کیطرح بستہ - جلد منقوش بصورت گلدستہ - اور گلستان
آغا صاحب کے قلم معجز نگار سے تحریر پائی - بیان سے باہر ہے اوسکی خوش قلمی و زیبائی
علاوہ اونکے پنشتک سالہ مین جو کتاب ہے - بس یہ سمجہو کہ ہندوستان مین لاجواب ہے
انندی لال مہتمم پنشتک سالا باعلم و تیز ہوش ہین - اور ترتیب کتب مین جفاکش و محنت
کوش ہین - پس سے کلک پر جوہر دو زبان سے شکرانہ خداوند تعالے بجا لا - کہ اوسکی
عنایت بے غایت سے یہ نسخہ بخیر و خوبی خاتمہ کو پہونچا ✧

## شکرانہ بیکرانہ داور بے ہمال خداوند ذو الجلال

ہزار ہزار شکر پروردگار - اور لاکہہ لاکہہ احسان کردگار - کہ اس نسخہ نے حلیہ اختتام پایا

اورچہرہ خاتمہ آب و تاب دکھلایا - اوسیکے نسیم عنایت سے یہ گلشن کھلا - اور اوسیکی آب یاری مرحمت سے یہ بستان معنی پھولا پھلا - اوسینے چمنستان صفایح اس باغ کو صفائی بخشی اور روشون بین السطور کو آراستگی دی - نونہالان سطور اوسکا گرسربلند کیئے - اور برگ ہاے حروف اوسکے سبز اور دل پسند کئے - پھول معنی اوسمین ایسے کھلائے - کہ جنکے دیکھنے سے آنکھون کو تازگی دی - دست خزان سے وہ گل بے آسیب - اور سدا بہار اون کی عالم فریب - جو دیکھے بلبل سان عاشق زار ہوا - اور سرو قدان مضامین تازہ کے قمری وار گلے کا ہار ہو - پس اگر ہزار زبان پاؤن - تب بھی شکرانہ انعام منعم بجانہ لاؤن - مجھکو یہ مجال نہ تھی - کہ ایک سطر بھی تحریر کرتا - پورا کرنا اس کتاب کا دشوار تر تہا - امداد ایزدی سے اس نسخہ نے نظام پایا - حلال مشکلات نے اپنے کرم سے اوسکو تا سجد اختتام پہونچایا -

**شعر**

شکر نعمت ہاے او چندانکہ نعمت ہاے او — کے توانم شکر کردن درخور نعماے او

**باب الختم تقریظ**



## تقریظ از طبع سخندان شیرین بیان قاضی محمد سراج الحق صاحب جھنجھانوی برمرقع الور مؤلفہ حضرت تقدس لزوم جناب منشی محمد مخدوم صاحب تھانوی ادام اللہ اقبالہ وضاعف اکرامہ

**ابیات**

ابتدا کردم بنام تو خدا — مختتم شو از طفیل مصطفا

طاقت تحمید تو در من کجا — کی توانا گیست نعت مرتضے

ہر قدر طاقت کہ تو کردی عطا — حسب آن حمد تو مے آرم بجا

آمر نون والقلم را ہیر و کرافہ ستایش - و ما مور بلبل بوستان مازاغ لولاک لما خلقت الافلاک را بعید ولاتحصی نیایش - آفریدگار عالم از مرت یفعل اللہ مایشاء و یحکم ما یرید رنگا رنگ صور و گوناگون اشکال آشکارا فرمود - واز جنبش زبان قمری کن فیکون نو قلمو آواز ہا اختراع و ایجاد بر لوح وجود شہود ظاہر نمود - و حشور پاک کہ ہمہ تن پر تو نور یزدانست سگالہ آفریدگان را از گو ضلالت و غوایت برآوردہ بشارستان ہدایت بہبجی رسانیدہ کہ یکے شیفتہ و والہ جمال جہانتاب ایزدیست - و دیگرے فریفتہ و خود رفتہ حسن عالم فریب محمدیست - کسے فنون دینیات را کعبہ جان و مآرب ایمان پنداشتہ - و نفسے صور علوم دنیوی در آئینہ ادراک و فہم و ذکا بر صفحۂ قوت حافظہ از خامہ جوشش قلبی نگاشتہ - بعض دیدگان تیمار آگہی حنا کردار نگارے بر پنجہ شوق و ذوق لبستہ - و خطرے از ہمین گلدستہ مشام افروز ایوان جان را معطر و عنبرآگین ساختہ - فی الواقع علم تاریخ علمیست کہ دادر زمین و زمان در بربست آسمانی نوشتہ گردہ فرسادان را نور آگہی بخشیدہ

وتوریت وانجیل وقرآن پاک زرین فرد بلند آوازه گردانیده - این علم سحریست مواج دارغانی
ناپیداکنار وغبار ناتجربه کاری را از جبههٔ دانشش تیره دبان آفتاب دوران فرد شسته -
آیینهٔ خردمندی و روشن دلی بر ناصیهٔ جان مالیده - واز شستهٔ پخته کاری در دیده
دیده وران ممتاز و مفتخر گردانیده - این علم مجلایست جهان نماکه صورت واقعات پیشینیان را
فرانموده - وروشن رای متانت انتهای گردانیده - وغبار تیره فهمی را از دامن چار جوی
فطرت مسند آرایان و جهانداران فرو نشانده مهر خرد و کوکب خیر سگالی درخشان سازد -
همین فن بیدار کننده ایست که سوانحات خفتگان گران خواب را بیاد داده صهبای ترک
وحذاقت چشانده - وازمغاک مذلت و نادانی و بادسری برآورده بر اوج فراز خوش مسلکی نشانده -
الحمد لله حمداً کثیراً که درین زمان تحت قبضهٔ توان آوازهٔ تالیف مرقع انور گوش زده عالم و عالمیانست
و سر و ضیع و شریف از متانت و رزانت عبارتش مسرت آگین و شاد دانست - سبحان الله
حضرت مولف دامی نام جادو نگاران وساحری فنان چه تاریخ مشام افروز هوش افزا
خرد آفرین نوشته اند - که دریای بلاغتش بحر فصاحت بر صفحهٔ قرطاس روان کرده اند -
وتشنگان فن انشاگری را از گوهر سخن آفرینی ، و آب شیرین مصفا و عبارت سیرابان
ساخته - هر نقطه اش لآلی آبدار رشک فزای اشعهٔ آفتاب - و هر لفظش خوشتر
و جان فزا از جوهر خوش آب - از رشک فصاحت و بلاغتش سحبان شیرین زبان بگور
تاریک سنفت - وروح الامین بزبان او بند صفتش نهاشتی عجاب دان من
البیان لسحر گفت - هر فقره اش مضمون خیز و متانت انگیز است - و اوج معانیش
لطیف تر از جان شیرین شکر ریز است - از چهرهٔ عروس نقره اش جوش معانی هویدا گشت
طرز نشین همچو نگین آب گوهر رنگ مه وشان می نوشد می تابد - و رنگ نگینی عبارتش



از نکات و الفاظ بیش مانند کیفیت مستی می ناب می جوشد - مستان معانی از جهان
نشه را ... حسن خود نمائی بزیر سایهٔ شاخ تاک الفاظش همچو گلرویان طناز غنوده اند
و بندشش بفریب نقرات و رزانت معانی و سیانت طرز تقریر جمال باکمال خود را
اظهر من الشمس و ابین من الامس نموده اند - نگارین بندان عروس زیبا بر دل فرشته
فریب جناب محامد انتساب عالیشان سحبان نشان بیدار مغز گزیده صفات پسندیده ذات
شرافت و نظافت مشحون دبیر خوش تحریر خوش قلم عطارد رقم سراپا معظم و مقدس لزوم جناب
منشی محمد مخدوم صاحب ادام الله اقباله و ضاعف اجلاله نبض شناس معانی غواص
بحر سخندانی که عالی پیمبر را باو پیوند روحانیست - و معانی سخن فهمی را باوی ارتباط
دلی و جانی است - ذات جامع الصفاتش مسجود سخنوران زمان - و بلندی کمالاتش
بالا و اعلی تر از عرش نشینان - و مهر فلک غاشیه بردار دیوان خانه او - و زهره و مشتری
سلامی آستانه او - هر شر بالش ثمره از هزار جان تازه نثار - و هر خوبی دل بستگی
تشبیهاتش بهار گلزار از جوش رشک اشکبار - خامهٔ مشکین شمامه او مترجم قضا و قدر
خرافکیان زد میرزده - بوی بوستان گلهای متنوعه می خیزد - وجود با وجودش از سمک
تا سما همچو نیر اعظم درخشان - و ذات با برکاتش از افق تا آفاق چون ماه چهارده تابان
اخلاق حمیده و صفات برگزیده از شیخ گرامی او متمکن گشته - و اوصاف سنجیده و چیا
گوهر وی با جان و درج عقد مو انست بسته - انوار مضامین بیگانه رنگ از نکته اکرام ایزدی
به فیض سینه بی کینه او مانند رحمت آسمانی می آید - و غنیم دار برگشت زار تقریر دلپذیر
می بارد - دلش گنجینهٔ اسرار ایزدیست - و زبانش با پیر خوان نعمای سرمدیست

نظم

بوصف کمالش چه انشا کنم
ببوسند خوبان در خاک او
زبانش شکر ریز دانه سخن
مسرت فزا است چون آشنا ک
ارسطو از و حکمت آموخته
شناسند او را امام زمن
دل پاک او مخزن نور پاک
پر از نور اقبال و اجلال هست
خدایا تو اقبال او را فزون
بکن زینقدر تا نیاید شمار
دعا هست داعی برین اختتام

همه اندک است آنچه املا کنم
دل پاک او گنج اسرار هست
سخن خوشتر است از بهار چمن
ز تحریر او نور حکمت عیان
چراغ بلاغت بر افروخته
زمین بوس او شاعران جهان
سجا هست گویند گر طور پاک
بفضلت تو افضال او را خدائے
فزون از فزون کن حد بیان
مآرب دلی او تو جمله برآر
سلامت بدارش بعد احتشام

چو مهر منیر آمد ادراک او
طبع نازکش بوئے گلزار هست
کلامش همه پاک چون روح پاک
سخن سنج خوش طبع روشن بیان
همه تاجداران ملک سخن
سلامی فلک هست بر آستان
دلش گنج عرفان و افضال هست
ز مشرق بمغرب بکن انجلائے
تو اجلال هائے خداوندگار
بحق نبی تا بروز شمار
بارک الله ممدوح من حامد

چه مرقع الور حسن تربیت یافته هر کجا که شهره او رسیده۔ هر کس از هزار جان نغمه سنج ماده تاریخ او گردید۔ چون پیک اندیشه این هیچ میرز محمد سراج الحق تفریح کنان گرد جهان همچو نسیم فردوس برین گام پیما گشت۔ انجمنے خوش گویان منعقد دید۔ و ارباب مجلس را بدین توصیف این تاریخ رطب اللسان یافت

تاریخ

گردید رقم از قلم طبع منور — تابان ز خور و ماه مرقع الور
هاتف ز خوشی گفت سن تاریخش — آئینه تواریخ مجلے است ز نور تو

۱۲۹۳



من بعد پیک خیال بزم ملائک همچو بهار به گلشن خرامید۔ و جمله خوش طرازان بزم با ما انبساط دید که هر کسے به یافت ماده تاریخ صد بلیغ می نمود۔ و خیالات تدقیق بدل معانی مے ربود۔ آخر یکے از ان میان اشهب فکر را بعرصه تقریر دوانید۔ و هر یکے ما از این نوید تازه روح گردانید

تاریخ

خوش مرتب گشت این تاریخ الورے بها — از ملایک بر مولف مرحبا صد مرحبا
هاتفے گفتا سن تالیف آن خوش دل — یک الف کم کرده گیر از آئینه تاریخها

۱۲۹۲

تاریخ

چون شده تالیف لاثانی کتاب — هر کسی گردید از وے فیض یاب
سال اتمامش چنین هاتف بگفت — فی الحقیقت کاین مرقع لاجواب

## تقریظ از رشحۂ قلم اعجاز رقم سید آصف علی صاحب اہلمد اضلاع غیر صیغہ عدالت فوجداری راج جودھپور بر کتاب لاجواب آئینہ تواریخ المعروف مرقع الور

سبحان اللہ علم سیر بھی عجیب علم ہے کہ جسکے ذریعہ سے احوال زمانہ ماضی وحال راست راست بے کم وکاست دریافت ہوسکتا ہے۔ بلکہ پورا ماہر اس علم کا بوا دید حالات ابتدائی واقعات مستقبل کے درستی ونادرستی پر بھی بطور پیشین گوئی اپنی راے سلیم دیسکتا ہے اور وہ عین الیقین کا حکم رکھتی ہے الحق کتب سیر کو آئینہ حالات گذشتگان کہیئے تو بجا ہے اور اونکے مولفین کو واقف طبقات زمین وزمان قرار دیجیے تو روا ہے شعر

سیر حلیت از علم الٰہی | کہ مصحف میدید آنرا گواہی

بادشاہون اور رئیسون کو اس علم کی کتابون کا ملاحظہ فرمانا موجب دستور العمل ملک داری امراو شرفا کو انکا مطالعہ کرنا باعث بیدار مغزی وہوشیاری ۔ عاقلون کو انکا پیش نظر رکھنا موجب حصول مسرت ۔ غافلون کو انکا دیکھنا اور سننا تازیانہ عبرت ۔ چمنستان باغ عالم کے تماشے سے کتب تواریخ کی سیر بمراتب بہتر ۔ کہ وہ بدون تکلیف آمدورفت کے میسر نہین ہوسکتی اور یہ تھوڑے سے صرف زرمین ہر وقت پیش نظر رہ سکتی ہین ۔ بہار گلشن کو تاراج خزان کا کھٹکا اس باغ کے گلہائے مضامین وعبارت رنگین معہ مرصد سر سے مبترا ۔ خوشحال ان لوگون کا جو واسطے آگاہی ہر خاص وعام کے بکمال محنت و عرق ریزی اس فن کی کتاب کے تالیف مین اپنا خون جگر کہاتے ہین ۔ اور عطائے صلہ کی امید مین بمشقت شبانہ روزی کس کس تلاش سے صحیح حالات گذرے ہوؤن کو آئینہ کر دکہاتے ہین ۔ مخفی نہین کہ تصنیف شاہنامہ کے صلہ مین فردوسی طوسی کو سلطان محمود غزنوی نے کیا کچھہ دینا کیا قدردانی اسکا نام ہے ۔ اور تیاری کتاب پر جب قرارداد مین بصلاح بعض مصاحبین پست ہمت کے حرف کمی درمیان مین آیا تو مصنف عالی ہمت نے قرارداد سے کم لینا قبول نہ کیا کہ یہ بات زبان زد خاص وعام ہے ۔ ہرچند ایسے قدردان علم وہنر اب کہان کہ عطائے صلہ کی امید پر کوئی اہل کمال کتب تواریخ کے لکھنے کو قلم اوٹہائے ۔ ہان یہ ہوسکتا ہے کہ بتعمیل حکم کسی رئیس یا امیر الامرا کے کوئی سخن سنج المامور معذور پر عمل کر کے اپنی جودت طبع دکہائے ۔ تو یہ دوسری بات ہے جیسا کہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین حسب فرمایش جناب مستطاب کرنیل پولٹ صاحب بہادر ایجنٹ راج الور کے ناثر بے بدل ناظم بمثل عطارد رقم رجبیں خدم مقبول بارگاہ قادر قیوم منشی



محمد مخدوم صاحب تہانوی ادام اللہ افضالہٗ نے بعہدہ تحصیلداری قصبہ تجارہ راج الور کتاب لاجواب آئینہ تواریخ کہ سن تالیف اس نام سے پیدا معروف بمرقع الور بکمال جانفشانی لکھی اور حضور صاحب ممدوح الالقاب مین پیش کی جسکے ملاحظہ سے صاحب والاشان نہایت ہی محظوظ ہوئے ۔ اور منشی صاحب کے کمالات معنوی کا نقشہ صاحب بہادر کے لوح سینہ فیض گنجینہ پر جم گیا عوام الناس کو تہ بین گو گو اسوقت عدم عطائے صلہ کافی کا خدشہ پیدا ہوا ہو لیکن ایسا خیال فہم وعقل کا اونکے تصور ہے ۔ یہ مبتدا ہے وہ کہ خبر جسکی دور ہے ۔ زمانہ قدر دانون سے خالی نہین بمفادیہ اظہار باکمال نہین ہر کام کا ظہور وقت معین پر منحصر ہے ۔ ہر مشکل کی تسہیل موقع مناسب پر مستتر ہے ۔ چنانچہ ایک عرصہ کے بعد منشی صاحب کی کاردانی وباکمالی کی بدولت اونکی ترقی کا موقع آیا یعنی جب کرنیل پولٹ صاحب بہادر بمقتضائے اپنے کمالات ذاتی کے ریاست ہائے مغربی راجپوتانہ کے رزیڈنٹ مقرر ہوئے ۔ اور بنظر اصلاح کار ریاست جودھپور سنبہال رفاہیت خاص وعام اول انتظام فوجداری ہی مرکوز خاطر فیض مآثر ہوا ۔ لیکن کوئی اہلکار قابل انتظام فوجداری اس ریاست مین نظر نہ آیا ۔ اور منشی صاحب کی باکمالی وکاردانی اونکے لوح سینہ پر مثل نقش کالحجر منقوش تہی اسلئے بکمال خوشنودی مزاج الور سے آپکو طلب کرکے مجسٹریٹ صدر فوجداری ملک مارواڑ کا مقرر فرمایا ۔ اور کیون نہ منشی صاحب جیسے باکمال ہمہ دان عقیل وفہیم متین وامین مدبر ومنتظم ہمہ صفات موصوف فی زماننا کہان پیدا ہین

قطعہ

ایک مشفق ڈہونڈے گر انکا ثانی دوسرا | یہ ریاست کیا کہین پاؤ نہ ایسا اہلکار
ختم کی بیدار مغزی حق نے انکی ذات پر | چشم بد دور ایسے ہوسکتے ہین پیدا اہلکار

فی الجملہ حسن انتظام فوجداری ظہر من الشمس ہے عیان راچہ بیان **نظم**

| | |
|---|---|
| کیا فوجداری کا وہ انتظام | فلک بھی ہے تحسین گو بر دوام |
| وہ نصفت کہ ہے عدل نوشیروان | وہ بخشش کہ مشہور ہے فیض عام |
| کروں اونکے اخلاق کا کیا بیان | مسخر ہوئے خود بخود خاص و عام |
| نہوں اونکے اوصاف عشر عشیر | لکھوں مدت العمر گر بالدوام |

الحاصل تواریخ اودھ جو ایک مدت سے طیار رکھی ہوئی تھی الحال منشی صاحب نے بنظر استفادہ خاص و عام اوسکے طبع کرائے جانیکا قصد فرمایا ماشاءاللہ کیا کتاب سحر البیان ہے۔ کہ ہر سخنور اوسکی تقریظ لکھنے مین مصروف بدل و جان ہے۔ سب سے پہلے قاضی سراج الحق صاحب نائب سرشتہ دار عدالت فوجداری غواص عمان سخندانی نے تلاش گوہر مقصود بحر ناپید اکنار سخن مین خوب ہی غوطہ لگائے۔ تاہم در شاہوار قابل تزئین آویزہ مرصع اودھ ہاتہ نہ آئے۔ پھر منشی جواد علی صاحب سابق سرشتہ دار عدالت دیوانی نے تقریظ لکھنے کا بیڑا اوٹھایا۔ لیکن نیرنگی آسمان سے اونکا بھی رنگ جما اور صم بکم پر عمل فرمایا۔ ازان بعد یہ شور و شغف سنکر میرے ایک عنایت فرما مشتاق سخن کی طبیعت بھر آئی۔ اور تقریظ لکھنے کی لہرائی۔ اون شہسوار عرصہ سخندانی نے بمصداق برگ سبز است تحفہ درویش۔ یہ تقریظ مصنف صاحب کتاب کی خدمت مین پیش کرنے کو میرے پاس ارسال کیا۔ اور مثنوی کے اواخر اشعار مین سال عیسوی و سن ہجری بہ ہمت بے تکلف برآمد کر کے اپنا اظہار کمال کیا۔ الحق فکر ہر کس بقدر ہمت اوست لیکن مصنف صاحب کی ہمدانی کے روبرو ہر سخنور کے چھکے چھوٹتے ہین۔ کتب مضامین بر بستہ وہم و خیال کے شیرازہ خود بخود ٹوٹتے ہین۔ کیونکہ مصنف صاحب کی مدح مین میرے یہ چند اشعار



اونکی باکمالی کی تصدیق کافی **منظوم**

| | |
|---|---|
| خوبی از نظمت قلم انداختہ | وی ز شہرت تیغ نثر ناصری |
| در سخن سنجان علم بر داشتہ | ای و در اقلیم سخن اسکندری |
| نظم دانش از تو تزئین یافتہ است | گلشن بلاغت یافت از تو برتری |
| صرف از تصریف تو ترکیب یافت | نحو از ترتیب تو شد سروری |
| منطق از نطق تو صد معنی گرفت | حکمت از فکر صحیحت بہتری |
| یافت از افاضات فروغ ہر علوم | نسخۂ فہم تو آمد سعدی |
| از کمالاتت بیان کردن محال | من چہ باشم گر نویسد انوری |

مجھ فرمایئے کہ اونکے کتاب کی تقریظ لکھنے کی کسکی طاقت ؛ اور اونکے اظہار کمالات کی کسکی جرأت گلستان مین گل خرزہرہ کی کیا وقعت ؛ کان جواہر کے سامنے شیشہ برنگ کی کیا قیمت لہذا تو اوس مصرعہ پر عمل تہا مصرعہ خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست اگرچہ قبائے حریر و پرنیان مین حشو کم قدر کا درمیان ہونا ایک معمولی بات ہے اور فرش نفیس کے سامنے پا انداز مختصر کا بچھانا داخل تکلفات ؛ نظر بران منجملہ تقریظہائے پیش شدہ کے اگر کوئی تقریظ زیب عنوان صحیفہ فرمائی جاوے تو کچھ بعید نہین اس خیال سے کمر ہمت کو چست کر کے تقریظ لکھنے کو مینے بھی قلم اوٹھایا کہ شہسوار ادب نے فوراً شبدیز خامہ کی عنان تہام کر کہہ سنایا کہ ؛ او نادان یہ وہ میدان نہین جہان تو اپنی جولانیان دکھلائے ؛ یہ وہ معرکہ نہین جسکا میدان تیرے ہاتہ آئے۔ ناحق کیون انگشت نما ہوتا ہے۔ اور اپنی لیاقت کے بھرم کو کھوتا ہے۔ یہ سخن کی غرق تیرے ہاتھے پڑ گیا۔ اور اس خیال خام سے درگذرا۔ مگر قطعہ

تاریخ کے لکھنے سے ہمت ہارنا شیوہ مردمی کے خلاف جانکر قطعات تاریخی پر اکتفا
کیا مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف

## تاریخ

تو ختم ہوا دوستو الور کا مرقع
وہ واہ مصنف کو فصاحت کی خدا را
حالات ریاست کے سبھی اسمین رقم ہین

مژدہ ہے پئے سیر ہر اک فردوشہ کو
کیا صاف عبارت ہے کہ ہے رشک قمر کو
آئینہ تواریخ کا ہے اہل نظر کو
١٢٩٢

## دیگر

ہے جام جم سے بہتر دیکھو مرقع الور
حالات الور اسمین سب من وعن رقم ہین

کیونکر کہون نہ اسکو گنجینہ تواریخ
واللہ خوب ہی ہے آئینہ تواریخ
١٢٩٣

## دیگر

فصاحت کا سمہان کے قائل نہین
تواریخ الور کو لو دیکھو
بلاغت کا سر اسپہ قربان ہے

میرا عذر بے اعتقادی معاف
مرا قول سچ ہے کہ لاف و گزاف
مقفی عبارت ہے کیا صاف صاف

## تقریظ از چکیدۂ قلم اعجاز رقم میان مستجاب خانصاحب ساکن اکبر آباد حال مدرس فارسی راج الور المتخلص بہ مشتاق

کلید گنجینۂ کلام مہربان کلیمان فصحائے زمان ہے کہ نقود منت آلا نعمائے منعم حقیقی کو بقدر طاقت حلۂ الفاظ و معانی سے سنوار خانۂ دل سے جلوہ بیان مین جب پیشکش ابرو زکار لائے۔ اور مضامین خزینۂ بیان کلام ودمان سخن سرایان بلغای جہان سے کہ جا شکر



احسان عطیات من خاص کو تا بحوصلۂ عقل و ادراک حلیۂ صنایع بدایع سے مزین فرمایا ہون وہم و خیال سے عرصۂ شہود تحریر مین برائے نذر صاحبان عز و افتخار لائے۔ اب بھی جب بغور دیکھا تو انجام ناتمام تھا اور مدعائی الکلام ناکام تاہم باوجود عجز مراتب حمد و ثنا حق جل و علا ہر زمانہ ماضی و حال مین موجب برکات و باعث حسنات جانکر ہر ایک اس بحر ناپیدا کنار سے بیک قطرہ و جرعہ تر زبان ہوا۔ اور از راہ مرحمت اس کار خیر کا ممد و معاون وہ رب رحمان ہوا۔ پس اگر دست خامۂ حقیر خشک سر سر دست بپایمردی نقوش بازو لقاب عارض شاہد مضمون ستایش گری تک رسا ہو تو کیا بعید ہے۔ کہ سویدائے راد رشک زلف عنبر شام شب قدر و بیاض صفحۂ قرطاس غیرت عارض صبح روز عید لمولفہ

سپاس قسم ازندہ آسمان
ہمان بر سر لوح کلکم نوشت
ولیکن امید است از کردگار
بطاعت نہ بالم چنیر آدم

بگوید ہر یک بے زبان و زبان
ندانم کہ آن خوب باشد کہ زشت
بفضل و کرم کن مرا رستگار
بہ دار جہان بے تمیز آدم

اور قلابہ در خانۂ نجات و صلاح ذکر محمود سرور کائنات ہے۔ اور زنجیر کاشانۂ خیر و فلاح سلسلۂ طریق مفخر موجودات۔ کہ گم گشتگان دشت ناکامی جسکے ذریعے کامیاب ہوئے۔ اور منحرفان طریق طریقت رسوا و خراب لمولفہ

ثنائے احمدی مین جب قلم نے سر جھکایا ہے
صفت اوس صاحب لولاک کی طاہر و یٰسین ہے
اگر ماسوا ہین معذور ہین چاہت کے اہتون سے
اسیر عاد تاثیر دہر ہون تنہا ہی ہون لیکن

غرض او تھا دیکھو کیا کرہی ہے مگر اسکا پایا ہے
ہمارا حوصلہ ہے جو قلم او سپر او ٹھایا ہے
کہ جسنے لق و دق میدان پہ یکہ و تنہا کھایا ہے
خدا کا آسرا میم محمد سر پہ سایا ہے

تفضیل آل و اصحاب جناب سید عالم　　　خداوندا ز رحمت تنگ است تا تو آیب

یارب یہ ناچیز و نحیف بدتر از مور ضعیف فہمی پائے کے بیل بہ داہئے نفسانی و سیل حوادث
شیطانی سے بجگہ مجمع مدحت سرایان ممدوح خلاق زمین و آسمان باعث ایجاد کون و
مکان سید المرسلین خاتم النبیین احمد بلا میم لا کلام و محمد مخدوم الانام مرجع انبیائے
دنیائے حتام صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام میں داخل ہوا اور زمرہ کفش برداران اہل یقین
میں شامل اما بعد یہ سیر ہی قابل دید ہے کہ اس نگارستان ہند میں سال میں صناعان
صنعتکار نے کیسے کیسے ابداع و اختراع کی رنگ آمیزیان کرکے کیا کیا مرقع بدیع بنائے اور
کس طرح کے زور دکھائے ہیں کہ ارواح مصوران زمانہ ماضی و حال و نقشبندان خلیل
پر جنکے تماشے سے حالت وجد و حال طاری ہوا اور جب اہل استقبال آرایش استقبال کی
تیاری کریں بڑے بڑے مبصرون کا مقولہ ہے کہ اللہ اکبر اس دور میں بفضل قادر قیوم و جلیل
ترقی علوم گھر گھر ہر سخن پرداز کا کلام لباس طرز جدید و زیور خیالات جدید سے رشک عروس ہے
اور مصنف ہر فن کی بدولت نوابانہ کیونکہ نئے نئے رنگ ہین۔ اور نئے نئے ڈھنگ ہین
نئی نئی چال ڈال ہے۔ اور نئے نئے خیال۔ نئی نئی اوضاع مبدعات ہین۔ اور نئی نئی تالیف
و تصنیفات۔ چنانچہ جناب منشی شیخ محمد مخدوم۔ عالم علوم۔ ماہر فنون۔ شاعر جلیل۔ دبیر
بے نظیر و عدیل۔ ماہر عروض و قافیہ۔ واقف حالات تاریخ و جغرافیہ۔ مشاق سیاق عدد
کامل فن دستند خبر و انکات جبر و مقابلہ۔ عالم یکتائی علم مناظرہ و اصول پیش نظر غرض فرع
سے باخبر کلام منطق بر زبان۔ حکمت دان۔ خلیق بے مثال۔ مہذب با کمال جوان
خوش پوشاک چست و چالاک۔ سخن سنج۔ ادا پسند۔ لطیفہ گو حاضر جواب۔ قیافہ شناس
معبر خواب۔ مردم شناس ستودہ قیاس۔ صاف دل۔ حلال مشکل نے دریغ لا



ایک کتاب تاریخ مسمی بہ مرقع الور بہزار تلاش و جستجو اور لاکھ تفحص و تکاپو سے بے پایانی
در سرمایہ اس ہیئت و انتظام سے تحریر فرمائی ہے۔ کہ گو رفتہ و صاحب وفتہ الصفا سے
صدائے احسنت گوش سامعین میں آتی ہے۔ سلاست و تناسب لفظی اپنے اپنے موقع پر درست و بستہ
موجود۔ اور علاوہ رعایت معنوی اپنی اپنی قرینہ پر سب حسب احوال منتشر کو جمع کرکے اردو زبان
مین عالم پسند کیا ہے تتمیم گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے الحق نسخہ لاجواب ہے۔ اور کتاب انتخاب۔
قطعہ تاریخ تصنیف جو بادہ سروش غیبی ذہن نشین ہوا حوالہ قلم ہے۔ اور جہت یادگار زمانہ
ثبت مین قسم۔

## مثنوی فی التاریخ

ساقی ہے شراب ناب کا دور　　اس وقت روا نہیں ہے تجھ پر
دیکھ یہ وہیں گھٹا وہ کالی کالی　　دے مجھ کو پیالی پہ پیالی
آیا باران ابر رحمت　　دل سے دھو ڈال سب کدورت
شیشہ میں پری جو بند کی ہے　　دارو دل درد مند کی ہے
بے پردہ کرو وہ بزم میں سب کے　　احباب کو شکل اپنی دکھلائے
گزرا ہین چلکے پھر تو بیباک　　کہیں وہ سے زیر سایہ تاک
صحبت اوس بادہ نوش کی ہو　　بیہوشی میں بات ہوش کی ہو
مضمون سناؤ تازہ تازہ　　جو ہووے رخ سخن کا غازہ
اذکار او ہر اودہر کے جب آئین　　الور کا مرقع اوسکو دکھلائین
منصف ہو تو خود کہے زبان سے　　یہ طرز جدا ہے سب جہان سے
یہ کام نہیں لب و دہن کا　　لکھتا ہے مصنف اپنے فن کا
اس بحر میں نام جب نہ آیا　　ظاہر ہے کہ سے بانہ پایا

بہ نامی یہ جو منظوم تو گلبدین
باطرز مقدمہ و موخرہ
لکھو تو وہی ہے ایم والا
کیتائے جہان و خوش بیان ہے
مقبول ہوئے کلام اوسکا
تم ہی مشتاق لکھو تاریخ
ہے عیسوی سن کا مصرع تر
بہر سمت یہ دُرِ خوش آب
تاریخ بسیط از سپارض
۱۲۹۳
رضوان کا مقولہ نقل ہے یہ
پھر کے جو پھر ہے دور آیا

اظہار کے لور سیکڑون ہین
مخدوم محمد ایک جگہ پر
جسنے کہ یہ رنگ ہے نکالا
گویا جسم سخن کی جان ہے
مداح ہو خاص و عام اوسکا
غش غش کرے جسکو دیکھ مریخ
تاریخ مرام راج الور
ہے خوب یہین نشہ نایاب
۱۹۳۳
سن ہجری کا اب کیجے فرض
اچھا گل باغ عقل ہے یہ
۱۲ ہجری
اب لکھون چراغ بزم دلہا
۱۲۹۳ھ

لآلی متلالی تقریظ تمر شحہ سحاب کلک گہر سلک غواص بحر معانی و آشنای شناے محیط سخندانی ناثر بیمثال ناظم شیرین مقال مشہور عرصہ انشا پردازی نواب محمد خان صاحب المتخلص بہ صفای شیرازی معززین ریاست جودہپور

بنام نام خداوند است
مرقع نگار جہان است او

اگرچہ یکتاو بیمثل و مانند است
سور بخش دوزمان است او



کتاب تواریخ دیدہ کہن
زاوراق رنگین لیل و نہار
بہ قدر تش اندران خوش کتاب
مرتب بہ ابواب بسیار کرد
پس از فصل ہر فصل از ان فصول
بہر قسمتی سی ورق دادہ ہست
کہ دراین ورقہائے بیض و سیاہ
یعنی بہ بصیرت بعبارت دہند
کہ چون صنع بیچون بہ ملک وجود
چہ سان برتری دادہ او خاک را
سران راسبہ وری دادہ او
کسی را نہادہ بسر تاج بخت
بلندی و پستی و ہستی از اوست
جہاندار و جان بخش و جان پرور است
ازو مہر تابندہ رخشان بود
بود مالک ملک بالا و پست
بشر را ز ناچیز خاک آفرید
بہ آن خاک راعزت و تکریم داد
گہے پشہ را زو پیلے دہد

رقم زد چو آن کاتب ذوالمنن
بغیر مود آن نامہ را بہ نگار
نمایاں نگاری نمود از صلوب
بہر باب در فصل با جا کرد
بسہ پارہ تقسیم کرد و شمول
خرد مند را سبق دادہ ہست
نمایند با چشم عبرت نگاہ
بہر ذرہ قدرتش بنگرند
ہویدا نمودہ ز نابود بود
بر او سایبان کردہ افلاک را
فرو پایہ را برتری دادہ او
کسے را بہ تختہ فگندہ ز تخت
ز بردست را چیرہ دستی ازوست
رحیم است و خلاق کرم گستر است
ز ہر ذرہ صنعش نمایان بود
ازو انچہ بودہ ہست باشد و ہست
وران خاک پس روح پاک انفشت
بہ خلعت و تخت و دیہیم داد
گہے قطرہ را شود جیحون دہد

| | |
|---|---|
| گهی شیر آسا کند مور را | گهی مسجود سته باز عصفور را |
| گهی بیکسی را کند کامگار | گهی منغلبی را کند تاجدار |
| گهی قیصری را کند فتحمند | گر دیگری فرق را کند مستمند |
| گهی زور سندی دهد روم را | گهی زنگ آورد بوم را |
| گهی بت را تخت ایران کند | ازان کار خلقی هراسان کند |
| عرب را گهی فرّ ازی دهد | عجم را گهی ترکتازی دهد |
| گهی مقبلی را به اهل فرنگ | نشاید غلط بد دریغ و درنگ |
| بود کار داریش بدون از قیاس | درین راه زمانه بپیکید هراس |
| بیک طرفة العین حال جهان | دگرگون نماید بچشم عیان |
| بیاید اهل نظر بنگرید | ازین دار عبرت نصیحت برید |
| گر آید دریا که بر سر زند | مجال که در کار او دم زند |
| زبان بیان لال ازین مقال | که باشد صفاتش برون از خیال |

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر ستایش و سپاس شاهنشاهی را سزاست که مدحش از کثرت برتر است و مدح افزون از قیاس مالک الملکی را رواست که سلطنتش از شرکت مصفا است مقدری که صنع میلش مرتع هر بوقلمون الگون ناگون نگاشته مدبری که بهر کلک تقدیرش تاریخ جهان تا بجیده هزار گون را در عجب رشته تکلمی که کلیم کام زبان را قوت بیان سخندانی داده و در خامه دو زبان قدرت بلاغت و خوش بیانی نهاده - هزار دستان کلک را



سرود و ترنم داودی آموخته تمیع پر ضیای معانی را در فانوس الفاظ رنگین افروخته مفتاح زبان را خزانه دار خزانه خیال نموده و صدف سامعه را گنجینه در گفتار و مقال فرموده [illegible]

| | |
|---|---|
| ز قوت زبان کرسراید ثنای او | ز قدرت بیان کر صفاتش ادا کند |
| در بهستان قدر جلالش نمیرسد | گر شاهباز سدره پر و بال وا کند |
| جائیکه شاهباز رو باز ماند دست | اینجا ضعیف پشه چگونه هوا کند |

مالک الملکی است که بمضمون تؤتی الملک من تشاء هر کرا خواهد بلا استحقاق تاج تخت سروری داد و بمفاد تعز من تشاء ابواب توفیق عزت و سعادات بر روی آنانکه خواهد مفتوح . تذل من تشاء مغروران نخوت نفسانی را به زنجیر مذلت و خواری بر پای راحت نهاد -

لراقمه

| | |
|---|---|
| هر چیز خواست کرد و کند هر چه خواهد او | کس را مجال نیست که چون و چرا کند |
| او مالک است ملک جهان ملک او بود | در ملک شاه دخل چگونه گدا کند |

فرمان فرمائی است که صاحبقران اقتدارش را مفاتیح قلاع وجود و عدم در مشت و سلیمان اختیارش را خاتم حل و عقد کائنات در انگشت

لراقمه

| | |
|---|---|
| قادر مطلق خداوند جهان | خالق در روزی رسان انس و جان |
| مالک الملک است و ملک از آن اوست | برتر از اوهام شان شان اوست |
| چون صفات او بناید در بیان | کی بذاتش پی برد وهم و گمان |
| وصف او گفتن کرا باشد مجال | این محال است این محال است این محال |
| زین مقوله خامشی اولی بود | زانکه وصف او نه حد ما بود |

جل جلاله سبحانه و عظم شانه سلطانه

## در نعتِ سرورِ کائنات خلاصهٔ موجودات سرورِ انبیا حبیب خدا احمد محمد مصطفی صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و سلم تسلیماً کثیراً

دبیران دیوان طاعت ربانی را زبانی کو تا نعت شهنشاه دو سرا نمایند و منشیان دارالانشاء عبادت یزدانی را بیانی کجا که بمدحت ذات بابرکات سرور انبیا پردازند. دیباچهٔ تاریخ دیرینه دیر کهن نگاشتهٔ دفتری قدر و منزلت اوست و افتتاح رسالهٔ پیدایش کون و مکان خاتمهٔ رسالت و نبوت او

لراقمه

سرورِ عالم حبیب کبریاست — باعثِ پیدایشِ ارض و سماست
گشته تصنیفِ کتابِ کائنات — از طفیلِ ذاتِ آن نیکو صفات
گر نبودی ذاتِ پاکش درمیان — میدید اوراقِ اجزوِ آسمان

اوراق دفاتر خلقت کون و مکان از شیرازهٔ ذات فایض البرکاتش مضبوط و رسالهٔ قوانین و آئین معرفت ذات باری از دیباچهٔ هدایتش مربوط نسخ تصانیف هدایت آمیزش ناسخ مصنفات دیوان سلف و کتب صحیح محبت سعادت آمیزش سامان نجات خلف سردار رسل است و ماه و خورشید سبل نور مطلق است درود حق محبوب خالق است و سرور خلایق حبیب خداست و شافع روز حشر اشرف انام اسمش احمد محمود ابوالقاسم محمد

لراقمه

محمد حبیبِ خداوندگار — شفیعِ خلایق بروزِ شمار
بهر نامه سردفترِ انبیاست — که سردار شاهنشهِ دو سراست
اگر ذاتِ پاکش نبودی سبب — بهم خوردی این دفترِ روز و شب
چو شیرازهٔ هر دو عالم ازوست — کتابِ دو گیتی فراهم ازوست



درودِ خدا بر روانش مدام — بر اصحاب و بر پیروانش مدام

صلوات الله و سلامه علیه و علی آله و اصحابه و سلم تسلیماً کثیراً کثیرا

اما بعد بر ضمایر منیر خواطر مهر تاثیر مستخبران اخبار و مستفسران آثار و اتقان مواقف نکته دانی و شهسواران مضامین سخن رانی کالشمس وسط النهار مبرهن و آشکار خواهد بود که علم تواریخ و خبر و فن اخبار سیر علمی است شریف و فنی است لطیف که مطالعهٔ آن عقول را بلند مینماید و مرور آن خیالات را ارجمند سیر سیر طبایع را تازه میکند و ضمایر را سرور بی اندازه می‌بخشد علم تواریخ حدیقهٔ ریانی است که نضارت بخش بصارت ارباب بصارت است و ریاض شاداب است که طراوت ده خواطر صاحبان نظر خردمند هر ورقهٔ فرخنده‌اش سخن پرور را سیر ریاحین سیر از تفرج سبزهٔ اشجار اثمار اولی تر زیرا که گلگشت باغ و شجر مفرح دماغ است و مقوی نظر و سیر گلزار سیر مروح روح است و مبصر بصر

لراقمه

زهی فنِ اخبار و علمِ سیر — که از وی شود بیخبر باخبر
خرد را چو روشن چراغی بود — خردمند را سیر باغی بود
چو از سیر او دیده روشن شود — دل از خرمی رشکِ گلشن شود
گهی مونسِ وقتِ تنهائی است — گهی سرمهٔ چشمِ بینائی است
گهی رهنما و دهی رهبر است — گهی شادسازِ دلِ مضطر است
گهی آمده مشفقِ ما بود — گهی دلبرِ ماه سیما بود
گهی محفل آرا شود چون ایاغ — گهی محفل افروز مثلِ چراغ
بهر حالتی یارِ شاطر بود — ز چون یار همیارِ خاطر بود
بهر مشکلی یار و یاور شود — بهر راه همراه و رهبر شود

بیا از وے دیدۂ بینا کنی | نشستہ بجا سیر دنیا کنی
ز ہر راہ آگاہ سازد ترا | بکاخ خرد شاہ سازد ترا
پیران قوم را کو شود دستگیر | ز اقبال گردد ز جہد منیر
بادہر گروہے کہ ہمدم شوند | اگر وحشی استند آدم شوند
چو خورشید رخشان و بارندہ میغ | ندارد ز کس فیض خود را دریغ
مر اطفال را چون فسانہ بود | جوان را ستیر یگانہ بود
عصائیست پیران دیرینہ را | اگر قوت دہد قلب را سینہ را
چہ خوش گفت گویندۂ نکتہ دان | کہ از حق بود رحمتش بر دوان
سخن گر زبان ہست بنگر بہوش | چرا مردم مردہ ماند خموش
خلاصہ چو تاریخ د علم سیر | نباشد بہ نزدیک اہل بصیر

علم خیر یادآور بزرگان ہست۔ و نصیحت گر خوردان۔ عبرت للناظرین است۔ و تنبیہ للغافلین۔ عاقلان را خرد افزاید۔ غافلان را دیدۂ غفلت کشاید۔ احیاکن عظام رمیم است۔ بشہید ساز نام ساز و مقیم۔ عامہ رعایا استند مینماید کہ ایشان است کدام عادات نکوہیدہ و صفات ناپسندیدہ در نتیجہ ظلم شاہان ظالم گرفتار دست بلا گردیدہ و تا بجا رسیدہ اند و باز بواسطہ کدام اعمال ستودہ و افعال محمودہ از زندان عقوبت نجات حاصل نمودہ روئے بہبود در آئینہ مقصود دیدہ اند و سلاطین را آگاہ میسازد کہ درخت جور و عصیان چہ بار آورد و نہال عدل و انصاف چہ ثمرات داد۔ و فرقہ برایا را اطلاع میگرداند کہ مر فرزند و دیار از کہ ثمر آید و نسیم برومند اقبال از چہ منظر۔

راقمہ

ہر کہ چیزے ز فوقش نامہ سوے خبر | پسند خلق جہان آید بجاے خبر



اگر خبر از عالم بود دست کسے | روا بود ہمہ را اگر وہ بہائے خبر

اگرچہ تمی است مشہور و زبان زد خلایق نزدیک و دور کہ علم ہر چیز بہ از جہل چیز و باین افضل از بے تمیز لیکن باتفاق جمہور علی العموم دانستن علم سیر اہم و واجب تر از دیگر علوم زیرا کہ ہر قومے کہ از ذلت و ادبار بدولت و اقبال رسیدہ اند از دولت این علم رسیدہ و ہر فرقہ کہ از محنت مسکنت و افتقار روئے عزت و اجلال دیدہ اند از برکت این علم دیدہ اند

راقمہ

چہ گویم ز توصیف علم خبر | کہ یاد ندارد ز بانم دگر
خبر آگہی بخشد از نیک و بد | ترا پاک سازد ز رنج و حسد
چراکہ تو جدا بہ خصائل کند | دلت را بسوئے خیر مائل کند
دلت را چو آموخت نیکو سبق | شود رہبر تو بسوئے راہ حق

بنا علی ہذا نگارندگان صحایف خبر و مصنفان کتب سیر عند اللہ ماجور اند و عند الناس مشکور و مقبول خالق امم و محسن خلائق۔ زیرا کہ نقد و سرمایہ عمر گرانمایہ صرف این کار خیر نمودہ حاصل اوقات فرخندہ ساعات را وقف خیر رسانی بیگانہ و غیر نمودہ و بر روئے خاص و عام ابواب اکرام و انعام فیض کلام کشودہ اند خوشا حال اختیار نیکو اطوارے کہ بیاوری بخت بلند و طالع ارجمند بلکہ محض افضال کردگار اوقات شریفہ را بدین نحو صرف و بہ تقاضہ علایق و استرضا خالق مینماید و ابواب سعادات دارین بر روئے روزگار خود میکشاید و در دار پایدار باقیات الصالحات بر روئے روزگار میگذارد

راقمہ

زہے حال فرخندہ آنکہ ز دور | بماند چنین یادگار بگو
جہان اے برادر بود در گذر | خنک آنکہ از وے بماند خبر

سلف را اگر هست نیکو خلف　　نگردد گهی نام نیکش تلف
ز تصنیف یادگاری کجاست　　ازاین بیشتر پایداری کجاست
خصوصاً تصانیف علم سیر　　که سازد ز حال گذشته خبر
ولی این رهیست آسان گذار　　که هر کس تواند کرد آسان گذار
درین ره بسی مشکل آید به پیش　　که پای رونده شود ریش ریش
رونده قوی باید و سر فراز　　نیندیشد او از نشیب و فراز
قوی دارد او قلب افکار خود　　بسپارد به لطف خدا کار خود
بفضل خدا و نه رهبر شود　　به آسانی این رهگذر سر شود

مصدق این مقال صداقت اشتمال سراسر افضال سرورسیت که دیباچه رساله فصاحت مزین از نام نامی اوست و عنوان صحیفه بلاغت موشح به اسم سامی او از زمانی که تاریخ نگارستان و هر بوقلمون انگشت صانع بیچون نگارش پذیرفته دیده دهر پیر مانند او دبیر ندیده و از جبینه مرقع هفت سپهر گوناگون از صور اجسام فلکیه تزیین یافته گوش چرخ اثیر چون او با تدبیری نشنیده

لراقمه

تعالی الله زهی عالی جنابی　　امیر فیض بخش مستطابی
که باشد در دریای معانی　　سوانح سیر نکته دانی
از و گلزار معنی تازه گشته　　سخن از وی بلند آوازه گشته
بود شعری به نثر او نثاری　　بر و شعری ز شعر او شعاری
بعهد خویشتن فخر زمان است　　وحید عصر مخدوم جهان است



اعنی مصنف این کتاب مستطاب عالی جناب جلالت مآب ناظم مناظم مصنفات فصاحت آیین نامداری بانی مبانی مؤلفات بلاغت قرین کامگاری مصدر مکارم احسان منبع خلق استنان مخدوم جهان و جهانیان علی العموم منشی محمد مخدوم صاحب والا مناقب مجسٹریٹ ریاست مارواڑ ادام الله فیوضه که خورشید فایض الانوار عدالتش منور ساز کاشانه غمدیدگان مظلوم جهت و نسیم خلق عمیمش فرح بخش قلوب ستم رسیدگان مغموم غبار استان مکرمت آشیان اجلالش کحل الجواهر حدقه امید و سحاب اقبال با کمالش خضرت بخش حدیقه سعادت جاوید مفاخر مصنفات فصاحت صفاتش از قوت مقال افزون مآثر مؤلفات بلاغت سماتش از دایره احتمال بیرون خلاصه عمر گرانمایه را صرف نیفرسانی کافه انام نموده و مناظم اوقات بلند پایه بلوقف حاجت روائی خاص و عام فرموده لراقمه

شب و روز مانند ابر بهار　　بود فیض بخشی ورا کاروبار
غلط کردم و گفتم او را سحاب　　ز گفتار خود هستم اندر حجاب
دهد ابر آبی و گریان دهد　　ولی او دهد در و خندان دهد
نظیرش بدریا و کان چون نهم　　شبیه فزون از چه با دون نهم
که انبار رود و نهان میکنند　　کجا همچو او ارمغان میکنند
خیالم بخورشید دادش مثال　　نیامد پسند خرد این مقال
که چون فیض خور در شب تار نیست　　ستائش باو کار هشیار نیست
غرض فیض عامش ندارد نظیر　　بجز فیض ذات خدای قدیر

بالجمله از ابتدای آوان شباب الی الآن در هر جا که بوده یا چندی اقامت نموده ملاز اوقات فرخنده ساعات را صرف تصانیف نافعه فرموده از انجمله در ایام میمنت فرجام

تمام برگ نگاره کتاب شریف مبنی بر ملخص حالات انوار تصنیف موسوم به زرنگار سخا
زموده در سال مذکور یعنی سال یکهزار و دو صد و نود و هجری در مطبع آگره اخبار مطبوع
گردیده مشهور بین الانام و مقبول طبایع خواص و عوام گردید و بعد از طبع رساله مذکوره
سال حسب الامر امیری سکندر شوکت دارا اقبال که نامی نام او در دیباجه کتاب پایه قیام
یافته بتصنیف این رساله بدیع الجمال پرداخت و به آئینه تاریخ که هم تاریخش توان گفت موسوم
و به **مرقع النور** معروف ساخت بیشائبه تکلف و شائبه گستری و غایله تسلف
سخن پروری مجموعه ایست مستجمع جمیع محاسن معنوی و صوری و صحیفه ایست دارنده جوامع
محامد برتری صحایف حکایاتش غمزدای خواطر ملال و لطایف روایاتش فرح افزا
ضمایر ارباب اقبال روضه ایست صفائی است که از کثرت طراوت و صفا چشمک بر روضه
رضوان میزند و ریاض ربانی که از غایت نضارت و فضا آب باغ جنان میبرد اگر آئینه
سکندر خوانمش بجاست و یا جام جهان نما دانمش روا است گنجینه ایست مملو از جواهر زواهر
الفاظ رنگین و خزانه ایست معمور از درر غرر معانی ثمین هر سطرش آفتاب نکات دلفریب را مطلعی است
درخشان و هر کلمه اش مشرق معانی پر زیب یا خورشید تابان بر صفحه اش مرقع تصاویر شاهان
دلفریب معانی هر فقره اش حجله گاه عرایس پر زیب خوش بیانی **لراقمه**

| | |
|---|---|
| مبارک از کتاب مستطابی | که هر بابش ز جنت هست بابی |
| سوادش چون سواد دیده حور | بیاضش حبذا نور علی نور |
| حکایاتش بصحت گشته مقرون | روایاتش ز عیب کذب مصئون |

الحق مصنف بخوبی داد سخنوری داده و پایه اساس سخن را چنان بلند و مستحکم نهاده که طایر
بلند پرواز آشیان فکر رسا را عروج آستان توصیف آن محال مینماید زبان نکته سنجان

بھارت کے مایۂ صد افتخار محقق ومورخ
مولانا علامہ نورالحسن راشد کاندھلوی
نے "مرقعِ الور" کے 'مفتی الٰہی بخش اکیڈمی،
کاندھلہ' کے مخزونہ نسخے پر جو نوٹ لکھے، ان
کی اہمیّت کے پیش نظر، ہم انہیں اس پی
ڈی ایف کے آخر میں محفوظ کر رہے ہیں.

زرقع الور

تالیف

مولوی محمد مخدوم ٹھاکری

مگر افسوس کہ یہ نسخہ جا بجا ناقص ہے
دو جگہ سے متعدد صفحات ضائع ہو گئے
ہیں صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۸۰ تک تمام
اور صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۱۱۳ تک

۳۲
۲۶ ۵۸

یہ نسخہ ناقص ہے صفحہ ۷۱ سے ۸۰ تک
اور ص ۸۲ سے ص ۱۱۲ تک موجود نہیں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حمد خداوند کارساز بی نیاز

سبحان اللہ صنعت نخلبندی چمن پیراے گلشن کن فکان کیا کیا بوقلمونی دکہا رہی ہے۔ اور نادرہ دست کاری طرح انداز موسم بہار و خزان کس کس رنگ کی نیرنگی مشاہدہ کرا رہی ہے۔ کہین نالہ بلبل پر شور و فغان۔ کہین چہچہہ مرغان نواسنج خوش الحان۔ اُدہر دیدہ شبنم بحسرت اشک ریز۔ اِدہر لب ہاے غنچہ بعشرت تبسم خیز۔ کوئی بوٹہ دست خزان سے پامال۔ کوئی نہال الطاف بہار سے نہال۔ کہین گلہاے خندان و شگفتہ رنگ سموم حوادث فلک سے خار غم مرجہائے ہین اور کہین تنگ و غنچہاے لب بستہ و دل تنگ نسیم مساعدت بخت سے گل گل کہلنے کو منہ پہیلاتے ہین۔ کسی جانب دود آہ زلف سنبل کی صورت پریشان۔ اور کسی

میو قوم اور علاقۂ میوات کی تاریخ وتہذیب، شخصیات وتحریکات، زبان ولسانیات اور شعروادب

کے بارے میں اہم، نادرونایاب اوراہم کتابوں، کتابچوں، پمفلٹوں، رسائل وجرائد کے شماروں اور مضامین

کو *پی ڈی ایف* کے ذریعہ سے محفوظ اور عام کرنے کے لیے میو قوم کے دونامور محقق، ادیب وصحافی:

ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی (دہلی)،

جناب شبّیراحمد خان میواتی (لاہور)

کی سرپرستی اور نگرانی میں جہد ومساعی کاآغاز کررہے ہیں، دوستوں سے گزارش ہے کہ دل چسپی لیں اورتعاون فرمائیں

ان کے پاس یا ان کے علم میں کسی بھی نوع کی کتابوں حتیٰ کہ کوئی خبر، اشتہار، دعوت نامہ، خط، تصویر یا کوئی دستاویز، مطبوعہ یا غیر مطبوعہ، جو کچھ بھی ہو، ازراہِ کرم ہمیں فراہم کریں تاکہ اسے محفوظ کر کے دست بردِ زمانہ سے بچایا جاسکے اور اہلِ علم و تحقیق کی اس مواد و لوازمہ تک رسائی بالکل آسان ہوسکے ۔ہم آپ کے تعاون کے دل سے شکر گزار ہوں گے. واضح ہو کہ اس سلسلہ کی پہلی کاوش ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

*"بابائے اردو مولوی عبدالحق اور میوات"*

پر مشتمل پی ڈی ایف کی صورت میں عام کردی گئی ہے، جبکہ دوسری کاوش:

"مُرقعِ اَلوَر"

(مصنفہ: منشی محمد مخدوم تھانوی)

آپ کے زیرِ نظر ہے، آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ اللّٰہ ہمیں مزید توفیقات سے نوازے، آمین.

(توصیف الحسن میواتی الهندی)